کذاب حسین برادر یحیی مذکور تھا گیارہوان عیسی بن مہرویہ سب اسنے کہا مدثر میرا
لقب ہے ملک شام پر غلبہ پا گیا وہان بڑا فساد برپا کیا نوبت تک کہ مارا گیا لعنه الله۔
بارہوان کذاب ابوطاہر قرمطی ہے یہہ زمانہ مقتدر مین نکلا تھا حجر اسود کو کعبہ سے اوکھیڑ
لے گیا تیرہوان کذاب محمد بن علی شلمغانی تھا یہہ زمانہ راضی باللہ مین ظاہر ہوا تھا اسکو ابن
ابی العراقر بھی کہتے ہین مدعی الوہیت مدعی احیاء موتی تھا آخر اپنے یارون کے ساتھ مارا
گیا چودہوان کذاب ایک جوان فرقہ تناسخیہ کا تھا زمانہ مطیع باللہ مین نکلا تھا کہتا تھا
روح علی کی میری بی بی مین روح فاطمہ کی آگئی ہے پندرہوان کذاب وہ ہے جسنے کہا مین
جبرئیل ہون جب اوسکو مارا پیٹا تو کہا مین سید ہون معز الدولہ نے نظر بانتساب اہل بیت
اوسکو چھوڑ دیا سولہوان کذاب ایک شخص اطراف نہاوند مین تھا بزمانہ مستظہر ۴۹۹ مین
ظاہر ہوا کہا مین پیغمبر ہون ایک خلق اوسکے تابع ہوگئی آخر اوسکو پکڑ کر قتل کر ڈالا سترہوان
کذاب ایک آدمی لا نام تھا یعنی بحرف نفی یہہ شخص مغرب مین نکلا تھا کہتا تمہاری حدیث مین
آیا ہے لا نبی بعدی یعنی لا نام کا ایک نبی آویگا سو وہ لا مین ہی ہون اٹھارہوان
شخص غازاری ساحر تھا مالقہ مین ظاہر ہوا جب غرناطہ مین سفیر بھیجا [illegible] نے
اوسکو قتل کروا ڈالا انیسوان شخص وہ عورت ہے جسنے کہا مین نبیہ ہون جب اوسنے
کہا حدیث مین تو یون آیا ہے کہ لا نبی بعدی اوسنے جواب دیا کہ لا نبیہ تو نہین
آیا ہے مغرب وغیرہ مین بزمانہ گذشتہ ایک جماعت مردون عورتون کی اسیطرح پیدا
ہوئی تھی غرضکہ عدد ستائیس کا تو پورا ہوگیا یا قریب ہے کہ پورا ہو باقی رہے مطلق کذاب
وہ بے گنتی ہین جیسا اگلے ایک وہ لوگ ہین جو دعوی مہدویت کا کرتے ہین ایسے دعویدار
بہی بہت ہوچکے بعض نے یہہ دعوی کیا تھا کہ وہ صحابی ہے اور اوسنے آنحضرت صلعم کو دیکھا
ہے جیسے رتن ہندی اسمین کچھ شک نہین کہ جو خبر مخبر صادق نے دی ہے وہ [illegible]
خدا کا دین واقع ہے انیسوین نشانی قیامت کی فتح ہونا بیت المقدس کا ہے یہود [illegible]

فتح ہو چکا ہے ایک بار تو زمانۂ اکرا دمین ہاتہہ پر ملک ناصر سلطان صلاح الدین بن یوسف
کے یہہ فتح اسلام مین بہت بڑی ہوئی تہی انکے بعد انکی اولاد سے پہر اوسے نصاری کو
دیدیا تہا مگر انکے پوتے داؤد نے پہر پہیر لیا۔ بعدا سکے تیسوین نشانی فتح ہونا مداین کا
ہے حدیث عدی بن حاتم مین مرفوعاً آیا ہے قیامت نہ آویگی جب تک سفید محل کہ مداین
مین ہے مفتوح نہو عورتین حجاز سے عراق تک امن سے بے خوف نہ چلی جاوین عدی
نے کہا مین نے ان دونون امر کو دیکہا یہہ واقعہ عہد عمر رضی اللہ عنہ مین ہوا اکتیسوین
علامت ہلاک ہے عرب کا یعنی ملک انکا جاتا رہے حدیث طلحہ بن مالک مین ہے من
اقتراب الساعة هلاك العرب رواه الترمذی جب سے ملک بنی عباس کا گیا
عرب ہلاک ہوگئے بائیسوین نشانی کثرت ہے مال کی شیخین نے ابوہریرہ سے مرفوعاً
روایت کیا ہے قیامت نہ آویگی جب تک کہ مال بہت نہو گا لدا جاویگا کہ کوئی صدقہ لے
صدقہ دیگا کوئی نہ لیگا کہیگا مجہکو حاجت نہین یہہ واقعہ زمانہ عثمان رضی اللہ عنہ مین
ہو چکا جبکہ باہم مال فرس و روم کا تقسیم ہونے لگا پہر زمانۂ عمر بن عبد العزیز مین بہی یہ دا
آدمی صدقہ نکالتا تہا جسکو دیتا وہ نہ لیتا پہر زمانہ عیسی علیہ السلام مین بہی یہی حال ہوگا
تینتیسوین علامت سرک جانا پہاڑون کا اپنی جگہہ سے یہہ بات حدیث سمرہ مین مرفوعاً
نزدیک طبرانی کے آئی ہے سیوطی نے تاریخ الخلفاء مین لکہا ہے ۲۴۲ھ مین بعہد متوکل
ایک پہاڑ یمن مین ایک کہیت والون کی زمین سے سرک کر دوسرے مزارع مین جا کہڑا ہوا
۳۵۰ھ مین بزمانہ مقتدر ایک پہاڑ دینور کا اندر زمین کے گہس گیا اوسکے نیچے سے
اتنا پانی نکلا کہ گاؤن کے گاؤن ڈوب گئے چونتیسوین علامت ہونا تین خسف کا ہے حدیث
ام سلمہ مین آیا ہے میرے بعد ایک خسف مشرق مین ایک مغرب مین ایک جزیرۂ عرب مین
ہوگا پوچہا کیا زمین دہس جاویگی اور اوسمین صلحا ہونگے فرمایا ہان جب لوگون مین
خبث زیادہ ہو جاویگا تب ایسا ہوگا رواہ الطبرانی یہہ ہر سہ خسف بہی ہو چکے زمانۂ

گر پڑا بزمانہ متوکل سنہ ۲۳۳ھ مین ایک ہولناک زلزلہ دمشق مین آیا جس سے گھر گر پڑے ایک
جہان دبکر مر گیا یہ زلزلہ انطاکیہ تک پہنچا اوسکو ڈہایا جزیرہ تک آیا اوسکو جلایا موصل
پہونچا وہان پچاس ہزار آدمی ہلاک ہوئے سنہ ۲۴۲ھ مین تونس وری وخراسان و
نیشاپور وطبرستان وغیرہ ہان ایک بڑا زلزلہ ہوا جس سے پہاڑ ٹوٹ پڑے زمین پھٹ
گئی دراڑیں ایسی پڑی جن مین آدمی لس جاوے ان دونون زلزلون مین دس ہزار کا ناس
ہے سنہ ۲۴۳ھ مین عموماً زلزلے آئے شہر کے شہر ویران ہوگئے قلعے ٹوٹ گئے پل پھٹ گئے انطاکیہ
کا ایک پہاڑ دریا مین گر گیا سنہ ۲۸۰ھ مین بزمانہ معتضد دبیل مین زلزلہ ہوا اکثر شہر تودہ ہوگیا
ڈیڑہ لاکہ آدمی نیچے سے تو پہر دن کے دبے ہوئے نکالے گئے سنہ ۴۶۰ھ مین ایک زلزلہ
ہائلہ آیا جس سے رملہ ویران ہوگیا کنوون سے پانی باہر نکل کر بہا پچیس ہزار آدمی مرگئے دریا
ایک دن کی راہ پر ہٹ گیا لوگ مچھلی پکڑنے کو گئے ناگہان پہر پانی آگیا سب ڈوب گئے
سنہ ۵۴۲ھ مین زلزلہ ہوا دس بار بغداد مین ہل چل پڑ گئی حلوان مین ایک پہاڑ پھٹ پڑا
سنہ ۵۹۷ھ مین زلزلہ کبریٰ آیا مصر وشام وجزیرہ ویران ہوگیا بہت سے قلعے گر پڑے
سنہ ۵۵۲ھ مین زلازل عظیمہ شام وحلب وشیراز وانطاکیہ وطرابلس مین آئے ایک خلق
ہوگئی حماۃ مین ایک میان جی مکتب سے اوٹھکر آئے تب پہر جو جا کر دیکہا تو مکتب پہ کوٹھا
گر پڑا سب لڑکے سب مرگئے کوئی اپنی اولاد کو پوچھنے تک بہی نہ آیا اسلئے کہ وہ سب بہی
مرگئے تھے شیراز مین فقط ایک عورت ایک خادم بچا حران مین ایک قلعہ پھٹ گیا اوسمین
سے بیوت وعمائر ونواویس ظاہر ہوئے دارقیہ مین ایک جگہ نکلی جسمین ایک بت بالی
کہڑا ہوا ملا صیدا بیروت طرابلس عکا صور قرنج کے سب قلعے خراب ہوگئے دریا نیچے
تک پھٹ گیا مراکب ساحل پر آگرے پانی ناحیہ شرق تک پہنچا ایک خلق مرگئی مرآۃ الزمان
مین لکہا ہے کہ اس واقعہ مین ایک کروڑ ایک لاکہ آدمی ضائع ہوئے اسیوطی نے
مین بہی لکہا ہے سنہ ۶۶۲ھ مین پہر زلزلہ آیا مصر ہل گیا مدینے مین آگ کے نکلنے سے پہلے زلزلہ

علی وابی ہریرہ نزدیک ترمذی کے مرفوعاً آیا ہے جب فلان فلان کام ہونگے تو پہ در پہ
منتظر رہو ایک سرخ آندھی و زلزلہ و خسف و مسخ و قذف کی عبد اللہ بن حوالہ سے فرمایا
جب تو دیکھے کہ خلافت بیت المقدس مین نازل ہوئی تو زلازل و بلابل و امور عظام نزدیک آگئے
اور قیامت اوس دن سے اس میرے ہاتھ سے تیرے سر سے بھی نزدیک تر ہے رواہ
ابو داؤد و الحاکم اس خلافت سے اگر ملک بنی امیہ مراد ہے تو امور عظام واقع ہو چکے
انمین سے بعض کا ذکر آویگا اور اگر مراد خلافت مہدی ہے تو وہ آیات مراد ہین جو قریب
ساعت ہونگی جیسے دابۃ الارض کا نکلنا سورج کا مغرب سے برآمد ہونا وغیرہ ذلک
آندھی کا حال سنہ ۲۳۲ھ مین بعہد متوکل عراق مین ایک سخت آندھی لو کی چلی کہ ایسی
جیسی کبھی نہ چلی تھی زراعت کوفہ و بغداد و بصرہ کی جل گئی مسافرونکو مار لیا پچاس دن
تک رہی ہمدان پہونچی وہان کے کھیت جلادئیے مویشی مارڈالے موصل آئی سنجار پہونچی
لوگون کو بازارون مین سودے سلف سے روکدیا راہ چلنے سے باز رکھا ایک خلق عظیم
ضائع ہوگئی ۲۸۰ھ مین بعہد معتضد دنیا مین عصر تک اندھیرا ہوگیا کالی آندھی آئی تہائی
رات تک رہی اوسکے پیچھے بھونچال آیا اکثر شہر دبیل کو لیگیا ۳۰۰ھ مین بعہد خلیفہ مقتدر کے
بصرہ مین زرد آندھی چلی پھر سبز ہوگئی پھر سیاہ پڑ گئی شہرون مین پہونچی خلافت مقتدی
مین ایک ہوا بغداد مین چلی ایسا رعد و برق ہوا کہ قیامت کا گمان کیا گیا خلافت مستظہر
مین کالی آندھی آئی مصر مین آدمی کو اپنا ہاتھ نہ سوجھتا تھا لوگون کو بہت ہی ہلاکت کا
یقین ہوا پھر کچھ کچھ کم ہوکر زرد ہوگئی سنہ ۵۲۲ھ مین موصل پر ایک بادل نظر آیا اوس سے
آگ برسی جسپر پڑی اوسکو جلادیا عراق مین بچھو اڑنے والے ظاہر ہوئے ایک خلق
کو قتل کیا ذکرہ ابن عجلۃ سنہ ۵۹۶ھ مین ناگاہ مغرب سے ایک آندھی کالی بڑی ایسی چلی
جس سے ساری دنیا مین اندھیرا ہوگیا لال ریت برستی رہی پہاڑ کا ایک قطعہ ٹوٹ پڑا
سنہ ۶۲۶ھ مین بزمانہ اشرف برسبائی ایک آندھی آئی لال زرد مٹی کے سوتیق و ریت

تعجب آتا ہی پچھلے سال مین نے یہان مصیبت و اہانت دیکھی تھی اس سال اکرام پایا جوان نے
حال پوچھا اسنے اپنا قصہ کہہ سنایا جوان سرنگون ہو کر بولا وہ شخص میرا باپ تھا اوسکو خدا نے
بندر کر دیا پھر ایک پردہ اوٹھا کر دکھایا دیکھا ایک بندر بندھا ہوا ہے پھر اس سے کہا مین نے
اپنے مذہب سے توبہ کی تو میرے باپ کا حال کسی سے نہ کہنا اس قصے کو سید سمہودی نے تاریخ
مدینہ مین ابن حجر نے زواجر و صواعق مین قسطلانی نے مواہب لدنیہ مین ذکر کیا ہے زواجر
مین یہہ بھی ہے کہ حلب مین ایک آدمی صاحب شیخین تھا وہ مر گیا اتفاقاً اوسکی قبر کھودی دیکھا
سور کی شکل ہو گیا ہے نکالکر آگ مین جلا دیا تاریخ الخلفاء مین لکھا ہے سنہ [illegible] مین بزمانہ متوکل
مصر مین ایک خط حلب سے آیا اوسمین لکھا تھا کہ ایک امام نماز پڑھاتا تھا ایک شخص نے اوسکی
نماز مین عبث کیا امام نے نماز نہ توڑی پوری کی جب سلام پھیرا دیکھا کہ عابث کا منہ سور
کا منہ ہو گیا ہے وہ غابہ کیطرف بھاگ گیا اس قصے کا ایک محضر لکھا گیا اب قذف کا
حال سنو سنہ ۲۸۵ھ مین سفید کالے پتھر بصرہ کے ایک گانو پر برسے اوسکے بڑے وزن مین
ہر اولہ ڈیڑہ سو درہم کا تھا سنہ ۳۲۳ھ مین قرمطیوں پر پتھر گرا ہوا ہر پتھر دس رطل کا تھا سنہ [illegible]
مین بعہد مقتدی ایک کالی آندہی بغداد مین آئی زور سے رعد و برق ہوا ریت مثل
پانی کے برسی اشاعہ مین ہے ایک معتمد نے خبر دی کہ کچھ اوپر سنہ ایک ہزار مین بہت
سے کالے پتھر لمبے چوڑے برابر انڈے کے بلکہ انڈے سے بڑے موسم گرما مین آسمان سے
برسے آسمان صاف تھا یہہ ماجرا بلاد اکراد مین درمیان ہمدان و کفر لکے ہوا ایک دن
کی راہ پر اوسکی آہٹ معلوم ہوتی تھی وسط ماہ ربیع الاول سنہ [illegible] مین ایک خط حماۃ سے
مصر مین آیا اوسمین لکھا تھا کہ ان دنون مین قصبہ بارین عمل حماۃ مین اولے بشکل حیوانات
مختلفہ برسے جنمین سانپ بچھو پرندہ بجز نسوان و رجال وغیرہ کے اشکال اپنے قاضی بارین
کے سامنے محضر شرعی لکھا گیا پھر ثبوت اوسکا روبرو قاضی حماۃ ہوا کذا فی [illegible]
واللہ یفعل ما یشاء سنہ ۱۲۹۹ تائیسوین علامت سرخ ہوا ہے یعنی سخت آندہی حدیث مین آیا

بایام معتمد ۲۵۵ھ مین زنگی علاقۂ بصرہ پر مسلط ہوگئے سیف رانی کی الخ قید کیا کاٹ و یران کردیا
یہہ زنگی رہی خارجی ہین جنکو علی مرتضیٰ نے قتل کیا تہا اسکے بعد ایک وباے عظیم آئی بہت
خلق مرگئی پہر زلازل و ہدات ہوئے روم کے نیچے ہزار ون آدمی مرگئے ۲۷۰ھ تک پندرہ برس
لڑائی رہی صولی نے کہا اس قتال مین ڈیڑہ کروڑ آدمی مارے گئے ایکدن بصرہ مین
تین لاکہہ قتل ہوئے اس زنگی کا ایک منبر تہا اسکے شہر مین اوسپر چڑہکر عثمان وعلی ومعاویہ
وطلحہ وزبیر وعائشہ کو سب وشتم کرتا آپنے لشکر مین منادی کردی کہ ایک ایک سیدانی دو
دو تین تین درہم پر بکی ایک ایک نفر کے پاس دس دس نسا رعلویات تہین ان سے وہ
خدمت لیتا ۲۷۰ھ مین سردار اس لشکر کا جسکا نام بہبوذ تہا مارا گیا اسکو یہہ دعوی تہا کہ
وہ غیب جانتا ہے اسکے زمانہ مین ایک بڑا اکال حجاز وعراق مین پڑا ایک کر گندم ڈیڑہ سو
دینار کو بکتا تہا کر چہہ گیہون کہجورون کے بوجہہ کو یا بارہ وسق کو کہتے ہین اسی کے زمانے
مین ایک نہر سے پانی نکل کے کرخ تک پہونچا سات ہزار گہر ڈوب گئے اسی کے وقت مین کوفہ
قرامطہ ظاہر ہوئی یہہ ملاحدہ مین ہین انہین کو باطنیہ بہی کہتے ہین انکا مذہب یہہ تہا کہ جنابت
سے غسل لازم نہین آتا خمر حلال ہے سال بہر مین دو روزے بہت ہین اذان مین کہتے
محمد بن الحنفیة رسول اللہ حج وقبلہ بیت المقدس ہے ۲۹۶ھ مین ایسا قحط مصر مین ہوا
کہ مردار کہا گئی آدمی نے آدمی کو غذا بنایا مردم خواری کا شہرہ ہوگیا تیو رکو دو دو کر دو نکو
کہانے لگے بہوک سے بکثرت مرنے لگے چلنے والے کا پاؤن سو آدمی مرکے دروے پر پڑتا
آنکہہ میت پر یا قریب الموت پر پڑتی گاؤن کے لوگ تو بالکل فنا ہوگئے مسافر جب کسی ذیہہ
پر گذرتا کوئی آگ پہونکنے والا نہ پاتا گہرون کے دروازے کہلے ہوئے آدمی سب مرے پڑے
ہوئے پاتا کہتے گویا مردون کے کہیت ہے انکے گوشت پوست طیور وسباع کہا رہے
تہے احرار واولاد کو ڑیون کے مول بک گئے دو برس تک یہی حال رہا ابو شامہ نے کہا
عادل کہتے ہین اس سال اپنا اپنے مال سے تہوڑی مدت مین قریب دولاکہہ میت دفنا ہوئی

پہلے سارا افق لال ہوگیا جو انجان تھا اوسکو گمان ہوا کہ گویا آگ لگی ہے گہر مٹی سے
بھر گئے یہہ مٹی نرم ونیلی تھی ناکون مین سامان مین گھس گئی جب شفق ڈوب گیا افق سیاہ
ہوگیا باد تند چلی مگر معلق رہی اگر زمین تک پہونچتی خدا جانے کیا ہوتا لوگ بازارون
مین گھرونمین چلانے لگے ذکر ودعا واستغفار کرنے لگے اللہ نے لطف کیا پانی برسا
ایسی ہوا ئیس برس سے کبھی نہ چلی تھی اس زور سے یہہ آندہی آئی کہ اہرام وغیرہ
وبجر چھپ گئے اتنی تیز ہوئی کہ گمان ہوا ہر چیز کو تباہ کردیگی اوس رات سے دوسرے
دن کی عصر تک رہی غلہ تباہ ہوا نرخ گران ہوگیا اسکو حافظ ابن حجر نے انبار الغمر
مین ذکر کیا ہے رتبہ امور عظام جیسے قحط وغیرہ سو بار ہا واقع ہوئے بعہد ظاہر عبیدی
مصر مین ایسی گرانی ہوئی کہ زمانہ یوسف علیہ السلام سے اوسوقت تک نہوئی تھی سات برس
قحط رہا آدمی کو آدمی کہا گیا ایک روٹی پچاس دینار کو آتی زمانہ مستنصر عبیدی مین
دو برس کامل کال پڑا آدمی آدمی کو کہاتا ایک اردب گیہون کا سو دینار کو ملتا اردب
چالیس صاع کا ہوتا ہے صاع نبوی سے کچھ اوپر کتا پانچ دینار کو بلی تین دینار کو بکتی
سنہ ۵۴۴ مین بخلافت مقتفی یمن مین پانی برسا سارا خون تھا زمین پر خون کا چھڑکاؤ ہوگیا
کپڑونمین اوسکا اثر باقی رہگیا سنہ ۵۵۴ مین ایک ستارہ نکلا گویا چاند کا دائرہ تھا شب تمام
مین اوسکی نہایت شعاع تھی دس رات تک رہا سب لوگ ڈر گئے پھر چھوٹا ہوکر چھپ گیا سنہ ۴۶۰
مین بعہد قائم ایک خلق رملہ مین ڈوب گئی سنہ ۴۶۶ مین بزمانہ قائم بغداد مین غرق عظیم ہوا
دجلہ تیس گز بڑہ گیا پہلے کبھی ایسا نہوا تھا اموال ونفوس ودواب ہلاک ہوگئے لوگ
ناؤن پر جا بیٹھے نماز جمعہ کشتیون کے اوپر پڑہی ایک لاکھ گھر گر گئے سارا بغداد ایسا
مسمار ہوگیا کہ گویا ایک زمین ہموار تھا سنہ ۴۸۴ مین بعہد مقتدی فرنگی سارے جزیرہ صقلیہ
پر غالب آگئے مسلمانون کے بال بچے سب قید کر لئے سنہ ۶۵۴ مین بخلافت مستعصم مدینہ مین
ایک آگ نکلی جسکے شرر راتکو دریا مین نظر آتے تھے ونکو اوس سے دہوان اوٹھتا تھا

ساعت قائم نہوگی یہانتک کہ رکن یعنی حجر اسود اوٹہایا جاوے رواہ الجندی یہ
دونون کام ہوچکے حج بہی بند ہوا رکن کو بہی قرامطہ لیگئے سنہ ۳۱۷ھ سے ایک سنہ ۳۲۷ھ تک
بسبب فتنۂ قرامطہ بغداد سے حج بند ہوگیا سنہ ۳۵۴ھ مین حاجی مصر کے کہ جو چہپے ہوئے
آتے تہے ایک وادی مین ٹہیرے سیلاب آیا سبکو بہا کر دریا مین بہا کر ڈالدیا سنہ ۳۵۵ھ
مین بنو سلیم نے رستے حج کا مصر والون پر بند کردیا بیس ہزار اونٹ مال ومتاع کے لدے
پہندے چہین لئے نرے حاجی جنگل مین رہکر ہلاک ہوگئے سنہ ۳۶۳ھ مین بنو ہلال اور ایک
گروہ عرب کا حاجیون پر نکلا ایک خلق کو قتل کرڈالا جو رہے سے اونکو اوس سال حج نہ ملا
فقط اہل درب عراق نے حج کیا سنہ ۴۱۲ھ مین عراق کے حاجی راہ مین تہے اعراب نے اونکا
رستہ بند کردیا سب لوگ بغیر حج کے واپس آئے اوس سال کسی کا حج نہوا نہ اہل شام
کا نہ یمن کا فقط اہل مصر کا حج ہوا سنہ ۴۱۹ھ مین فقط مصریون نے حج کیا بغداد سے کوئی نہ گیا
نہ بلاد مشرق سے کوئی گیا عرب نے راہ مین فساد برپا کیا تہا اسیطرح سنہ ۴۲۱ھ سے حج رہا سنہ ۴۳۰ھ
مین مصر والے حج کو گئے اہل عراق بسبب فساد راہ وشورش اعراب کے نہ جاسکے سنہ ۴۳۱ھ مین
بہی فقط اہل مصر کو حج ملا اور کوئی نہ جاسکا سنہ ۴۳۲ھ تین برس سنہ ۴۳۵ھ مین بہی مصری لوگ حج کو گئے
غیر نے حج نہ کیا سنہ ۴۳۸ھ مین نہ کوئی مشرق سے جاسکا نہ مصر سے نہ اور شہر سے مگر ایک گروہ
خراسان نے دریا کی راہ سے حج کیا سنہ ۴۴۳ھ مین ساری اقالیم سے بالکل حج بند ہوگیا
سنہ ۴۴۴ھ تک بند رہا سوا اہل مصر کے کسیکو حج نصیب نہوا ذکر ہذا کلہ السیوطی فی حسن
المحاضرۃ ابن حجر نے انباء الغمر مین لکہا ہے کہ سنہ تین چار پانچ مین بعد سنہ ۸۰۰ھ کے شام کی
راہ سے کوئی حج کو نہ آسکا تیمور لنگ شام کیطرف برسر فساد تہا خلافت مقتدر مین حاجی ابو
منصور دیلمی کے مکہ کو گئے تہے ہشتم ذی الحجہ کو ابو طاہر قرمطی آپڑا حاجیونکو مسجد الحرام مین خوب
ہی قتل کیا لاشونکو زمزم مین پہینکدیا الحجر اسود کو کلہاڑی سے توڑ ڈالا پہر اوکہاڑ کر لے گیا
گیارہ دن ٹہیر کر چلدیا بیس برس سے زیادہ حجر اسود انکے پاس رہا پچاس ہزار دینار تک

کے کفن کرائی کسی نے کہا تین لاکھ غربا کو کفن دیا کتے مردار جانور کہائے گئے صغار و اطفال
لقمہ ہوگئے باپ بیٹے کو بہون کر کہاتا کوئی اسکو برا نہ سمجہتا پہر ایک دوسرے کو حیلے سے
پکڑ کر کہا جاتا جب قوی ضعیف پر غالب ہوتا ذبح کرکے طعمہ کرتا اطبا کو بیمارون کے
علاج کے لیے بلاتے اس حیلے سے ذبح کرکے کہا جاتے سیکڑون طبیب گم ہوگئے انتہے سنہ
مین قحط پڑا دیار بکر موصل ربل بار دین جزیرہ میا فارقین وغیرہ ویران ہوگئے اولاد
بک گئی موت لوگون مین عام ہوگئی جزیرۂ ابن عمر مین پندرہ ہزار آدمی بہوک سے مرگئے
تین ہزار بچے فروخت ہوگئے دس درہم کو جسکے تین روپیہ تخمیناً ہوتے ہین ایک بچا بکتا تہا
اوسکو خرید لیتے میا فارقین کے اکثر لوگ مرگئے بازارون مین سوا چہ دوکانون کے
کچہہ نرہا موصل مین ماردین سے بہی زیادہ قحط پڑا ساری اولاد بک گئی گہر خالی ہوگئے
مردار جانور کہائے گئے بارہ درہم کو آدمی اپنا بچا بیچ دیتا جسکے نصف مین پچاس دینار
اوس نے خرچ کئے تہے خریدار اولاد مسلمین کے لینے مین تنگی کرتے ناچار بچا عورت نصرانی
ہوجاتا تاکہ بک جاوے اربل والے اس قحط مین گہاس پہوس درختون کی چہال مردار
تک کہا گئے پہر مرے پڑے جو بچے وہ برف سے مرے ذکر ذلک البرزالی فی تاریخہ
وذکرت ملخصہ اللہم انا نعوذ بک من الجوع فانہ بئس الضجیع سنہ ۷۳۱ مین بعہد
متوکل ابن خلاط نے ایک صیحہ عظیمہ جو سمارے سنا جسکی دہشت سے ایک خلق مرگئی سنہ ۷۴۲ مین
ایک سفید چڑیا ماہ رمضان جبل مین جبلا کی رخنہ سے چہوٹی تہی جسکا رنگ مثل زعفران کا تہا
معاشر الناس اتقوا اللہ اللہ چالیس آوازین کیے اوڑ گئی دوسرے دن پہر
آئی پہر یہی کہا پانسو آدمی نے اسکو سنا ڈاک مین یہہ خبر آئی اسطرح کے امور عظام
بہت ہوچکے ہین اٹہائیسوین علامت بند ہوجانا راہ حج کا اور اوٹہا لیجانا حجر اسود کا
کعبہ مطہرہ سے ہے حدیث ابی سعید مین مرفوعاً آیا ہے قیامت قایم نہوگی یہانتک کہ حج کا
حج نہو رواہ الحاکم وصححہ والبزار وابو یعلی وابن حبان حدیث ابن عمر مین ہے

نکلے گا رواہ ابن مردویہ سو یہ تارا کئی بار نکل چکا ہے اشاعہ مین کہا ہے کہ وہ
سنہ ایک ہزار پچہتر مین ماہ جمادی الآخرہ مین نکلا تھا ایک مہینا یا زیادہ تر رہا اسکی چال
چاند کی چال سے زیادہ تر تیز تھی انتہے اسکے بعد پہر کئی بار نکلا جس سال ہند مین غدر
ہوا اسکے آخر مین مینے اپنی آنکھ سے اسکو دیکھا مدت تک نکلا کیا اکتیسوین نشانی کثرت
موت ہے عوف بن مالک نے کہا رسول خدا نے فرمایا گن چہہ کام سامنے قیامت کے انمین
سے ایک موت گنی جیسے بکریون مین ہوتی ہے یہہ واقعہ زمانہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
مین ہوا اسکو طاعون عمواس کہتے ہین پہر طاعون جارف آیا سیوطی نے ما رواہ الواعون
فی اخبار الطاعون مین لکہا ہے ابن ابی حجلہ نے کہا پہلا طاعون جو اسلام مین ہوا
سنہ ہجری مین بعد نبوت مدائن مین ہوا اسکو طاعون شیرویہ کہتے ہین معلوم نہین
اسمین کتنے آدمی مرے مین کہتا ہون مسلمانون مین سے ایک بہی نہین مرا ابن عساکر نے
تاریخ دمشق مین لکہا ہے تین وباؤن سے سخت تر کوئی وبا نہوئی ایک وبا سے انزد جرد
دوسری عمواس تیسری جارف مداینی نے پانچ وبائین بتائی ہین تین تو یہی چوتہی فتیات
پانچوین اشراف انتہے عمواس شام مین ایک جگہ کا نام ہے یہہ وبا بعہد عمر رضی اللہ عنہ
واقع ہوئی تہی سنہ سترہ یا اٹہارہ مین پچیس ہزار مسلمان لشکر اسلام کے مر گئے یا تیس ہزار
پہلے تو طاعون محرم صفر مین رہا پہر دوبارہ ہوا بہت گنی خلق ہلاک ہو گئی بعہد تک گیا وہان
بہی ایک جم غفیر کو ہلاک کیا ہشام نے کہا یہہ وبا شام مین شراب پینے کے سبب آئی تہی ۴۹ سنہ
مین کوفے مین طاعون ہوا مغیرہ بن شعبہ وہان سے چلے گئے جب جاتا رہا پہر آئے جب ۵۰ سنہ
مین آئے تو طاعون مین مر گئے ذکرہ ابن کثیر فی تاریخہ پہر طاعون ۵۳ سنہ مین ہوا انمین
زیاد بن ابیہ مر گئے پہر بصرہ مین ہوا اسکو جارف کہتے ہین اسلئے کہ سیلاب کیطرح سبکو بہا
پہونچ کے لیگیا یہہ ۶۴ سنہ مین آیا تہا و بہ جزم ابن الجوزی فی المنتظم یا ۶۹ سنہ
مین وبہ قال ابن کثیر نقلا عن الذہبی یا ۶۷ سنہ یا ۸۰ سنہ مین یہہ قول قدیم تہا

دیتے رہے مگر ندیا جب مطیع خلیفہ ہوئے تب واپس ملا کہتے ہین لیجانے مین چالیس اونٹ
مکہ سے ہجر تک مرگئے واپس لانے مین ایک دبلی اونٹنی کو تک لے آئی محمد بن ربیع نے
کہا مین مکہ مین تہا جس سال قرامطہ آسے ایک آدمی چڑہا کہ میزاب کو اوکہیڑے مین دیکہتا
تہا صبر نہوا مین نے کہا اے رب تیرا حلم بہت بڑا ہے وہ آدمی سرکے بل گر پڑا فی الفور
مرگیا قرمطی منبر پر چڑہا کہا ہ

انا باللہ و باللہ انا	یخلق الخلق و یفنیہم انا

اسکے بعد بہر وہ اچہا نرہا چیچک سے سارا بدن پاش پاش ہوکر مرگیا محمد بن نافع
خزاعی کہتے ہین مین نے ہجر کو دیکہا جب وہ اوکہیڑا گیا فقط اوسکا سر سیاہ تہا باقی
سب سفید بازو کی ہڈی برابر لنبا تہا انتہےٰ رہا ہدم ساری بیت کا اور بند ہوجانا
حج کا بالکل سو یہ آخر زمانے مین ہوگا والعیاذ باللہ اسیطرح رفع قرآن کریم ازسینوز
علامت یہ ہے کہ کچہہ قومون کے سر آسمان کے تارون سے کچل دئے جاوینگے ابن عباس
نے کہا قیامت نہ آویگی یہانتک کہ سر اقوام کے کواکب سما سے کچلے جاوین بسبب اتصال
عمل قوم لوط کے سروا الا اللہ ربلی ۲۹۳ھ مین ایک بڑا تارا ٹوٹا جس سے ایک ہال آدم
سنی گئی گہر مکان ہل گئے لوگ فریاد کرنے لگے دعا ہونے لگی سب نے گمان کیا کہ یہہ
ایک آفت امارات قیامت سے ہے ۱۲۱۱ھ مین تارے آسمان پر موجزن ہوئے ساری
رات ٹیڑہی کیطرح دل کے دل ٹوٹا کئے عجب گہبراہٹ کی حالت تہی کہ پہلے کبہی نہین
ہوئی تہی ۱۲۳۳ھ مین بعہد راقم باللہ تمام رات تارے ٹوٹتے رہے ایسا ٹوٹنا بہی
کبہی نہین ہوا تہا اسکے بعد اکثر نجوم وشہب ٹوٹے لوگ اوسکے صدمہ سے مر گئے تیسوین
علامت ظاہر ہونا ستارہ دنبالہ دار کا ہے ابن عباس نے کہا آنحضرت صلعم نے فرمایا
اے سلمان جب حج کرنا بادشاہونکا سیر سپاٹے کے لئے اغنیار کا تجارت کے لئے مسکین
کا بہیک مانگنے کے لئے قاریون کا ریا وسمعہ کے لئے ہو تو اوسوقت تارہ دم دار

مین عراق کے اندر وبا ہوئی سنہ ۲۸۰ مین آذربیجان و بردعہ مین طاعون آیا محمد
بن ابی الساج کے اسی بیٹے مرگئے سنہ ۲۹۹ مین ارض فارس مین آیا سنہ ۳۱۳ مین بغداد
مین سنہ ۳۲۴ مین اصبہان مین سنہ ۳۴۶ مین عراق مین مرگ مفاجات بہت ہوا تا انکہ لوگ
پہنکر دربار مین آتے تہے پاؤن مین ایک موزہ پہنتے پہنتے مرگئے اسی سال مین کہا مین نے
کتاب نشوان المحاضرہ مین دیکہا ہے ان موت الفجاءۃ وقع للناس فی کل حال
یعنی کوئی نماز پڑہتے ہوئے مرگیا کوئی کہاتے ہوئے کوئی چلتے ہوئے کوئی مسجد
جامع مین کوئی حمام مین غرضکہ سب احوال مین مرگ ناگہانی آیا مگر ایک حالت خطبہ
مین کہ ابتک نہین سنا کہ کوئی خطیب منبر پر مرگیا ہو پہر سنہ ۴۰۶ مین بصرہ مین وبا ہوئی
پہر سنہ ۴۲۳ مین ایک بڑا طاعون بلاد ہند و عجم و بلاد جبل مین واقع ہوا بغداد تک پہونچا
بہت آدمی فنا ہوگئے ایسا کبہی بہی دیکہا نہ گیا تہا اسی سال موصل مین چار ہزار آدمی
جدری یعنی چیچک سے مرگئے پہر شیراز مین سنہ ۴۲۵ مین آیا بصرہ اور بغداد تک پہونچا
پہر سنہ ۴۴۹ مین موصل و جزیرہ و بغداد مین آیا بصرہ مین فقط ایک شخص نے جمعہ پڑہا
حالانکہ چار لاکہ سے زیادہ تہے پہر سنہ ۴۷۸ مین بصرہ [illegible] و بغداد مین آیا پہر [illegible] سنہ
مین واقع ہوا پہر مصر مین سنہ ۴۵۵ مین آیا دس مہینے رہا پہر دمشق مین ہوا سنہ ۴۶۹ مین
یہان پانچ لاکہ آدمی رہتے تہے سب مرگئے فقط ساڑہے تین ہزار بچے پہر سنہ ۴۷۸ مین
عراق مین آیا پہر سنہ ۵۰۳ مین حجاز و یمن مین آیا پہر سنہ ۵۷۵ مین بغداد مین آیا پہر سنہ ۶۵۶
مین ایسا طاعون ہوا کہ نظیر اوسکا پردۂ زمین پر معلوم نہین یہہ طاعون مشرق سے
مغرب تک پہونچا مکہ مشرفہ مین آیا حیوانات مین بہی ہوا ابن الوردی کا مقامہ اس
ہنگامے کے بیان مین مشہور ہے ابن ابی حجلہ نے کہا تخمیناً آدہی دنیا یا زیادہ مرگئی
قاہرہ مین ہر دن بیس ہزار آدمی سے زیادہ مرتے تہے پہر سنہ ۷۶۴ مین آیا قاہرہ و دمشق
مین پہر سنہ ۷۸۱ مین دمشق مین ہوا پہر سنہ ۸۱۰ مین قاہرہ مین ہوا پہر سنہ ۸۱۹ مین پہر سنہ ۸۲۳ مین پہر سنہ ۸۳۳ مین

کا ہے اس طاعون مین اسی بیٹے انس بن مالک کے چالیس بیٹے ابوبکر کے مر گئے تین دن
تک رہا پہلے دن بصرے مین ستر ہزار دوسرے دن اکہتر ہزار تیسرے دن تہتر ہزار مرے
چوتھے دن برا سے نام رہگئی امیر بصرہ کی مان مرگئی کوئی اوٹھانے والا نہ ملا شام مین
بہی تہوڑے بچے باقی سب چل بسے ابن ابی الدنیا نے کتاب الاعتبار مین لکہا ہے اتنے
مرے کہ اوٹھہ نسکے درندے گہر مین آئے موتے کو کہا گئے یہہ وبا زمانہ مصعب مین آئی
تہی ابن حجر نے کہا ۶۶ھ مین وبا آئی مصر مین پہر ۸۵ھ مین یا ۸۹ھ مین اسکو ابن جریر
نے ذکر کیا پہر بصرے مین طاعون آیا ۸۷ھ مین اسکا نام فتیات ہے اسمین جوان خوبرو
کواری لڑکیان مرین طاعون اشراف زمانہ حجاج مین آیا یہہ اوسوقت واسط مین
تہا لوگون نے کہا حجاج تو موجود ہے وبا کی کیا حاجت ہے اسمین شریف لوگ بہت مرے
پہر شام مین طاعون آیا اوسمین ایوب ولیعہد سلیمان بن عبد الملک مر گیا پہر سنہ ایکسو
مین وبا آئی عمر بن عبد العزیز سے کہا یہان سے چلے جاؤ اگلے خلیفہ یہی کرتے تہے
انہون نے کہا اللہم انک تعلم انی اخاف یوما دون القیامۃ فلا تؤمن
خوفی پہر ۱۰۰ھ مین پہر ۱۱۵ھ مین دوبارہ شام مین طاعون ہوا ۱۱۶ھ مین عراق
تک پہونچا زیادہ زور واسط مین رہا پہر ۱۲۷ھ مین بصرے مین ہوا پہر ۱۳۱ھ مین ہزار ہا
ہزار جنازے نکلتے یہہ سب طواعین دولت امویہ مین واقع ہوئے بعض مورخین نے
کہا ہے انکے زمانے مین کبہی شام مین آنا طاعون کا بند ہوا انکے خلفا زمانہ طاعون
مین صحرا کیطرف نکل جاتے ہشام نے رصافہ اسی لئے بنایا تہا کہ جب وبا آئے وہان
جا رہے دولت عباسیہ مین وبا کا آنا کم پڑ گیا پہر ۲۲۴ھ مین بمقام رے ۲۴۶ھ مین بغداد
کے اندر ۳۲۱ھ مین بصرہ کے اندر واقع ہوا ان دونون وبا مین چہتر برس کا فاصلہ
ہے اسی مدت مین امام شافعی پیدا ہوئے اور مرے انکی زندگی مین کبہی طاعون نہوا
طاعون و وبا مین بعض نے فرق کیا ہے مگر انجام دونون کا ایک ہی ہے پہر ۲۲۹ھ

فی الارض وتقطعوا ارحامکم اولئک الذین لعنهم الله فاصمهم واعمی
ابصارهم یزید پلید کے فساد سے بڑا بھی کوئی فساد ہوگا ہاں ایک ان مین
عمر بن عبد العزیز خلیفہ راشد ہوئے انکا استثنار ضرور ہے کہ خود آنحضرت
صلعم نے انکو مستثنیٰ فرمایا ہے الا الصالحون وقلیل ما هم بخلاف بقیہ بنی امیہ
اسیطرح انکے بعد عباسیہ وغیرہ مین ظالم فاسق ہوئے سب سے بدتر ان مین متوکل ہوا
لکن تھوڑا سا ناصبی تھا قبر حسین علیہ السلام کو ڈہا کر کھیت کر دیا لوگون کو زیارت سے
روکدیا جب ابن السکیت نے کہا واللہ قنبر غلام علی مرتضیٰ رض تجھ سے تیرے دونون
بیٹون سے بہتر تھا اوسکی زبان پیچھے سے نکلوالی وہ مرگیا ذکرہ ابن خلکان اگر
یہہ بات سچ ہے تو یہہ نہایت درجے کا تعصب ہے مگر شاید صحیح ہو تسنے علم حدیث کو خوب
رواج دیا تھا معتزلہ کو ذلیل کر دیا تھا مرنے کے بعد کسی نے اسکو خواب مین دیکھا کہا
کیا ہوا کہا تھوڑی سی نصرت سنت پر مجھکو بخشدیا گیا وللہ الحمد البتہ مہدی زاہد تھا
عمر بن عبد العزیز کیطرح پر لیکن ایک ہی سال رہکر مارا گیا فاعلا تو سع رافضہ کا
سب سلف صالح مین کیا صحابہ کیا شیخین خروج ہے طریقہ عقل ونقل سے فساد انگیز
ہے الحاد وانحراف فی الدین ہی تجہیل جمیع مسلمین ہے حتی کہ علی امیر المومنین کی بھی تسفیہ
ہے حاشا وکلا یہہ سب سلف خیر است تھے بگواہی قرآن کیا اہل بدر کیا احد کیا بیعۃ اہل
علی مرتضیٰ سے بسند صحیح مروی ہے کہ ابوبکر بہتر ہین مومن آل فرعون سے اوسنے اپنا
ایمان چھپایا انہون نے ظاہر کیا محمد بن حنفیہ نے پوچھا خیر ناس کون ہے کہا ابوبکر پوچھا
پھر کون کہا عمر کہا پھر تم بولے اسے باپ کہا تیرا باپ تو ایک آدمی ہے منجملہ مسلمانون کے
دو سو حدیث سے زیادہ فضائل شیخین وعثمان مین علی واہلبیت سے مروی ہین اللہ
رحم کرے اوسپر جو انکی قدر ومنزلت کو پہچانے انکا حق جسانے انکو رسول خدا صلعم
کی محبت کے لئے دوست رکھے ہالکین کے ساتھہ ہلاک نہو خائضین کے ہمراہ خوض مین

پہر سنہ ۱۲۱ھ مین پہر سنہ ۱۲۲ھ مین پہر سنہ ۱۳۳ھ مین یہ سب طواعین سے وسیع تر تہا مصر مین طاعون عام کے بعد جو سنہ ۴۶۹ھ مین ہوا تہا اس طاعون کا نظیر نہ ملا پہر سنہ ۱۴۱ھ مین خفیف سا ہوا ایک ہزار آدمی روزانہ مرتے تہے پہر سنہ ۴۹ھ مین ذی الحجہ سے ربیع الاول سنہ ۵۰ھ تک رہا پہر سنہ ۵۳ھ مین ہوا ہر دن پانچہزار کا جنازہ نکلتا تہا پہر سنہ ۶۲ھ مین مصر وشام مین ہوا پہر سنہ ۷۳ھ مین پہر سنہ ۱۰۰ھ مین یہ بہی شام مین تہا پہر روم مین سنہ ۱۰۹۶ھ مین ہوا حلب تک پہونچا پہر سنہ ۹۰۰ھ کے شروع مین ہوا پہر مصر مین آیا اسکے بعد کے طواعین کا ذکر حجج الکرامہ مین ہے بتیسوین علامت استباحت مکہ مکرمہ ہے یہ حادثہ زمانہ یزید پلید مین گزرا پہر زمانہ عبد الملک مین جب حجاج نے ابن الزبیر کو قتل کیا خانہ کعبہ کو ڈہا دیا پہر زمانہ ابو طاہر قرمطی مین ہوا اسکے بعد پہر بہی بار ہا ہوا ایک جماعت اشراف بنی حسن ماری گئی مہدی کے نکلنے سے پہلے بہی ہوگا سب کے پیچہے ذو السویقتین حبشی مکہ کو مباح کر دیگا کعبہ کو ڈہا دیگا ایک ایک پتہر اسکا گرا دیگا مقصود اس بیان سے تنبیہ کرنا ہے ان وقائع پہ نہ تحذیر اسلئے کہ یہ امارات ہو چکی ڈرنا اوس حادثہ سے ہے جو آگے آنے والا ہے **فائدہ** جو فتنے درمیان صحابہ کے واقع ہوئے حق اون سب مین ہمراہ علی کرم اللہ وجہہ تہا یہ ہمیشہ مصیب تہے انکا غیر مخطی تہا حدیث علی مع القرآن والقرآن معہ وحدیث علی مع الحق حیث دار وحدیث یا علی تقاتل علی تاویل القرآن کما قاتلت انا علی تنزیلہ وحدیث عمار تقتلہ الفئۃ الباغیۃ وغیرہ احادیث اسکی دلیلین ہین عمار کو اصحاب معاویہ نے قتل کیا یہ ہمراہ علی مرتضے اتہے طلحہ و زبیر و عائشہ و معاویہ سے خطاء اجتہادی ہوئی حرورایہ کیطرف سے حاجت عذر کی نہین ہے انکا دین سے خارج ہونا پہلے ہی سے احادیث مین آچکا ہے یزیدیہ و بنو الحکم کے ملعون ہونے مین کیا شک ہے کہ یہ سب زبان پیغمبر صلعم پر ملعون ہین بلکہ خدا نے اپنی لعنت کی ہے فہل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا

جیسے دابہ طلوع شمس بمغرب سے ہدم کعبہ وغیرہ بر تقدیر پر ظہور مہدی کا اس صدی
کے سرے پر محتمل ہے باحتمال قوی ظاہر اور اگر دیر لگی تو دوسری صدی قطعاً
خالی نجاویگی یہہ ترجمہ ہے عبارت اشاعۃ کا صاحب اشاعۃ نے یہہ بات اس کتاب
مین ۱۲۹۶ مین لکھی تھی آغاز سنہ بارہ سو یا تیرہ سو ہجری کو وقت ظہور مہدی
علیہ السلام کا بتایا ہے تہہ دونون صدی گذر گئین مہدی نہ آئے اب چودہوین
صدی کا پہلا سال ہے اس سال کے بہی پانچ مہینے گذر گئے مہدی کا کچہہ اتا پتا
نہین چلتا مصر کیطرف سوڈان مین جسکو مہدی کہتے ہین وہ قطعاً مہدی موعود
نہین ہے اسلئے کہ اتبک شمائل مہدویت امارات وعودیت ارکان پائے نہین گئے
یون تو لفظ مہدی کا ہر صالح پہ بول سکتے ہین مگر انکو فاطمی تعلق نہین ہے نہ ہر
مسمی وملقب بمہدی ہین حدیث علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین
المہدیین مین چارون خلیفہ کو مہدی فرمایا ہے اسیطرح عباسیہ وقرامطہ وغیرہ
مین بہی اس نام کے لوگ گذرے ہین بعض اہل ضلال نے بہی دعوی مہدویت کا
کیا تہا جسطرح بعض صلحا سے بہی یہہ دعوی ظاہر ہو چکا ہے [illegible] مہدی کے معنی ہدایت
یافتہ کے ہین سو جیسے یہہ وصف شامل ہے اوسکو مہدی کہہ سکتے ہین وہ مہدی
جو موعود ہین وہ نرے مہدی ہونگے بلکہ ہادی بہی ہونگے [illegible] قطعاً اونکا
لقب ہوگا نام محمد بن عبد اللہ ہے مکہ مین ظاہر ہونگے نہ کسی اور جگہ جو نشانیان
اونسے پہلے ہونے والی ہین اول وہ تو سب پوری پوری ظاہر ہو جاوین تب
وہ ظاہر ہون جاہل لوگ افواہ و اوہام پہ ہر چیز کی بنیاد کرتے ہین اونکو عقل سے
نہ یہہ نقل کو سند پکڑتے ہین ہوتی ہے ہر بنیاد دین لاحول ولا قوۃ الا باللہ

فصل پانچوین مین امارات وسطیٰ کے

نہ پڑسے **فائدہ** سورۂ شوریٰ میں اشارۃ النص سے مدح خلفاء راشدین واہل
شوریٰ کی وارد ہے یعنی قول تعالیٰ ہے للذین امنوا وعلیٰ ربھم یتوکلون سے حضرت
ابوبکر مراد ہیں والذین یجتنبون کبائر الاثم سے عمر مقصود ہیں والذین
اقاموا الصلوٰۃ وامرھم شوریٰ بینھم الخ سے اصحاب شوریٰ مراد ہیں والذین
اذا اصابھم البغی ھم ینتصرون اشارہ ہے طرف علی رضی اللہ عنہ کے
جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا اشارہ ہے طرف انکے عفو وکرم کے فمن عفی و
اصلح فاجرہ علی اللہ اشارہ ہے طرف صلح حسن کے ساتھ معاویہ کے انہ
لا یحب الظالمین اشارہ ہے طرف قاتلین عمر وعثمان وعلی وحروریہ کے
ولمن انتصر بعد ظلمہ الخ اشارہ ہے طرف حسین بن علی کے معلوم ہوا کہ یہ
حق پر تھے انما السبیل علی الذین یظلمون الناس الی قولہ عذاب الیم اشارہ
ہے طرف یزید وبنی امیہ وغیرہم کے واللہ اعلم **فائدہ** اشاعہ میں کہا ہے حدیث
میں آیا ہے الآیات بعد المائتین مراد دوصد سال ہیں بعد ہجرت کے یا بعد
ہزار ہجرت کے اول راجح ہے اسلئے کہ اکثر آیات مثل زلازل وریاح وخسفات
ومطر دم وحجارہ وصیحات وفتن اعتزال وقرامطہ وزنج وصیاح طیر وغرق و
حرق ونار وغیرہ جنکا ذکر مجملاً ہوچکا ہے یہ سب بعد دوصد سال ہجرت کے واقع
ہوئے ہیں اور خصوصاً ان ناموں میں پھر زمانہ متوکل میں زیادہ تر ہوگئے حدیث
خیارکم بعد المائتین کل خفیف الحاذ بھی اسی کی مؤید ہے ایک ضعیف روایت
میں یہ بھی آیا ہے کہ لا یولد بعد المائتین مولود للہ فیہ حاجۃ اس بنا پر
ظہور آیات قریبہ قیامت کا مقید بابعد دوصد سال بعد الالف نہ ہوگا اور اگر
یہی مراد ہو کہ بارہ سو برس کے بعد ظہور آیات کا ہوگا تو تاخر مہدی کا اسوقت
تک لازم نہیں ہے اسلئے کہ ہوسکتا ہے کہ مراد آیات سے بعض آیات ہوں

سمجھ دار کم ہونگے ۸ مرجانا صلحا کا ایک کے بعد ایک باقی رہنا نکمو نکا جیسے بھوسی
جو و کھجور کی اخرجہ احمد و البخاری عن مرداس الاسلمی ۹ قیامت نہوگی یہانتک
کہ ہو زہد روایت تقوی تصنع رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابی ھریرۃ ۱۰
اولاد غیظ ہو بارش قیظ ہو یعنی اولاد ایسا کام کرے جس سے ماں باپ کو غصہ
آوے پانی موسم گرما مین برسے کچھ نہ پیدا ہو بد لوگ کثرت سے ہون اسکو طبرانی
نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے ۱۱ جھوٹے کو سچا کہین سچے کو جھٹلائین اسکو بھی
طبرانی نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے ۱۲ خائن کو موتمن سمجھین امین خیانت کرے
غیرون سے میل ہو رحم کو قطع کرین ۱۳ ہر قوم مین رہ سردار ہو جو اوس قوم مین منافق
ہے ہر بازار مین فاجر ہون ۱۴ ایماندار ہر قوم مین بچہ بڑے سے بھی زیادہ خوار ہو
۱۵ مسجد کی محرابین آراستہ کیجاوین دل ویران ہون ۱۶ مرد مرد پر کفایت کرے
عورت عورت پر یعنی مردون مین کثرت اغلام کی ہو عورتون مین کثرت سحاق کی ہو
۱۷ مسجدین مکتفی ہون مگر منبر یا منارے بنائے جاوین ۱۸ دنیا کی ویرانی آباد
آبادی ویران ہو یہہ سب نزدیک طبرانی کے ہے ابن مسعود سے مطلب یہہ کہ
آباد شہر ویران کیے جاوینگے دوسری جگہہ شہر آباد ہونگے جسطرح قاہرہ ابتک
مصر آباد ہوا کوفہ ویران ہوکر نجف بسا اسکو ابن عساکر نے بھی محمد و عطیہ سوری سے
روایت کیا ہے ۱۹ باجے ظاہر ہون شراب پی جاوے لفظ حدیث کا معازف ہے
نہایہ مین کہا ہے دفوف وغیرہ مراد ہین یا ہر لعب کو عزف کہتے ہین عزف کی جمع معازف
ہے ۲۰ شرطہ ہماز و غماز و لماز بہت ہون اولاد زنا بہت ہو آن دونون حدیث کو
بھی طبرانی نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے شرطہ کے معنی اعوان سلطان ہین
سخاوی نے کہا اب اعوان ظلمہ مراد ہین اتبع جماعت والی پر یہہ لفظ بولا جاتا ہے
کبھی حکام ظالم پر بھی بولتے ہین ہماز کہتے ہین غیبت کرنیوالے کو جو لوگون کی عیب جوئی

جو ظاہر ہو چکین مگر ختم نہین ہوئین بلکہ دن بدن بڑھتی جاتی ہین یہانتک کہ کامل
ہو کر تیسری قسم سے جا ملین ان نشانیون کی حدیثین مختصر طور پر ایک ہی لپیٹ مین
لکھی جاتی ہین ۱ قیامت نہوگی جب تک کہ بڑا بختاور لوگون مین دنیا کے اندر لکع بن
لکع نہو یعنی غلام یا احمق یا لئیم رواہ احمد والترمذی والضیاء عن حذیفۃ
وابن مردویہ عن علی رضی اللہ عنہ مطلب یہ ہے کہ لوگون مین ایسے احمق
لوگ رئیس ہونگے مصر وغیرہ مین مدت تک غلامان ترک نے حکومت کی احمق رئیسون
کا تو کچھ شمار نہین ہے اسیطرح لئیمون کا کچھ حساب نہین فی الحال جتنی حکومتین
اسلام کی ہین بڑی ہون یا چھوٹی ان تین قسم کے روسا سے خالی نہین ہین الا
ماشاء اللہ تعالے ۲ لوگون پر ایک ایسا زمانہ آویگا کہ ان مین دین پر صبر کرنے
والا تھمنے والا ٹھہرنے والا مانند صبر کرنے والے کے آگ کی چنگاری پر ہوگا رواہ
الترمذی عن انس رضی اللہ عنہ مطلب یہ ہے کہ نہ کوئی اوسکا مددگار ہوگا
نہ دین پر بسبب کثرت اعداء دین ٹھہر سکیگا ۳ آخر زمانے مین عابد جاہل ہونگے
قاری لوگ فاسق ہونگے رواہ ابو نعیم والحاکم عن انس ۴ قیامت نہ آویگی
یہانتک کہ فخر کرینگے لوگ مسجدون مین اخرجہ احمد وابوداؤد وابن ماجۃ وابن
حبان عن انس یعنی ہر کوئی کہیگا کہ ہماری مسجد بہت عمدہ بنی ہے ہم نے اسکو خوب
سجایا ہے ۵ علامات قیامت سے ہے فحش کرنا فحش بکنا قطع رحم کرنا امین کا خیانت
کرنا خائن کا امین بنانا اخرجہ الطبرانی عن انس ۶ چاند کا منتفخ ہونا یعنی پھولا
پھولا نکلنا ہلال کا قبل دکہائی دینا یعنی جگہری نظر آویگا ایسا معلوم ہوگا کہ گویا
دو رات کا ہے اخرجہ الطبرانی عن ابن مسعود وانس ۷ کثرت بارش کی
قلت پیداوار کی کثرت قاریون کی قلت فقیہون کی کثرت امراء کی قلت امینون کی
اخرجہ الطبرانی عن عبد الرحمٰن بن عمرو الانصاری یعنی عابد بہت ہونگے

قریب ہوگا الیلسان بہت پہنا جاویگا تجارت بہت ہوگی مال بہت ہوگا مالدار کی تعظیم
مال کے سبب کرینگے شرط بہت ہوگی لڑکے امیر ہونگے عورتین کثرت سے ہونگی بادشاہ
ظالم ہونگے ناپ تول مین کمی ہوگی اسکو طبرانی و دوسرون نے ابی ذر سے روایت کیا ہے
قرآن مین ہے ویل للمطففین یہ کمی کیل وزن و ذراع سبکو شامل ہے جیسا کہ بیان ہوا
ہے ۲۹ شیطان آدمی کی صورت بنکر لوگون کے پاس آویگا جھوٹی باتین کریگا
جب لوگ متفرق ہوجاوینگے ایک آدمی کہیگا مین نے ایک آدمی کو سنا یون کہتا تھا
اوسکی صورت پہچانتا ہون نام نہین جانتا اسکو مسلم نے مقدمہ صحیح مین ابن مسعود سے
روایت کیا ہے ۳۰ دریا مین کچھ شیطان قید ہین جنکو سلیمان علیہ السلام نے باندھا
ہے قریب ہے کہ وہ نکلکر لوگون پر قرآن پڑھین رواہ مسلم عن ابن عمر قیامت کے
قریب آدمی اگر کتے کا بچہ پالے تو بہتر اس سے ہے کہ بیٹے کو پالے نہ بڑے کی توقیر ہوگی
نہ چھوٹے پر رحم آویگا حرامزادے بہت ہونگے مرد عورت سے بر سر راہ زنا کرینگے
بکری کی کھال پہنینگے دل بھیڑیون کے سے ہونگے بہتر انمین کا اوس زمانہ مین وہ
ہے جو مداہن ہے رواہ الطبرانی والحاکم عن ابی ذر یعنی ظاہر مین تو نیکی بات
کرینگے دلمین سخت بیرحم ہونگے ۳۱ بڑون مین فحش چھوٹون مین فسق کمینون مین علم
نیکون مین مداہنت ہوگی رواہ احمد وابن ماجہ عن انس ۳۲ قیامت کے قریب
موت نیکون کو چننے کی جسطرح کوئی تم مین کا طبق مین سے رطب کو چنتا ہے اسکو حاکم
نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے ۳۳ لوگ بڑے بڑے مکان بناوینگے ننگے
بھوکے محتاج چرواہے حویلیان تعمیر کرینگے اوسوقت قیامت کا انتظار کرو رواہ [illegible]
عن عمر یہ اسلئے ہوگا کہ انکے پاس مال بہت ہوگا انکی آبرو زیادہ ہوگی اور بنانے کے
سوا کوئی کام نکرینگے نہ عبادت کا شغل نہ علم سے غرض نہ جہاد وغیرہ کا واسطہ ۳۴ جب
حکم نااہل کے سپرد ہو تو قیامت کی راہ دیکھو رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ آجکل جتنے

کرتا ہے تیری میری برائی مین پڑتا ہے غماز لماز وہ ہے جو منھہ پر عیب بیان کرے
۲۱ خاص لوگون پر سلام کرنا تجارت کا رواج ہونا بی بی میان کو تجارت کرنے مین
مدد دیگی قلم ظاہر ہوگا یعنی خوشنویس بہت ہونگے عالم کم ہونگے جہوٹی گواہی ظاہر
ہوگی سچی گواہی چہپی رہیگی ۲۲ شراب کا نام نبیذ رکہین سود کو بیع سمجہین رشوت
و مال حرام کو ہدیہ کہین زکواۃ کو مزدوری مین دین ایسے وقت مین ایک لال آندہی
طرف سے مشرق کے آویگی بعضے مسخ ہو جاوینگے بعضے خسف یہہ اسلیے ہوگا کہ انہون
نے نافرمانی کی حد سے زیادہ بڑہ گئے اسکو دیلمی نے ابی ہریرۃ سے روایت کیا ہے
۲۳ فیئ کو دولت سمجہین اسکو ترمذی نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے یعنی مال
فیئ آسودہ منصب والے لوگ لین مستحقون کو ندین ۲۴ امانت کو غنیمت زکواۃ
کو تاوان جانین علم واسطے دین کے نسیکہین رواہ الترمذی عنہ یعنی مؤتمن
آدمی لوگونکی امانت ودیعت کو داب رکہے لوٹ کا مال سمجہے زکوٰۃ دینا لوگونپر ایسا
گران ہو جیسے تاوان گران ہوتا ہے دنیا کے لیے علم طلب کرین کہ کوئی منصب مرتبہ
عہدہ ہات لگے نہ اسلیے کہ اللہ کا دین معلوم ہو ۲۵ میان بی بی کی اطاعت
کرے مان کی نافرمانی کرے یار کو پاس بٹہائے باپ کو بہگائے مسجدونمین شور ہو
اخرجہ الترمذی عنہ یعنی مسجدون مین بیٹہکر دنیا کی باتین کرین نہ گہرون
مین ۲۶ قبیلہ کا سردار فاسق ہو قوم کا افسر رذیل تر ہو مرد کی عزت ہو ادبکی
شر کے کہیاوسے رواہ الترمذی عنہ ۲۷ گانے والیان ظاہر ہون باجے
بجین پچہلی امت اگلی امت پر لعنت کرے اشاعہ مین ہے وقد ظہر لعن آخر
ہذہ الامۃ اولہا فی الرافضۃ قبحہم اللہ مین کہتا ہون یہہ بات عام ہے
جو فرقہ سلف کو برا کہے وہ اس نشانی مین داخل ہے جسطرح برا کہنا مقلدون
کا محدثین سلف کو برا کہنا جاہلون کا ائمہ مجتہدین کو ۲۸ جب زمانہ قیامت کا

۴۳ امت ہمیشہ نیک شریعت پر رہیگی جب تک تین کام انمین ظاہر نہون علم نجاوے خبیث
اولاد بہت نہو سقارون ظاہر نہون کہا یہہ کون لوگ ہین فرمایا آخر زمانہ مین ایسے
لوگ پیدا ہونگے کہ سلام اونکا وقت ملاقات کے تلاعن ہوگا اخرجہ احمد والطبرانی
والحاکم عن معاذ بن انس اشاعہ مین کہا ہے یہہ باتین کھیتی والون نجروالون
سفلون مین بہت ہین ملنے کے وقت سلام کیجگہ ایکدوسرے کو گالی دیتا ہے
بلکہ یہہ جاہل سلام کو پہچانتے تک بھی نہین ہین ۴۴ آدمی منظیہ یعنی کمین عورت
سے معاش کے لئے بیاہ کریگا اپنے چچا کی بیٹی کیطرف آنکھہ اوٹھا کر بھی نہ دیکھیگا
رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ اب بھی ہوتا ہے کہ مرد آسودہ عورتون سے
نکاح کرتے ہین کیسی ہی کم ذات کیون نہون عورتین آسودہ مرد کو ڈھونڈھتی
پھرتی ہین گو کمینہ کیون نہو شریف و شریفہ کو کوئی نہین پوچھتا اسلئے کہ وہ محتاج
ہین ۴۵ مال ناحق لین خونریزی کرین قرابت والے کی شکایت کو نہ سنین
سائل پڑا پھرے کوئی کچھہ بھی اوسکے ہاتھہ مین نہ دے اخرجہ ابن ابی شیبہ
عن عبد اللہ ۴۶ کتاب اللہ پہ چلنا عار ہو اسلام غریب ہو آپسمین کینہ ہو علم
اوٹھہ جاوے زمانہ بوڑھا ہو جاوے عمر بشر کی گھٹ جاوے اولاد نہو پھل کم ہووت
امین متہم ہون متہم امین ہون جھوٹا سچا ہو سچا جھوٹا ہو قتل بہت ہو محل بنائے جاوین
بہت غرفے تیار ہون اولاد والی عورتین غم مین گرفتار رہین یعنی بسبب نافرمانی
اولاد کے بانجھہ عورتین خوش رہین بغاوت حملیت بخل بہت ہو لوگ زیادہ ہوین
جھوٹ بہت ہو سچ کم ہو کام کاج لوگونکے طرح طرح پر ہون خواہش نفس کے تابع
ہون گمان پر حکم جاری کرین پانی بہت برسے پھل کم آوے علم گھٹ جاوے جہل
بڑھ جاوے اولاد سبب غیظ ہو موسم سردی مین گرمی ہو فحش کلام کھلا ہو زمین
سمٹ جاوے خطیب جھوٹا خطبہ پڑھین حق بدون کو دلوادین جو کوئی انکی تصدیق

حاکم ہین غالباً نالایق ناقابل ہین حاکمون مین جو اوصاف شرط ہین وہ کسی ایک
مین بہی موجود نہین پہلی شرط تو یہی ہے کہ قریش ہو مرد آزاد عالم مجتہد سخی بہادر عادل
ہو ۳۵ مسجد والے امامت کو ایک دوسرے پر ڈالین گے امام نہ ملے گا جو انکو نماز
پڑہائے اخرجہ احمد وابو داؤد عن سلامۃ بنت الحران ۳۶ دنیا نہ جاویگی
یہانتک کہ آدمی قبر پر گذرے اور سپر لوٹے کہے کاش مین اسکی جگہہ ہوتا یہہ کچہہ دین کے
سبب نہین ہے وہ تو بلا مین پہنسا ہوگا اخرجہ مسلم وابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ
۳۷ قیامت نہ آویگی یہان تک کہ لڑوتم اپنے امام سے مستعد ہو تلوارین لیکر تمہارے
بد تمہاری دنیا کے وارث ہون اشاعۃ مین کہا ہے یہہ تو بہت بار ہو چکا اور ہمیشہ
طرف سے ملوک کے ہوتا رہتا ہے یہہ ملوک اگرچہ ائمہ نہین ہین لکن اونکے نائب
تو ہین انکا قتل کرنا ایسا ہی ہے جیسے امامون کا مارنا ۳۸ علم نزدیک چہوٹون
کے ڈہونڈا جاویگا رواہ الطبرانی عن ابی امیۃ الجمحی یعنی اکابر اولاد مہاجرین
وانصار بلکہ قریش دنیا طلبی مین مشغول ہونگے اصاغر موالی اخلاط لوگ علم سیکہہ
لینگے اون سے واقعات مین فتویٰ لیا جاویگا ۳۹ آدمی اپنے بہائی کو قتل کریگا
اخرجہ الحاکم فی تاریخہ عن ابی موسیٰ ۴۰ وہ مالک ہوگا جو لائق مالک بننے
کے نہین ہے کمینے عالی رتبہ ہونگے شریف کم رتبہ وہ بڑہین گے یہہ گہٹین گے اخرجہ
نعیم بن حماد عن کثیر بن مرۃ مرسلا ۴۱ منبرون پر خطبہ پڑہنے والے بہت ہونگے
مولوی لوگ طرف والیان ملک کے جہکین گے حرام کو اونکے لئے حلال حلال کو اونپر
حرام کردینگے اونکے جی کے موافق فتویٰ دینگے رواہ الدیلمی عن علی یہہ کام اس
امت مین ہاتہہ سے اہل راے کے بہت خوب سرانجام ہوا اہل حدیث ہمیشہ اس بلا سے
عافیت مین رہے وللہ الحمد ۴۲ عالم علم اسلئے سیکہین گے کہ روپیہ پیسا پیدا
کرین قرآن کو تجارت ٹہیرا دینگے یعنی قرآن اجرت پہ پڑہین گے نہ خدا کے لئے

نجوم کی تصدیق تقدیر کی تکذیب کیجاوے اسکو بزار نے علی سے مرفوعاً بسند حسن
روایت کیا ہے ۵ ۵ قرآن کو مخلوق کہین حالانکہ نہ خالق ہے نہ مخلوق بلکہ اللہ
کا کلام ہے اور یہ ہے نکلا اوسی کی طرف پہرتا ہے رواہ اللالکائی والاصبہانی عن علی
یہہ نشانی ہو چکی معتزلہ نے کہا قرآن مخلوق ہے اہلسنت نے انکار کیا امام احمد وغیرہ
محدثین و اہل علم اسی انکار پر مقتول و مضروب ہوئے مخلوق ہونے سے یہہ مراد ہے
کہ یہہ الفاظ خدا کے نہین ہین بلکہ پیغمبر کے بنائے نکالے ہوئے ہین ان معنی آگے
اللہ کیطرف سے ہین [illegible] ۵ جبکہ مشائخ [illegible] آدمی [illegible]
جمع ہون اونمین کوئی ایسا نہو جس سے [illegible]
اسکو بیہقی و ابن عساکر نے عبد اللہ بن بشر صحابی سے روایت کیا ہے ۵
آدمی مسجد مین آویگا مگر دو رکعت بھی نہ پڑہیگا اخرجہ ابن ابی [illegible] عن ابن
مسعود ۵ ۸ آخر اس امت مین لگ بہگ قیامت کے کچہ برے کام ہونگے منجملہ
اونکے ایک صحبت کرنا مرد کا ہے اپنی بی بی یا لونڈی سے دبر مین حالانکہ خدا و رسول
نے اس کام کو حرام کیا ہے اسکے کرنیوالے کو خدا و رسول دشمن رکھتے ہین یہ
نشانی ہو چکی وطی فی الدبر کا مسئلہ رافضہ مین معروف و حلال ہے دوسرا کام
نکلنا مرد کا ہے مرد سے یہہ بھی حرام ہے اس [illegible] اور رسول دشمن رکھتے ہین
ظاہر یہہ ہے کہ یہہ صورت اغلام کے سوا ہے ایسے شخص کو بابون کہتے ہین ۵

	ممنون ہے کیا تخلص یہ		مفعول ثلاثی مجرد	

تیسرا کام نکلنا ہے عورت کا عورت سے یہہ بھی حرام ہے ایسی عورتین مبغوض
خدا و رسول ہین اسکو ہندی مین چپٹ بازی کہتے ہین عربی مین سحاق و ساحقت
بولتے ہین حدیث مین آیا ہے ایسون کے لئے نماز نہین ہے جب تک وہ یہہ کام
کرین یا نتک کہ خدا کیطرف توبہ نصوح بجا لائین اخرجہ الدارقطنی والبیہقی ۵

کریگا انسے راضی ہوگا اوسکو جنت کی بوبہی نملیگی اخرجہ ابن ابی الدنیا و الطبرانی و ابونصر السجزی و ابن عساکر عن ابی موسیٰ و سندہٗ جید ۴۷ ایک قوم ایسی نکلیگی جو اپنی زبان سے کہاویگی جیسے گاؤ کہاتی ہے اخرجہ احمد والخرائطی وغیرہما عن سعد بن ابی وقاص یعنی لوگون کی مدح و تعریف کریگی اونسے براہ نفاق محبت کا اظہار کریگی اس وسیلہ سے اونکا مال لیگی کذا فی الاشاعۃ اسکے مصداق شاعر و اخبار نویس وغیرہ ہین زبان کی ہالا کی تیری میری ستایش ستے معاش پیدا کرتے ہین ۴۸ لوگ رستو نمین جفتی کرینگے جسطرح بہائم کرتے ہین رواہ الطبرانی عن ابن عمرو ۴۹ دن دوپہر راہ مین عورت سے جماع کیا جاویگا کوئی اوسپر انکار نکریگا اوس دن سب مین بہتر وہ شخص ہوگا جو یہہ بات کہیگا کہ ذرا رستے سے الگ ہوکر یہہ کام کیا ہوتا یہہ شخص اونمین گویا مثل ابوبکر و عمر کے تم مین ہوگا اسکو حاکم نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے ۵۰ قیامت نہ آویگی یہانتک کہ دل پہر جاوین باتون مین اختلاف ہو ایک بہائی دین مین دوسرے بہائی سے مختلف ہو حالانکہ ایک ہی ماں باپ سے ہین اخرجہ الدیلمی عن حذیفۃ ۵۱ اغلام پر غیرت کرین جسطرح عورت پر غیرت کرتے ہین یعنی اغلام کے پیچہے آپسمین ایک دوسرے مغلم پر رشک کرین رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ ۵۲ قیامت نہوگی یہانتک کہ تین چیزین کمیاب ہون ایک پیسا حلال کا دوسرے علم نافع و مند تیسرے بہائی اللہ کی راہ مین اسکو دیلمی نے حذیفہ سے روایت کیا ہے یعنی یہہ تینون چیزین ایسی کم ہونگی کہ کہین ڈہونڈے نہ ملین گی ۵۳ صدقہ دینا بہاری ہو جہاد کے لئے اجرت دیجاوے ویرانہ آباد آبادی ویران ہو آدمی امانت کے ساتہہ یا دین کے ساتہہ عبث و لعب کرے جیسے اونٹ درخت کے ساتہہ عبث کرتا ہے اسکو عبدالرزاق و طبرانی نے عبداللہ بن زینب جندی سے روایت کیا ہے ۵۴ ائمہ جور کرین

لگتا ہے کہ میری امت کو آخر زمانے مین ایک سخت بلا پہونچے جس سے کسیکو نجات
نہو مگر اوس آدمی کو جس نے اللہ کا دین پہچانا پہر اوسپر اپنی زبان یا دل سے
جہاد کیا سو اسی کے لیے سوابق سابقہ ہین یا جسنے دین اللہ کا پہچان کر تصدیق
کی اخرجہ ابو نصر السجزی و ابو نعیم عن عمر رضی اللہ عنہ معلوم ہوا کہ
تصدیق دین کی یا دین پر زبان و دل سے لڑنا ایسے وقت مین اسکے کام
آویگا یہہ بشارت ہے اونکو جو مصدق کتاب و سنت ہین یا کتاب و سنت کے
پیچہے اہل بدعت و اصحاب راے سے لڑتے ہین زبان سے لڑائی تالیف کرنا رد
کا ہے مبتدعین پر دل سے لڑائی کرنا انکار ہے دل کا بدعات و راے پر ۶۵
ایک ایسا زمانہ آنیوالا ہے کہ لوگ مسجدونمین جمکر دنیا کی باتین کرینگے سو تم انکے
پاس نہ بیٹہو اللہ کو انکی کچہہ حاجت نہین ہے رواہ البیہقی عن الحسن مرسلا
۶۶ ایک ایسا ہی وقت آویگا کہ ایماندار چہپتا پہریگا جسطرح آج منافق تم مین
چہپتا ہے اسکو ابن السنی نے جابر سے روایت کیا ہے ۶۷ ایک زمانہ ایسا
آویگا کہ بہت لوگون کی ہمت پیٹ ہونگے انکی پونجی انکا متاع انکا قبلہ انکی عورتین
ہونگی انکا دین بہی انکا روپیہ پیسا ہوگا یہہ بدترین خلق ہین انکا کچہہ حصہ خدا کے
پاس نہین ہے اخرجہ السلمی عن علی یہہ نشانی اب اچہی طرح سے موجود ہے خدا اپنی
پناہ مین رکہے ۶۸ ایک وقت ایسا ہوگا کہ اوسمین اہل علم کو اسطرح قتل کرینگے
جیسے کتون کو مارتے ہین کاش علماء ایسے زمانہ مین احمق بنجاوین اخرجہ الدیلمی
و ابن عساکر عن علی حال مین اس قسم کے ایک حکایت سننی ہی گئی ہے ۶۹ علماء
پر ایک ایسا زمانہ آویگا کہ اونکو اپنا مرنا زیادہ تر دوست ہوگا سونے سے اخرجہ
ابو نعیم عن ابی ھریرۃ علماء سے وہ اہل علم مراد ہین جو قرآن و حدیث پر چلتے ہین
نہ وہ علماء سو جو طالب شہرت وجاہ و دولت ہین وہ تو اسی تاک مین رہتے ہین

ابن النجار عن ابی قال الصحابی **۵۹** ایک زمانہ ایسا آویگا کہ اوسمین کنیزون
سے مشورہ لیا جاویگا عورتون کی سلطنت ہوگی احمقون کی امارت ہوگی اخرجہ
ابن المناوی عن علی اسوقت مین یہہ تینون چیزین موجود ہین **۶۰** سلام اونکو
ہوگا جن سے جان پہچان ہے مسجدین رستہ بنین گی اللہ کے لئے کوئی اون مین
سجدہ نکریگا لڑکا بڈہے کو قاصد بناکر مشرق مغرب کیطرف بہیجیگا سوداگر ایکافق
سے دوسرے افق تک جاویگا کچہہ نفع نہوگا رواہ الطبرانی عن ابن مسعود
یہہ کنایہ ہے بے رغبتی سے نماز مین عدم توقیر ضعیف سے کبیر کے لئے عدم برکت
سے تجارت مین بسبب غلبہ کذب وغش کے تجار مین **۶۱** قیامت نہ آویگی یہانتک
کہ شام کے بدکار شریر لوگ عراق کو عراق کے نیک لوگ شام مین آوین اخرجہ
ابن ابی شیبۃ عن امامۃ **۶۲** ایک ایسا زمانہ آویگا کہ کسی دیندار کا دین سلامت
نرہیگا مگر جو کوئی ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ یا ایک سوراخ سے دوسرے سوراخ
کیطرف بہاگے جیسے لومڑی اپنے بچے لیکر بہاگتی ہے یہہ حال آخر زمانہ مین ہوگا
جبکہ معاش بدون معصیت خدا کے میسر نہ آویگی سو جب ایسا ہو تو بے جورو رہنا
حلال ہے زمانہ اخیر مین ہلاکت مرد کی ہاتہہ پر ماں باپ کے ہوگی اگر ماں باپ نہین
ہین تو ہاتہہ پر بی بی واولاد کے ہوگی ورنہ ہاتہہ پر رشتہ دارون ہمسائگون کے
ہوگی اوسکو عار دینگے تنگی معاش پر تکلیف دینگے اوس کام کی جسکی طاقت اوسکو
نہین ہے یہہ بیچارہ اپنی جان کو ایسی جگہو نمین ڈالیگا جہان ہلاک ہو اخرجہ
ابونعیم والبیہقی والخلیل والرافعی عن ابن مسعود اسوقت مین یہہ فتنہ بخوبی
موجود ہے **۶۳** لوگون پر ایک ایسا وقت آویگا کہ آدمی پاس ایک قوم کے
بیٹہے گا اوسکو وہان سے اوٹہنے کو کوئی مانع نہین مگر ڈر اس بات کا ہے کہ نبا
اوسکے ساتہہ کچہہ کر بیٹہین اسکو دیلمی نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے **۶۴**

زمانہ یزید مین ہوئی قرآن زمانہ ولید مین پہاڑ آگیا یا مراد یہہ ہے کہ قرآن پر عمل
نکرینگے انتہی اگرچہ یزید و ولید کے عہد مین یہہ کام ہوئے مگر انکے بعد سے بھی ابتک
یہہ کام کہین کہین ہوتے ہین نصیر الدین طوسی رافضی ملحد نے واقعۂ تتار مین کتنے
مدرسے بغداد کے جلوا دئیے جنمین ہزارون قرآن تھے لاکھون کتابین حدیث کی
تھین مگر پھر خود بھی سرسبز نہوا کہتے ہین یہہ فتنہ تھا اور اگر عدم عمل مراد ہے تو سیکڑون
برس سے یہہ نشانی موجود ہے ہم نے تو نہین دیکھا کہ کسی فتوی مین کبھی کسی آیت
و نص سے جواب دیا گیا ہو گو اوس مسئلے کی دلیل قرآن مین موجود کیون نہو بلکہ
قرآن ہی پرانا ہو گیا ہے لایق عمل کے نہین [illegible] حدیث کس قطار شمار مین [illegible]
یہی اساطیر و ساتیر رائے و قیاس علم و عمل و فتوی و قضا کے لئے کافی [illegible]
ہین انا للہ ۴۴ سے قریب ہے کہ ملین تمکو گہر بیٹھے [illegible] زلزلے [illegible] برباد
کر دینگے نہ جانور سواری کو کہ سفر مین لیجا رہین انکو صواعق یعنی بجلیان ہلاک کر دینگی
اخرجہ ابو یعلی عن ابی ھریرۃ ۴۵ سے بیٹھے [illegible] مسجد کو [illegible] تو انکو [illegible]
پہنایا تم پر ہلاکت آویگی اسکو حکیم ترمذی نے ابی الدردا سے روایت کیا ہے [illegible]
دونون کام ہر مقام مین موجود ہین مسجدونکا نقش و نگار [illegible]
اور ہین ہمارے مصحف کا مطلا مذہب ہونا [illegible]
۵۵ قرب قیامت کے ایک یہہ بھی نشانی ہے کہ پچاس آدمی نماز پڑھین ایک کی بھی
قبول نہو اخرجہ ابو الشیخ عن ابن مسعود [illegible] نماز کی شرط [illegible]
نہوئے تو نماز [illegible] ہی نہوئی تو قبول ہی نہوئی ۵۶ سے قیامت [illegible]
نہوگی یہانتک کہ میراث تقسیم نہو غنیمت سے خوشی نہو اسکو مسلم نے ابن مسعود سے
روایت کیا ہے ۵۷ سے اشراط ساعت مین ایک تقارب اسواق ہے پوچھا گیا کیا
فرمایا [illegible] آدمی بعض سے شکایت کرینگے کہ نفع نہین ہوتا ہے یعنی فائدہ کم ہے

کہ جتنا سونا چاندی ملے سمیٹو دین رہے یا جاوے ۵ ے یہہ رات دن نجا دینگی
یہانتک کہ قرآن کہنہ تومون کے سینون مین پرانا پڑجاوے جسطرح کپڑے پرانے
ہوجاتے ہین جو قرآن کے سوا ہے وہ انکو بہت خوش لگیگا یعنی علم دین کے سوا جو اور
علوم وفنون عقلی ہین وہ زیادہ پسند ہونگے اوسیکو سرمایۂ فضیلت سمجھین گے
قرآن وحدیث سے علحدہ رہین گے انکا سارا کام ہی لالچ ہوگا اوسمین ڈر کا ملاؤ
نہوگا خدا کے حق مین تقصیر کرنے سے خوف کا لگاؤ نہوگا انکے نفس نے بہت سی امیدین
انکو دے رکھی ہین اگر کسی نہی خدا سے تجاوز کرینگے کہین گے ہمکو امید ہے کہ اللہ
تعالٰے ہمسے تجاوز کریگا بکریون کی کہال پہنےگی اون دلون پر جو مانند گرگ کے
ہین انمین افضل وہ ہوگا جو مداہن ہے نہ امر کرے نہ نہی کرے اخرجہ ابو نعیم عن
معقل بن یسار ا ے لوگون پر وہ زمانہ آتا ہے کہ اوسمین نہ اتباع عالم کا کرین گے
نہ حلیم سے شرمائین گے نہ بڑے کی توقیر نہ چہوٹے پر رحم ایک دوسرے کو دنیا کے
پیچہے قتل کریگا انکے دل جیسے عجم کے دل انکی زبان جیسے عرب کی زبان نہ کسی نیکی
کو نہ کسی بہلے کام کو پہچانین گے نہ کسی برے کام کو امر پر انکار کرینگے نیک آدمی
انمین چہپ کر چلیگا یہہ ہین بدتر ین خلق خدا انکی طرف خدا دن قیامت کے نظر ہی نکریگا
اخرجہ الدیلمی عن علی ۲ ے قیامت کے دن مصحف ومسجد وعترت آوینگے
قرآن کہیگا اے رب مجہکو جلا دیا پہاڑ ڈالا مسجد کہیگی مجہکو ویران کردیا بیکار چہوڑ دیا
ضائع کیا عترت کہیگی ہمکو نکالا قتل کیا بہگایا دونون گہٹنون کے بل جہگڑنے کو ٹیکے
ہونگے اللہ پاک فرماویگا یہہ کام میرا ہے مین اولی تر ہون ساتہہ اسکے اخرجہ
الدیلمی عن جابر واحمد والطبرانی عن ابی امامۃ اشاعہ مین کہا ہے گویا یہہ
اشارہ ہے اوس حال کیطرف جو زمانہ بنی امیہ مین اور بعد اونکے واقع ہوا کہ
اہل بیت قتل کیے گئے مسجد نبوی معطل ہوگئی اوسمین گہوڑے باندہے گئے یہہ نشانی

کر اپنے سرونکو کپڑا اسوبات وغیرہ لپیٹ کر بڑا کرینگی اسکی تفصیل ہمنے رسالۂ اجوبۃ
الخمس عن اسئلۃ الخمس مین لکہی ہے انتہی ہمین نے نانڈو مین اپنی آنکہ سے دیکہا
ہے کہ ایک عورت نے اتنا بڑا اسوبات سر مین لپیٹا تہا جسکے روبرو اوسکا چہرہ چہوٹا
نظر آتا تہا وہ سوبات گویا ایک دوسرا سر تہا انا اللہ ۸۲ اس امت سے زمانہ
اخیر مین کچہہ لوگ ایسے نکلین کے جنکے ساتہہ تازیانے ہونگے گویا اذناب بقر مین
صبح کرینگے خدا کے غصہ مین شام کرینگے خدا کے غضب مین اخرجہ احمد والحاکم و
صححہ عن ابی امامۃ یہہ مضمون گذر چکا ہے اشاعہ مین اسکو علاوہ اسکے مراد یہی
سپاہی چپراسی چوبدار ہین جو ہمراہ امرا رہتے ہین دور باش رہتے ہین ظلم ڈہاتے ہوا
کہتے ہین ۸۳ حدیث طویل ابن عباس مین بذیل ذکر حجۃ الوداع آیا ہے کہ آنحضرت
صلعم نے فرمایا منجملہ اشراط ساعت کے ہے ضائع کرنا نماز کا جہکنا طرف میوات نفس کے
تعظیم کرنا مالدار کی بات گزارہ ویبضہ کا یعنی لوگون مین ایسا آدمی بات چیت کرے
جو کلام نکرتا تہا دس حصے مین نو آدمی انکا ... اسلام جاتا رہیگا نہ رہیگا مگر نام
اوسکا قرآن ہی جاتا رہیگا نہ رہیگا مگر نقش اوسکا قرآن پہ سونے سے پانی پہیرین مرد
سونے ہون مشورہ چیلون بیوئون سے لیا جاوے منبرونپر لڑکے چڑہکر خطبہ پڑہین
عورتین مخاطب ہون مسجدونکی آرایش کیجاوے جسطرح گرجا گہر وغیرہ معابد کی آرایش
ہوتی ہے منبر لنبے ہون صفوف بہت ہون مگر دل باہم بغض رکہتے ہون بولیان
مختلف ہون خواہشین بہت ہون ایماندار انکے بیچ مین کنیز سے بہی زیادہ ذلیل ہو
اوسکا دل ادمی کے اندر گہلے جسطرح نمک پانی مین گہلجاتا ہے وہ خلاف شرع کام
دیکہتا ہے مگر اوسکو مٹا نہین سکتا امرا فاسق ہون وزرا فاجر ہون امین خائن
ہون نماز کو یہہ سب ضائع کرین شہوات کے پیچہے لگین تم اگر انکو پاؤ تو اپنی نماز
وقت پر پڑہو ایسے وقت مین کچہہ قیدی مشرق سے کچہہ مغرب سے آوینگے ...

زنا کی اولاد بہت ہو غیبت بہت پھیلے مالدار کی تعظیم کیجاوے مسجدون مین آوازین
بلند ہون اہل منکر غالب ہون گھر بہت بنائے جاوین اسکو ابن مردویہ نے ابی ہریرہ
سے روایت کیا ہے ۸ ے ایک نشانی یہہ ہے کہ ہمسایہ بد ہو قطع رحم ہو تلوار جہاد
سے معطل ہو دین کے بدلے دنیا لیجاوے رواہ ابن مردویہ عن ابی ھریرۃ
۹ ے فحش تفحش بدخلقی بد ہمسائگی ظاہر ہو رواہ ابن ابی شیبۃ عن رجاء بن
حیوۃ اشاعہ مین کہا ہے یہہ کنایہ ہے ثمار و برکات کے کم ہونے سے ۸۰ علامات
قیامت سے ہے موت جلدی کی رواہ ابن ابی شیبۃ عن مجاھد شعبی کی روایت
مین یون ہے موت ناگہان نشانی ہے قرب ساعت کی ۸۱ اس امت کے آخر
مین ایسے لوگ ہونگے جو سرخ چارجامون پہ سوار ہونگے مسجدون کے دروازونپر
آوینگے انکی عورتین کپڑے پہنے ہونگی مگر حقیقت مین ننگی ہین انکے سرون پہ ہوبات
ہونگے جیسے کوہان دبلے اونٹ کا تم انپر لعنت کرو کہ یہہ ملعونات ہین تمہارے پیچھے
اگر کوئی اور امت ہوتی تو وہ انکی خدمت کرتی جسطرح اگلی امتون کی عورتون نے
تمہاری خدمت کی ہے آپن عمرو نے کہا مین نے باپ سے پوچھا چارجامے کیا ہین کہا
بڑے بڑے زین ہین اخرجہ احمد والحاکم عن ابن عمرو اشاعہ مین کہا ہے اس
حدیث کی شواہد ہین از انجملہ مسلم کے نزدیک ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ دو گروہ ہین
میری امت مین اہل نار سے مین نے ان دونون کو نہین دیکھا انکے ہمراہ کوڑے
ہین جیسے دُمین گاؤ کی اوس سے لوگون کو مارتے ہین عورتین ہین پہنے اوڑھے
ہوئے مگر ننگے بدن اپنی طرف جھکا دینگے آپ جھکین گے سر جیسے کوہان اونٹ کے
یہہ بہشت مین نجاوینگے نہ اوسکی ہوا پاوینگے حالانکہ ہوا اوسکی اتنی اتنی دور سے
آتی ہے پہلے گروہ کا مصداق چوبدار لوگ ہین انکے ہاتھ مین گاؤ کی دم کی طرح
کوڑے رہتے ہین دوسرے گروہ کے معنی نووی نے ریاض الصالحین مین یہہ لکھے ہین

دل ویران ہونگے شراب پیجاویگی حدود معطل ہوجاوینگی کنیز اپنے مالک کو جنے گی ننگے پاؤن ننگے بدن والے ملوک ہونگے عورت شوہر کی تجارت مین شریک ہوگی مرد عورتون کی شکل بناوینگے عورتین مردکی شکل بنینگی غیر اللہ کی قسم کہاوینگے مرد بے طلب گواہی دینگے سلام جان پہچان سے ہوگا فقہ غیر اللہ کے لئے سیکھین گے دنیا کو عمل آخرت سے طلب کرینگے غنیمت کو دولت امانت کو غنیمت زکوٰۃ کو تاوان سمجہین گے متکفل قوم رذل قوم ہوگا باپ کی نافرمانی کرینگے یار کے ساتھ بھلائی کرینگے جورو کی اطاعت ہوگی فاسقون کی آواز مسجد مین بلند ہوگی گانیوالیون کو باجونکو اختیار کرینگے راہون مین شراب پئین گے ظلم کو فخر جانین گے حاکم کو بیچین گے یعنی رشوت لینگے شرطے بہت ہونگے یعنی ظالم کے مددگار قرآن کو مزامیر بنا دینگے یعنی لحن سے گانے لگینگے درندونکی کہال پہناوینگے پچہلی امت اگلی امت پر لعنت کریگی اوسوقت تم انتظار کرو سرخ آندہی کا خسف مسخ قذف وغیرہ نشانیون کا اخرجہ ابو نعیم فی حلیۃ عنہ اس روایت مین اکثر نشانیون کو جو اوپر مذکور ہین فرمایا ہے ۱۶ قولہ ظاہر ہوئیگی دب جاوینگے زبانین موافق ہونگی دل مختلف ہونگے رشتے قطع ہونگے اوسوقت اللہ اونپر لعنت کریگا بہرا اندہا کردیگا رواہ احمد وعبد بن حمید وابن ابی حاتم عن سلیمان موقوفا والحسن بن سفیان والحکیم وابن عساکر والدیلمی عنہ مرفوعا ۱۷ جب لوگ علم ظاہر کرینگے عمل ضائع کرینگے زبان سے دوست ہونگے دل سے دشمن رشتے قطع کرینگے تو اللہ اونپر لعنت کریگا اندہا بہرا اندہا کردیگا رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب العلم عن الحسن ۱۸ ابی مالک وابی عامر اشعری نے کہا آنحضرت صلعم نے فرمایا میری امت مین ایک قوم ہوگی جو حر یعنی شرمگاہ کو ریشمی کپڑے کو شراب کو باجون کو حلال کریگی رواہ حنبل و کلمہ

جیسے حبشی سب لوگون کے مگر دل اونکے جیسے دل شیطانون کے نہ صغیر پہ رحم کرین
نہ کبیر کی توقیر جہوٹ کا افشا ہوتا رہا دم دار نکلے پہر ایک ہوا چلے جسمین زرد سانپ
ہون وہ بڑے بڑے علما کو چن لیوے اسلیئے کہ اونہون نے ہنکو دیکہکر متغیر
نکیا رواہ ابن مردویہ بطولہ اس حدیث مین کثرت صفوف سے یہہ مراد ہے
کہ پہلی صف کو چہوڑکرین دو دو تین تین چار چار آدمی کی صف آگے پیچہے ہوجاوے
۸۴ علی نے کہا عمر نے پوچہا قیامت کب آویگی فرمایا جب ائمہ جور کرین قدر کی تکذیب ہو
نجوم پہ ایمان لاوین فاحشہ کو زیارت شہراوت پوچہا یہ کیا ہے فرمایا اہل فسق مین سے
دو آدمی ہون اونمین ایک طعام وشراب طیار کرے دوسرا ایک عورت کو لے آوے
لیکہ جو تو کیا جاتا ہے اسطرح پر باہم ملاقات کرین سو ایسے وقت مین ہدایت
میری ہلاک ہوجاویگی رواہ ابن ابی الدنیا والبزار ۸۵ حذیفہ بن الیمان سے
روایت ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا قرب قیامت کی بہتر نشانیاں ہین جب تم دیکہو
کہ لوگون نے نماز کو مار دیا امانت کو ضائع کیا سود کہایا جہوٹ کو حلال بنایا خونریزی
کو ہلکا سمجہا اونچے گہر بنائے دین کو دنیا سے بیچا رحم قطع کیا حکم ضعیف ہوا کذب
صدق ٹہیرا ریشم لباس ہوا ظلم غالب آیا طلاق کثرت سے ہونے لگی موت ناگہان
آنے لگی خائن امین ٹہیرا امین خائن ہوا جہوٹا سچا ٹہیرا سچا جہوٹا ہوا قذف بہت ہونے
لگا بارش کم ہوئی اولاد غصہ مین لانے لگی لئیم بہت ہوے کریم کم ہوگئے امرا فاجر
ہوے وزرا کاذب ہوے امنا خائن ہوگئے عرفا ظالم ہوے قرا فاسق ہوگئے
بکریونکا چمڑا پہننے لگے دل مردار سے زیادہ بدبودار ایلوے سے زیادہ تلخ ہونے
لگے تو اللہ انکو فتنے مین ڈالدیگا اسمین ایسے حیران ہونگے جسطرح ظالم یہودی
حیران ہوئے سونا ظاہر ہوگا چاندی طلب کرینگے نطفہ بہت ہونگے امر معروف
کم ہوگا قرآن کو مجلی کرینگے مسجدونمین نقش ونگار بناوینگے منبرونکو لنبا طیار کرینگے

اخرجه البخاری ومالک ابوداؤد والنسائی زبیر بن عدی نے انس سے حجاج
کا شکوہ کیا کہا صبر کرو نہین آتا تمپر کوئی زمانہ مگر جو زمانہ اوسکے بعد ہے وہ اوس سے
بھی بدتر ہے یہانتک کہ ملو تم اپنے رب سے اسکو مین نے تمہارے نبی صلعم سے سنا
رواہ البخاری والترمذی ثوبان نے کہا آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے مجھکو ڈر ہے
اپنی امت پر انہین ائمہ مضلین کا جب اس امت مین تلوار چلیگی تو پھر قیامت تک
بند نہوگی رواہ ابوداؤد وابن ماجه عتبہ بن مروان سے روایت ہے تمہارے
پیچھے دن صبر کے آتے ہین صبر کرنیوالا اونمین مثل تمہارے ہوگا اوسکو اجر پچاس
آدمی کا تم مین سے ملیگا رواہ الطبرانی آنحضرت صلعم نے عبد اللہ بن عمرو سے فرمایا
تو کیا کریگا جب ایسے آدمیون مین رہجاویگا جو بہوسے کے مانند ہین اونکے عہود وامانت
مختلط مختلف ہونگے اپنی انگلیون کو شبک کرکے کہا یون ہوجاوینگے انہون نے
کہا مجھکو کیا حکم فرماتے ہو فرمایا اپنے گھر مین بیٹھ رہ اپنی زبان کو روک پہچان کے
بات کر منکر بات کو چھوڑ خاص اپنی جان کا کام لازم پکڑ عام لوگون کا کام چھوڑ
رواہ ابوداؤد والنسائی یہ حدیث مثل اس آیت کے ہے علیکم انفسکم
لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم ابی موسیٰ سے بھی اسیطرح روایت ہے اوسکے
آخر مین یہ لفظ ہے ہوجاؤ تم ٹاٹ اپنے گھرونکا رواہ ابوداؤد والترمذی
وابن ماجه عمر نے کہا آنحضرت صلعم نے فرمایا قریب ہے کہ پہنچے میری امت کو آخر زمانہ مین
بلا جس سے کسیکو نجات نہو مگر اوس مرد کو جس نے پہچانا دین اللہ کا پس جہاد کیا
اپنے زبان و دل سے یہ وہ ہے جسکے لئے سوابق ہین یا جس نے دین پہچان کر
تصدیق کی اسکو ابونصر سجزی وابونعیم نے روایت کیا ہے ابی موسیٰ نے مرفوعاً
یون روایت کیا ہے کہ قیامت کے سامنے فتنے ہین جیسے ٹکڑے اندھیری رات
کے صبح کریگا اونمین مرد ایمان کے ساتھ شام کریگا اور وہ کافر ہوگا کوئی شام کریگا

حلال چیز کی طرح استعمال کرینگی ایک قوم پہاڑ کے نیچے اوتریگی شام کو اونکے چرنے
والے مویشی اونکے نزدیک آوینگے کوئی آدمی حاجت لیکر اونکے پاس آویگا کہینگے
جاؤ کل آنا راتون رات اللہ اونکو مار رکہیگا علم جاتا رہیگا کچھ لوگ بندر سور بنجاوینگے
دن قیامت تک اخرجہ البخاری **۸۹** حدیث حذیفہ کیطرح ایک حدیث علی کرم اللہ
وجہہ سے بہی جامع اکثر امور مذکورہ مروی ہے جسکو ابو الشیخ وعویس و دیلمی نے
روایت کیا ہے بعض الفاظ اس حدیث کے یہہ ہین کہ حلال کرینگے کبائر کو رشوت
کہاوینگے بنائین مضبوط بناوینگے اتباع ہوا کرینگے زنا پہیلے گا طلاق سہل ہوجاویگی
علماء کم ہو جاوینگے قاری بہت ہونگے دل بگڑ جاوینگے مینے گہٹ جاوینگے عہد ٹوٹ
جاوینگے عورتین گہوڑون پر سوار ہونگی امارت میراث ٹہیریگی جاہل منبرون پر چڑہینگے
مرد تاج پہنین گے راہین تنگ ہوجاوینگی قرآن کو تجارت ٹہراوینگے مال مین اللہ
کا حق ضائع کرینگے مال بدون کے پاس ہوگا جو اکہیلین گے طبلے باجے مزامیر
بجاوینگے محتاجونکو زکوۃ نہ دینگے بیگناہ کو قتل کرینگے غلامونکو کمینون کو عطا دینگے
بیوقوف متولی امور ہونگے فقط اشاعہ مین ہی ہے کلہا موجودۃ وہی فی
التزاید یوما فیوما وقد کادت ان تبلغ الغایۃ او قد بلغت یہہ بات تیرسنہ
ایکہزار چہتر مین کہی تہی اب ۱۳۰۱ مین رہی سہی نشانیان بہی ظاہر ہوگئین فائدہ
اس وقت مین کیا کرنا چاہیے حدیث معقل بن یسار مین آیا ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا
عبادت کرنا زمانہ قتل مین مثل ہجرت کے ہے طرف میری رواہ مسلم والترمذی و
ابن ماجہ مقداد سے مرفوعا مروی ہے سعید وہ ہے جو بچا فتنون سے اور
جو پہنس گیا پہر اوس نے صبر کیا تو اوسپر افسوس ہے اخرجہ ابوداؤد ابی سعید
کی روایت مین ہے مرفوعا قریب ہے کہ ہووے اچہا مال مسلمان کا بکری لیے پہرے
اونکو پہاڑ کی گہاٹیون مین پانی کی جگہون مین اپنا دین لیکر فتنون سے بہاگے

واجب ٹھہرتی ہے اگرچہ وہ غیر قریشی یا متغلب ہو ہان اگر صریح کفر کرے نماز نہ پڑہے تو اوس پر
خروج جائز ہے دوسری روایت مین آیا ہے میرے بعد امام ہونگے جو میری راہ پر
نہ چلین گے نہ میری سنت پر عمل کرینگے اور مین ایسے لوگ کہڑے ہونگے جنکے دل شیطانون
کے دل ہین انسانون کے بدن مین ؎

اینکہ می بینی خلاف آدم اند		نیستند آدم غلاف آدم اند

حذیفہ نے پوچھا پہر مین کیا کرون فرمایا اگر تو ایسا زمانہ پاوے تو امیر کی بات سن
اور اوسکی اطاعت کر گو وہ تیری پشت کو مارے تیرا مال چہین لے رواہ مسلم مین کہتا ہون
حذیفہ نے تو ایسا وقت نہین پایا مگر ہم غریبون کے سر پر ایسا ہی وقت آگیا ہے اللہ
تعالی استقامت نصیب کرے ہمکو اسوقت مین صبر درکار ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا
اے ابا ذر کہو تم کیا کروگے جبکہ تم ایسے لوگون مین ہوگے جیسے بہوسی اور اپنی انگلیون
مین تشبیک کی کہا کیا حکم دیتے ہو فرمایا صبر کر یہہ لفظ تین بار کہا پہر فرمایا لوگون سے موافقت
اونکے اخلاق کے رکہ اعمال مین اونکے خلاف رہ رواہ الحاکم والبیہقی فی الزہد
ابی الدرداء سے مرفوعا روایت ہے تم فتنے کے پاس نہ جاؤ جبکہ وہ گرم ہو تم اوسمین
نہ پہنسو جبکہ وہ سامنے آوے فتنے والے جب تمہاری طرف منہہ کرین تو اونکو مارو
خالد بن عرفطہ نے کہا رسول خدا نے مجہسے فرمایا ہے نزدیک ہے کہ میرے بعد احداث
ہونگے یعنی بدعات اور فتنے اور فرقت اور اختلاف سو جب یہہ امور ہون اور تجہسے
یہہ ہوسکے کہ تو نزدیک خدا کے مقتول ہو نہ قاتل تو یہہ کام کر رواہ احمد وابن ابی
شیبۃ ونعیم بن حماد والطبرانی والبغوی والباوردی وابن قانع وابو
نعیم والحاکم یعنی فتنے کے وقت مین مقتول بنے کسی کا قاتل نہ بنے اسلئے کہ ظالم
ہونے سے مظلوم رہنا اچہا ہے ابی امامہ کی روایت مین مرفوعا آیا ہے آخر زمانے
مین شرطہ ہونگے صبح کرینگے خدا کے غضب مین شام کرینگے خدا کے غصے مین تو نہ بچ اس

اور وہ سونیوالا ہے پہر جسکو کا فرا ٹہیگا بیٹہا اسمین بہتر ہے کہڑے سے چلنا بہتر ہے
دوڑنے سے تم اپنی کمانین توڑ ڈالو اپنی تانت کاٹ ڈالو اپنی تلوارونکو پتہر سے
مارو اسپر بہی اگر کسی ایکپر تم مین سے فتنہ گہس آوے تو وہ مثل بہتر بیٹے آدم
کے ہوجاوے اخرجہ ابوداؤد والترمذی یعنی جسطرح ہابیل ہاتہ سے قابیل
کے مارے گئے مار کہائی صبر کیا اسیطرح یہ بہی مقتول بنے قاتل نبنے قرآن شریف
مین ہے لئن بسطت الی یدک لتقتلنی ما انا بباسط یدی لاقتلک انی اخاف
الله رب العالمین حذیفہ نے کہا اے رسول خدا کیا اس خیرکے بعد شر آوے گا
فرمایا ہان بلانیوالے ہونگے جہنم کے دروازون پر جسنے اونکا کہا مانا اوسکو اونہونے
نے جہنم مین پہینک دیا کہا اونکا حال فرمائیے فرمایا ہمارے ہی گوشت پوست سے
ہونگے ہماری ہی زبان مین کلام کرینگے کہا پہر مجہکو کیا حکم دیتے ہو اگر مجہے وہ وقت
پالیوے فرمایا جماعت مسلمین اور اونکے امام کو پکڑ مین نے کہا اگر جماعت نہو امام
نہو تو پہر کیا کرون فرمایا ان سب فرقون سے کنارہ کش ہو اگرچہ کسی درخت کی
جڑکو تو کاٹے یہانتک کہ تجہے موت آوے تو اسی حال پہ ہو اخرجہ مسلم اسوقت
مین نہ کوئی جماعت مسلمین ہے نہ کوئی امام کنارہ کشی کا زمانہ ہے سلطنت اسلام
ایک تو روم مین ہے دوسری مراکش مین مگر امام نہین ہین اسی لیے یہ سب سلاطین
اسلام آپکو نائب امام سمجہکر ملقب بہ سلطان و ملک ہوتے ہین خلیفہ نہین کہلاتے خلیفہ
کا قریشی ہونا شرط واجب ہے علاوہ اسکے جو ایک قطر کا والی یا امام یا سلطان ہے
اور دوسری جگہہ اوسکا امر و نہی جاری نہین تو اوس دوسرے قطر والون پر
اوسکی اطاعت بہی واجب نہین ہے ہر جگہہ کی رعیت کو اپنے ہی قطر کے والی کی اطاعت
واجب ہے جب ایک والی سے کل ممالک اسلام کا بند و بست نہوسکے تو دنیا طوائف الملوک
ہوجاوے تو اوسوقت شرع شریف مین اطاعت ہر والی کی خاص اوسکے ملک مین ہے جاوے

کے لئے جبکہ حلال رزق کہاوین لوگون کو نہ ستاوین آنحضرت صلعم نے انس سے فرمایا اے بیٹے اگر تجہہ سے ہوسکے کہ تو صبح و شام کرے تیرے دلمین کسی کا کینہ نہو تو تو یہہ کام کر پہر فرمایا یہہ میری سنت ہے یعنی صاف دل رہنا جسنے میری سنت زندہ کی اوس نے مجہکو دوست رکہا جسنے مجہکو چاہا وہ بہشت مین میرے ساتہہ ہوگا رواہ الترمذی ابن عباس نے کہا رسول خدا نے فرمایا ہے جس نے تمسک کیا میری سنت سے وقت فساد امت کے اوسکو سو شہید کا ثواب ہے رواہ البیہقی ابی ہریرہ کی حدیث مین آیا ہے مرفوعاً تمسک سنت کو وقت فساد امت کے ایک شہید کا اجر ہے رواہ الطبرانی فی الاوسط یہان شہید سے وہی شہید مراد ہے جو خدا کی راہ مین لڑکر مارا گیا اس زمانے مین اوس شہادت کا موقع ملنا تو معلوم اگر یہی ہوتے ملے تو غنیمت بارہ ہے افسوس ہے کہ اکثر مسلمان نام کے مومن اس فضیلت عظمیٰ سے بہی محروم ہین جنہین نہ ہتر لگے نہ پہٹکری فقط ایک سنت پر عمل کرنے سے ایسا بڑا رتبہ ملتا ہے مگر نفس و شیطان دشمن انسان مین وہ کب چاہتے ہین کہ یہہ دولت کسی کو حاصل ہو ؎

سیہ بختان قسمت را چہ سود از رہبر کامل		کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را

ابو ہریرہ نے کہا رسول خدا صلعم فرماتے ہین تم لوگ ایسے زمانہ مین ہو کہ جو کوئی تم مین سے دسوان حصہ اوس چیز کا چہوڑ دے جسکا اوسکو حکم ہے تو وہ ہلاک ہوجائیگا پہر ایک ایسا زمانہ آویگا کہ جو کوئی اونمین سے دسوین حصے پر اوس چیز کے عمل کریگا جسکا اوسکو حکم ہے تو وہ نجات پاویگا رواہ الترمذی دیکہو تو خدا و رسول نے کتنی آسانی کردی ہم قسم کہا کر کہتے ہین کہ یہہ وہی زمانہ ہے جسکی خبر ہمکو اس حدیث مین دی ہے نو حصے وزن ہم سے اوتار دیا ہے ایکہی حصہ کام کا رکہا ہے اسپر بہی اگر کسیکو توفیق عمل بہ سنت پیروی حدیث اتباع قرآن نہو تو سمجہہ لو کہ وہ بالکل تباہ

بات سے کہ تو اونکے بطائن یعنی ہمرازون مین ہو مرآد شرطات سے یہی چوبدار چپراسی سپاہی
نوکر چاکر اہلکار مددگار ظلمہ ہین ابن مسعود رہ جمعرات کی صبح کو اپنے یارون سے کہتے
تہے لوگون پر ایسا زمانہ جلد آنیوالا ہے جسمین نماز مرجاویگی اونچے پورے گہر بنائے
جاوینگے حلف بہت ہوگا ایک دوسرے پر لعنت کرینگے رشوت پہیلے گی زنا ہوگا آخرت
عوض دنیا کے بکے گی جب تم یہہ حال دیکہو تو پہر نجات مانگو کہا نجات کسطرح ہوگی کہا
گہر کے ایک ٹاٹ بنجاؤ زبان اور ہاتہہ کو روکو اخرجہ ابن ابی الدنیا ابن مسعود کہتے ہین
آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کوئی نبی نہین جسکو خدا نے اوسکی امت مین مجہہ سے پہلے
بہیجا ہو لکن اوسکے لئے اوسکی امت مین سے کچہہ حواری یعنی خالص دوست یار
جانی تہے جو اوسکی سنت کو پکڑے رہتے اوسکی اقتدا کرتے پہر اونکے بعد پچہلے آئے
یہہ جو کچہہ کہتے ہین سو نہین کرتے وہ کام کرتے ہین جنکا حکم انکو نہین ہے جو کوئی
انسے جہاد کرے اپنے ہاتہہ سے وہ مومن ہے جو لڑے اپنے دل سے وہ مومن ہے
جو مجاہدہ کرے اپنی زبان سے وہ مومن ہے اسکے بعد پہر ایمان مین سے رائی کے
دانے کی برابر بہی کچہہ نہین رواہ مسلم ہاتہہ سے جہاد کرنا کام ائمہ کا ہے زبان سے لڑنا
کام علماء کا ہے دل سے بیزار ہونا کام عوام اہل اسلام کا ہے سو اب ائمہ تو رہے نہین
رہے عالم اونمین جو اتباع قرآن اقتدار حدیث کے لئے زبان سے جہاد کرتے ہین خواہ
وعظ کرین یا تالیف وہ اس حدیث کے مصداق ہین جو چپ رہے ہین وہ گونگے
شیطان ہین عوام متبعین کے لئے یہی کافی ہے کہ دل سے ناراض ہون لاٹہی پونگے
کی کچہہ ضرورت نہین ہے حدیث ابی سعید مین مرفوعاً آیا ہے جسنے حلال کہایا سنت
پر عمل کیا لوگ اوسکی شر سے بچے رہے وہ بہشت مین جاویگا ایک آدمی نے کہا اے
رسول خدا ایسے لوگ تو آجکل بہت ہین فرمایا جو قرن اسکے بعد آوینگے اونمین بہی
ایسے لوگ ہونگے رواہ الترمذی اس حدیث مین بشارت ہے جنت کی عاملین بالحدیث

دین کی تائید کریگا عدل ظاہر فرماویگا مسلمان اوسکے تابع ہوجاوینگے اوسکو ممالک
اسلامیہ پر غلبہ حاصل ہوگا اوسکو مہدی کہین گے عیسیٰ اوسی کے سامنے اوترینگے
دجال وغیرہ آیات کا ظہور اوسی کے زمانے مین ہوگا شوکانی نے فرمایا جو مہدی
کے مقدمے مین پچاس حدیثین ہمکو ملین جنمین صحیح حسن ضعیف منجبر سب طرحکی
ہین یہہ حدیثین بیشک وشبہہ متواتر ہین بلکہ صدق وصف تواتر کا اون حدیثونپر
جو ان حدیثون سے کم درجہ ہین جملہ اصطلاحات اصول مین آتا ہے رہے آثار
صحابہ جنمین تصریح مہدی کی آئی ہے سو وہ بھی بہت ہین اونکو بھی حکم رفع کا ہے
اسلیے کہ اجتہاد کو ایسے امور مین کچھہ دخل نہین ہے انتہیٰ سید محمد بن اسمٰعیل امیر نے
احادیث مہدی کو جمع کرکے کہا ہے کہ یہہ آل محمد صلعم سے ہونگے آخر زمانے مین نکلین
گے مگر تعیین زمانے کی نہین آئی ہے ہان دجال کے خروج سے پہلے ظاہر ہونگے
انتہیٰ **پہلا مقام** اکثر روایتون مین انکا نام محمد آیا ہے بعض مین احمد آیا
ہے محمد و احمد ایک ہی بات ہے انکے باپ کا نام عبداللہ ہوگا حدیث ابن مسعود مین ہے
آنحضرت صلعم نے فرمایا لا تذهب الدنيا ولا تنقضي حتى يملك رجل من
اهل بيتي يواطي اسمه اسمي اخرجه احمد وابو داؤد والترمذي ووے
روایت یون ہے يلي رجل من اهل بيتي يواطي اسمه اسمي لو لم يبق من الدنيا
الا يوم لطول الله ذلك اليوم حتى يلي روایت ابو داؤد مین یون آیا ہے
حتى يبعث الله فيه رجلا من امتي او من اهل بيتي يواطي اسمه اسمي واسم
ابيه اسم ابي یعنی دنیا ختم نہوگی یہانتک کہ ایک مرد میرے گھروالونمین سے مالک
ہو اوسکا نام موافق میرے نام کے ہوگا دنیا سے اگر کچھہ بھی باقی نرہے مگر ایک
دن تو خدا اوس دن کو اتنا لنبا کردیگا کہ یہہ شخص اوسکا مالک ہوجاوے
باپ کا نام وہی میرے باپ کا نام ہوگا ابو داؤد نے اس روایت پر سکوت کیا

وبرباد ہوا اوسکی نجات کی کوئی صورت بہی نہین ہے ؛

فصل بیانمین اون اشراط عظام اور امارات قریبہ کے جنکے پیچہے ہی قیامت قائم ہوگی

یہہ نشانیان بہی بہت ہین ایک انمین سے ظاہر ہونا مہدی علیہ السلام کا ہے یہہ پہلی نشانی ہے بڑی نشانیون قیامت مین آنکے حق مین جو حدیثین آئی ہین باوجود اختلاف روایات بہت ہین محمد بن حسن اسنوی نے کتاب مناقب شافعی مین لکہاہے قد تواترت الاخبار عن رسول اللہ صلعم بذکر المہدی وانہ من اہل بیتہ انتہی الصحیح قاضی محمد بن علی شوکانی نے احادیث ظہور مہدی نزول عیسی علیہما السلام خروج دجال کو کتاب التوضیح مین متواتر لکہا ہے جمہور بہی اسی طرف گئے ہین فقط ایک ابن خلدون نے احادیث مذکورہ مین کلام کیا ہے انکے ظہور کا ضعف ثابت کیا ہے اولیاء کی مکشوفات پر بہی انکے حق مین جرح کی ہے سو جواب کلام وتضعیف مذکور کا رسالہ اذاعہ مین مفصل قلمبند ہو چکا ہے اشاعہ مین ہے ستاتی الاشارۃ الیہا اجمالا ولو تعرضنا لتفصیلہا لطال الکتاب وخرج عن موضوعہ ولکن نقتصر علی حاصل الجمع بین الروایات من غیر تعرض لمخرجہا ومخرجہا انتہی پہر چند مقام اس کلام کے لیئے نکے ہین مین کہتا ہون کہ احادیث مہدی اگرچہ صحیحین[له] مین نہین ہین مگر ترمذی ابو داؤد ابن ماجہ حاکم طبرانی ابی یعلی موصلی وغیرہ کے نزدیک ہین بعد بخاری ومسلم کے یہی کتابین اسلام مین معتبر ہین خصوصا جبکہ کوئی حدیث کسی باب مین نزدیک شیخین کے نہو تو پہر یہی احادیث کتب سنن وغیرہ حجت مستقل ہین سو یہہ احادیث مہدی کی ایسی ہین کہ بعض تقویت بعض کی کرتی ہین آنکے لیئے شواہد ومتابعات بہی علحدہ ہین ان حدیثون مین بعض حدیثین صحیح بعض حسن بعض ضعیف ہین کافۂ اہل اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آخر زمانے مین ضرور ایک شخص اہلبیت نبوت سے ظاہر ہوگا جو

[له] [illegible]

بن حماد عن علی رضی اللہ عنہ قرطبی نے تذکرہ مین ذکر کیا ہے کہ مولد انکا بلاد
مغرب مین ہوگا وہان سے یہان آوینگے دریا اوترکر انتے **پانچوان مقام**
بیعت ان سے مکے مین شب عاشورا درمیان رکن و مقام کے ہوگی **چوتھا مقام**
مہاجر انکا بیت المقدس ہوگا بعد انکی ہجرت کے مدینہ ویران ہوجاویگا وحوش
آرہین گے حدیث مین آیا ہے آبادی بیت المقدس کی ویرانی ہے مدینے کی
ساتوان مقام حلیہ انکا یہ ہے گندم رنگ گوشت کم میانہ قد کشادہ
پیشانی اونچی ناک پتلا بانسا کمان ابرو دونون بھون مین فرق بڑے آنکھ
سیاہ چشم سرگین دیدہ چمکدار دانت جدا جدا داہنے گال مین کالا تل موتی
ایسا روشن جیسے چمکتا تارہ گھنی ڈاڑہی ہتیلی مین علامت نبی صلعم کی نشانی
رنگ عربی بدن اسرائیلی زبان مین بوجہ لعنی لکنت جب بات کرنے مین دیر
ہوگی تو بائین ران پر سیدہا ہاتھ مارینگے **آٹھوان مقام** عمر انکی چالیس
برس کی ہوگی ایک روایت مین ہے تیس چالیس کے بیچ مین ہوگی تشرع کرینگے
اللہ کے لئے جسطرح پرندہ اپنے بازو جہکاتا ہے ایک سفید عبا قطرانی پہنے ہوئے
جسکی جہالر چہوٹی ہوگی خلق مین جیسے نبی صلعم خلق مین الگ یعنی سیرت مین مثل پیغمبر
صلعم کی صورت مین علحدہ **نوان مقام** برتاؤ انکا یہ ہوگا کہ عمل کرینگے سنت
رسول خدا صلعم پر نہ کسی سوتے کو جگا وینگے نہ کسی کا خون بہاوینگے سنت یعنی عمل
بالحدیث پر مقاتلہ کرینگے کسی سنت کو بے قائم کئے نہ چہوڑینگے نہ کسی بدعت کو بغیر اوسکو
اوٹھا وینگے آخر زمانہ مین دین کے ساتھ اوسیطرح پر قایم ہونگے جسطرح نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اول زمانہ مین قائم ہوئے تھے ساری دنیا کے مالک ہوجاوینگے
جسطرح ذوالقرنین و سلیمان علیہ السلام مالک ہوئے تھے صلیب کو توڑینگے سور
کو قتل کرینگے مسلمانون کیطرف اونکی الفت و نعمت پہیر دینگے زمین کو عدل و انصاف

جسپر وہ سکوت کرتے ہین وہ حدیث لایق حجت ہوتی ہے ترمذی نے اسکو حسن صحیح
کہاہے شیعہ نے ان حدیثون کو تحریف کرکے یہ کہاہے کہ نام مہدی کا محمد بن حسن
عسکری ہے اسکا رد اشاعہ مین لکہاہے عبد الوہاب شعرانی نے کتاب یواقیت
وجواہر مین اس قول کو طرف صاحب فتوحات کے بہی منسوب کیاہے مگر فتوحات
مین موجود نہین غالبا کسی شیعہ نے کسی نسخہ یواقیت مین ٹہونس دیا ہوگا اسلیے
کہ یہہ کتاب حیات شعرانی مین صاف نہین ہوئی تہی اسیطرح انکے طبقات کبری
مین یہہ مضمون بڑہا دیاہے کہ عقب فقط امام حسین سے ہے نہ انکے بہائی حسن سے
بنی طبا طبا اولاد حسن ملک مصر سے نکالی گئی پہر شعرانی اسطرح اسبات کا مصری ہوکر
انکار کرسکتے ہین معلوم ہوا کہ کسی رافضی کا شعبدہ ہے انتہے **دوسرا مقام**
مہدی کا لقب جابر ہے کنیت ابو عبد اللہ قاضی عیاض نے کہا کنیت ابو القاسم ہے
مگر سند اسکی ذکر نہین کی **تیسرا مقام** نسب انکا یہہ ہے کہ اہل بیت نبوت سے
ہونگے روایات کثیرہ صحیحہ مشہورہ مین یہہ ہے کہ اولاد فاطمہ علیہا السلام سے
ہین بعض مین آیاہے اولاد عباس سے مین کہتا ہون عباسیہ مین ایک خلیفہ
مہدی نام گذر چکے لکن اونمین علامات مہدی موعود موجود نہ تہی اونکے زمانہ مین
سیاہ نشان بہی طرف سے خراسان کے آئے تہے جسطرح مہدی کیلئے آوینگے ان سے
پہلے منصور خلیفہ بہی ہوا جسطرح مہدی موعود سے پہلے ایک منصور نام ہوگا اس سے
معلوم ہوا کہ یہی ٹہیک ہے کہ وہ بنی فاطمہ ہین نہ عباسی بعض روایات مین اولاد
حسن آیاہے بعض مین اولاد حسین ہوسکتاہے کہ دونون سے نسب ملتا ہو طرف
سے امہات کے اسیطرح کوئی رشتہ عباس سے بہی پہونچتا ہو حدیث ام سلمہ مین
ہے المهدی من عترتی من ولد فاطمة رواہ ابو داود وابن ماجة والحاكم
اسکی سند مین ذرا سا ضعف ہے **چوتہا مقام** مولد انکا مدینہ ہے رواہ نعیم

۱؎ شعرانی خود بہی بعض تصانیف مین ایسے غالی ہین [illegible] ہین [illegible] سے روایت [illegible]

کے موںہہ کو پیٹہون کو مارینگے مقدمۂ لشکر پر جبریل ہونگے ساقۂ لشکر پر میکائیل بکری بہیڑیا
ایک جگہ چریگا اولکے بچے سانپون سے بچہوؤن سے کہیلین گے کوئی شے ان کو
نقصان نہ پہونچائیگی سیر بہر تخم سے سات سو سیر تک غلہ پیدا ہوگا سودخواری بدکاری
زناکاری شراب خواری دور ہوجاویگی عمرین بڑی ہونگی امانتین ادا کیجاوینگی
بدکار لوگ مٹ جاوینگے اہلبیت کا کوئی دشمن باقی نرہیگا ساری خلق انکو محبوب
رکہیگی انکے سبب سے اللہ تعالے آندہی فتنے کو دور کریگا زمین کو امن حاصل
ہوگا یہانتک کہ ایک عورت پانچ عورتین لیکر حج کو جاویگی کوئی مرد اوسکے ساتھ نہوگا
وہ سوا خدا کے کسی سے نہ ڈریگی آثار انبیا رمین لکہا ہے کہ مہدی کے حکم مین نہ کوئی
ظلم ہوگا نہ کوئی عیب ابن حجر مکی نے مختصر فی علامات المہدی المنتظر مین لکہا ہے کہ
قتل کرنا عیسے علیہ السلام کا خنزیر کو توڑنا صلیب کو کچہ منافی اسکے نہین ہے اسلیے
کہ ہو سکتا ہے کہ یہ دونون صاحب ملکر اس کام کو کرین صاحب اشاعہ نے کہا
محتمل ہے کہ زمانہ ایک ہی ہو اسلیے نسبت ان کامون کی دونون کیطرف ہو سکتی ہے

فصل بیان مین اون نشانیون کے جنسے مہدی علیہ السلام پہچانے جاوینگے

یہ علامتین بہی جو دلیل ہین اونکے قرب ظہور پر بہت ہین ١ اونکے ساتہ کرتا تلوار
نشان رسول خدا صلعم کا ہوگا یہ نشان ایک کلی جہالردار سیاہ رنگ نقش دار
کا ہوگا جب سے رسول خدا صلعم کا انتقال ہوا ہے تب سے ابتک یہ نشان کبہی
نکالا نہین گیا اور نہ نکالا جاویگا یہانتک کہ مہدی نکلین اس نشان پر یہ لکہا ہوگا
البیعۃ للہ ٢ انکے سر پر ایک بادل سایہ کریگا اوسمین سے ایک پکارنیوالا پکاریگا
ھذا المهدی خلیفۃ اللہ فاتبعوہ ایک ہاتہ بہی اوسمین سے نکلیگا وہ مہدی کی
طرف اشارہ کریگا کہ ان سے بیعت کرو ٣ یہ ایک سوکہی شاخ خشک زمین مین بنا

سے بہر دینگے جسطرح ظلم وستم سے بہر گئی ہوگی آل لپ بہر بہر کر دینگے مال کی گنتی
نکرینگے بلکہ سبکو تقسیم مال کی اچہی طرح برابر برابر کرینگے رہنے والے آسمان
وزمین کے پرندی ہوا کے وحشی جنگل کے مچھلیان دریا کی ان سے خوش ہونگے
اس امت کے دلون کو تونگری سے بہر دینگے یہانتک کہ ایک منادی کو حکم دینگے
کہ پکار دے جسکو حاجت مال کی ہو وہ آوے لیوے کوئی نہ آویگا مگر ایک آدمی
اوسکو کہین گے جا پاس خزانچی کے کہ مہدی نے تجھکو حکم دیا ہے کہ تو مجھکو مال
دے وہ کہیگا دل بہر کر لیلے جب اپنی جہولی بہر لیگا پشیمان ہوکر کہیگا بڑا حریص
امت محمد صلعم کا مین ہی ہون جو آون سے بنا وہ جسے نہ بنا مال کو پھیرنے
لگے گا کوئی نہ لیگا بلکہ اوس سے یہہ کہا جاویگا ہم کوئی چیز دیکر نہین لیتے انکے
زمانے مین ساری امت کیا اچہی کیا بُری ایسا چین پاویگی جو کبہی نہ سنا نہ دیکہا
آسمان سے پانی لگاتار برسے گا ایک قطرہ بہی باقی نرکہیگا زمین سب پیداوار
دیگی کچہہ بہی ذخیرہ باقی نرکہے گی انکے ہاتہہ پر لڑائیان ہونگی یہہ خزانے نکالینگے
شہر کے شہر فتح کرینگے مشرق سے مغرب تک لے لینگے ہندوستان کے بادشاہونکو
گردن مین طوق ڈالکر انکے سامنے لاوینگے اونکے خزائن بیت المقدس کا زیور
ہوگا مین کہتا ہون ہند مین ابتو کوئی بادشاہ بہی نہین ہے یہی چند رئیس ہنود
یا مسلمان ہین سو کچہہ حاکم مستقل نہین بلکہ برائے نام ہین بڑے بادشاہ اس
ولایت کے یورپین ہین غالبًا اوسوقت تک بہی یہی حاکم یہانکے رہین گے انہین
کو اونکے روبرو لیجاوینگے یا اوسوقت تک کسی اور قوم کی حکومت اس جگہہ قایم
ہوجاوے اللہ ہی کو خبر ہے بہرحال لوگ مہدی کیطرف اسطرح آوینگے جسطرح
شہد کی کہیان اپنے یعسوب یعنی سردار کیطرف آتی ہین سب لوگ انگلی چال پر
ہوجاوینگے اللہ تعالے تین ہزار فرشتون سے اونکی مدد کریگا وہ انکے مخالفون

کی چاند گہن پندرہوین رات سورج گہن ہوگا اسطرح کا گہن جب سے خدا نے
آسمان زمین کو بنایا ہے کبہی آجتک نہین ہوا ۳ ایک رمضان مین دو بار چاند
گہن ہوگا یہہ کچہہ مخالف اول کے نہین ہے ۴ قرن ذی السنین نکلیگا ۵
ایک تارا نکلے گا جسکی دم چمکتی ہوگی ۶ مشرق کیطرف سے ایک بڑی آگ ظاہر
ہوگی تین رات یا سات رات رہیگی جاوہ کی آگ بہی گویا اسی کا نمونہ ہے جو اس
سنہ ۱۳۰۰ مین ظاہر ہوئی ہے ۷ آسمان مین اندہیرا ظاہر ہوگا ۸ آسمان پر سرخی ہوگی
آسمان کے کنارون مین پہیل جاویگی یہہ سرخی شفق کیسی نہوگی فی الحال جو سرخی
صبح شام چہہ ماہ سے اب تک ہوتی ہے افق مین منتشر ہے کیا تعجب ہے کہ یہی نشانی
ہو واللہ اعلم ۹ ایک عام ندا ہوگی جو ساری زمین والونکو پہونچیگی ہر زبان والا
اپنی اپنی زبان مین اوسکو سنے گا ۱۰ شام مین ایک گاؤن حرستا نام زمین مین دہس
جاویگا ۱۱ آسمان سے ایک منادی بنام مہدی ندا کریگا مشرق مغرب والے
اوسکو سنینگے کوئی سوتا ہوگا مگر جاگ اوٹہیگا کوئی کہڑا ہوگا مگر بیٹہہ جاویگا
کوئی بیٹہا ہوگا مگر دونون پاؤن پر کہڑا ہو جاویگا یہہ ندا اوس ندا کے سوا ہے
جو بعد ظہور مہدی کے ہوگی ۱۲ شوال مین عصابہ ذیقعدہ مین معمعہ ذی الحجہ مین
محاربہ ہوگا حاجی اوٹے مارے جاوینگے خون جمرہ عقبہ پر بہے گا عصابہ سے
مراد یہہ ہے کہ ابر ظاہر ہوگا معمعہ کہتے ہین آگ لگنے کی آواز کو لوگ کے دن جو
نہایت گرم ہو مراد اس سے فتنے ہین اشاعہ مین کہا ہے تا بیہ و عار سرخی سیاہی
تو ہوچکی انتہے مین کہتا ہون اگرچہ ہوچکی مگر اب پہر ہوتی ہے گویا یہی کثرت دلیل
ہے قرب ظہور پر ۱۳ اختلاف ہوگا زلزلے آوینگے ۱۴ آسمان سے ندا ہوگی
الا ان الحق فی ال محمد زمین سے ندا ہوگی الا ان الحق فی ال عیسی او ال عباس
پہلی ندا فرشتے کی ہوگی یہہ دوسری ندا شیطان کی ہے ۱۵ اوہ فتنے مین جو

لگا دینگے وہ ہری ہوجاویگی اوسمین برگ وبار آویگا ۴ انسے نشانی مانگین گے
یہ ہاتھ سے اشارہ کرینگے چڑیا ہوا سے اوترکر انکے ہاتھ پر آپڑیگی ۵ ایک لشکر جو
انکے قصد مین نکلے گا وہ مکہ مدینہ کیبیچ بیدا مین خسف ہوجاویگا یعنی سارا لشکر
اندر زمین کے دہس جاوینگے ۶ آسمان سے ایک پکارنے والا پکاریگا ایھا الناس
ان اللّٰہ قد قطع عنکم الجبارین والمنافقین واشیاعھم وولاکم خیر امۃ محمد
صلعم فالحقوہ بمکۃ فانہ المھدی واسمہ احمد بن عبد اللّٰہ یعنی اللہ نے
تم سے ظالمون منافقون کو اور اونکے گروہون کو دور کیا بہترین امت محمد
صلعم کو تمہارا والی بنایا تم مکے جاکر اوس سے ملوکہ وہ مہدی ہے اوسکا نام احمد بن
عبد اللہ ہے ۷ زمین اپنے کلیجے کے ٹکڑے ستونون کی برابر سونا باہر نکالیگی
۸ دل لوگونکے تونگر ہوجاوینگے زمین کی برکتین بڑہ جاوینگی ۹ جو خزانہ کعبے کے
نیچے مدفون ہے اوسکو نکالکر خدا کی راہ مین بانٹ دینگے اسکو ابو نعیم نے علی سے
روایت کیا ہے ۱۰ یہ تابوت سکینہ کو غار انطاکیہ یا بحیرۂ طبریہ سے باہر نکالین گے
وہ بیت المقدس مین انکے سامنے لاکر رکھا جاویگا یہود اوسکو دیکھکر ایمان لاوینگے
مگر تھوڑے اونمین سے بے ایمان رہینگے ۱۱ دریا انکے لیے اوسیطرح پھٹ جاویگا
جسطرح بنی اسرائیل کے لیے پھٹ گیا تھا ۱۲ خراسان کیطرف سے کالی نشانی آویگی
نشان والے اپنی بیعت ظاہر کرینگے ۱۳ یہ اور عیسی علیہ السلام یکجا مجتمع ہونگے
حضرت مسیح انکے پیچھے نماز پڑہینگے یہ ذکر ہوچکا کہ انکی ہتیلی مین علامت نبوی
زبان مین ثقل ہوگا

فصل بیان مین اون علامتون کے جو قرب ظہور کی دلیل ہین

۱ دریاے فرات کہل جاویگا اوسمین سے ایک پہاڑ سونے کا ظاہر ہوگا ۲ پہلی رات رمضان

صاحب دمشق لڑنے کو باہر نکلے گا نشان دیکھتے ہی بہاگ اوٹھیگا سفیانی تین سو
ساٹھہ سوار لیکر دمشق مین داخل ہوگا ایک مہینا نہ گذریگا کہ تیس ہزار نفر قبیلۂ کلب سے
اوسکے پاس جمع ہوجاوینگے یہہ کلب اسکے ماموؤن مین ہین اسکے خروج کی علامت یہہ ہے
کہ ایک گاؤن دمشق کا حرستا نام زمین مین دہس جاویگا غربی کونا مسجد کا گر جاویگا
پہر ابقع اصہب نکلے گا سفیانی کا خروج شام سے ہے ابقع کا مصر سے اصہب کا جزیرۂ
عرب سے ہوگا نہ جزیرۂ ابن عمر سے اسلئے کہ یہہ جزیرہ داخل جزیرۂ عرب ہے اعرج
کندی مغرب سے خروج کریگا سال بہر تک لڑائی رہیگی سفیانی ابقع اصہب پر غالب
آویگا صاحب مغرب چل پہر کر مردونکو قتل عورتونکو قید کریگا پہر جزیرہ مین آکر سفیانی سے لڑے گا
سفیانی قیس پر غالب آویگا قیس مغربی کا سپہ سالار ہوگا سارا مال انکا سفیانی کے ہاتہ لگیگا تینون نشانونپر
غالب ہو جاویگا **فائدہ** ابقع اصہب اعرج منصور عارضہ ہندی وصفات والقاب ہین نام نہین ہین
پہر ترک و روم سے بمقام قرقیسا ایک لڑائی ہوگی یہہ اونپر غالب آویگا زمین مین فساد کریگا عورتونکے پیٹ پہاڑ
ڈالیگا بچونکو قتل کریگا کچہہ قریشی لوگ قسطنطنیہ کیطرف بہاگ جاوینگے یہہ عظیم روم کو کہلا بہیجے گا
کہ اونکو پکڑ کر بہیجدو وہ بہیجدیگا یہہ اونکو دروازہ دمشق پہ گردن ماریگا پیچہے
سے کچہہ لوگ پہوٹ جاوینگے یہہ پہر کر ایک گروہ کو انمین سے قتل کریگا باقی بہاگ کر
زمین خراسان مین چلے آوینگے انکی تلاش مین گروہ سفیانی کا مانند سیل دریا
کے روانہ ہوگا جہان گذر کریگا اوس جگہہ کو ہلاک کردیگا ملعون کوڈ یا دیگا یہان تک
کہ زوراء یعنی بغداد مین پہونچیگا ایک لاکہہ آدمی کو یہان قتل کریگا پہر کوفے کو آویگا
یہان بہی ستر ہزار کو تہ تیغ کریگا عورتون کو قید بچونکو اسیر کرلیگا اسکا لشکر سارے
شہرونمین پہیل جاویگا جانب مشرق تک زمین خراسان سے پہونچیگا خراسان والے
ہرطرف بہاگتے پہرینگے ایک لشکر اسکا مدینۂ منورہ کیطرف روانہ ہوگا سادات میں سے
جسکو پاویگا قتل کریگا بہت سے مرد و عورت بنی ہاشم مارے جاوینگے ایک جماعت کو

ظہور مہدی سے پہلے ہونگے ہم اون کا ذکر کرتے ہین

فصل بیان مین اون فتن کی جو پہلی نکلنی مہدی علیہ السلام سی ہونگی

ہم انکو ایک ہی سیاق مین بیان کرتے ہین تا کہ عوام کی فہم سے نزدیک ہو جاوین اسلئے
کہ یہ رسالہ انہین کے لئے لکہا گیا ہے ١ فتنہ یہہ ہے کہ فرات ایک سونے کا پہاڑ ظاہر
کریگا لوگ یہ خبر سنکر وہان پہونچین گے تین گروہ جمع ہونگے یہ سب شاہزادے ہونگے
وہان قتال ہوگا لکن کسی ایک کے ہاتھ نہ لگیگا جسکے پاس ہوگا وہ کہیگا واللہ اگر
مین ان لوگون کو چھوڑ دون کہ اس پہاڑ سے سونا لیوین تو یہ سارا سونا لیجاوینگے
پہر اوسپہ لڑائی ہوگی ہر سیکڑے مین سے ننانوے مارے جاوینگے ایک روایت
مین یون ہے کہ نو حصے دہائی مین سے قتل ہونگے دوسری روایت مین ہے
ہر نو مین سے سات مقتول ہونگے ہر آدمی کہیگا شاید مین ہی بچ جاؤن صحیحین وغیرہا
مین آیا ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا جو کوئی وہان حاضر ہو کچہ اوسمین سے نلے ٢
فتنہ نکلنا سفیانی کا ہے علی مرتضے نے کہا یہہ اولاد خالد بن یزید بن ابی سفیان مین
سے ہوگا یہہ یزید یہ بہائی تہے معاویہ بن ابوسفیان صحابی کے اپنے باپ بہائی کے
ساتہ یہ بہی دن فتح مکہ کے اسلام لائے تہے خلافت ابی بکر مین مر گئے سفیانی مذکور
انکی اولاد مین ہوگا بڑا سر چیچک رو آنکہ مین سفید نکتہ یہہ دمشق کیطرف سے نکلیگا اولی
وقت سے خواب مین اوسکو کہا جاویگا اوٹھ نکل وہ نکلیگا کسیکو نہ پاویگا پہر دوبارہ
ہی اوسکو کہا جاویگا پہر بارہاں تیسری بار مین گہر کے دروازہ پر سات نفر یا نو نفر
کو پاویگا اونکے ساتھ ایک نشان ہوگا وہ کہین گے ہم تمہارے ساتھ مین اوس
ملک کو جو کوئی دیکہے گا بہاگ جاویگا فرادی کے لوگ اسکے ہمراہ ہو جاوینگے سفیانی
کے ہاتھ مین تین چہڑیان ہونگی جسکو اوس سے ماریگا وہ مرجاویگا لوگ یہ خبر سنکے

یہہ سات برس رہین گے بعض رُوات نے کہا نو برس رہین گے پہر وفات ہوگی
مسلمان انپر نماز جنازہ پڑہین گے گردن ڈالنے سے یہہ مراد ہے کہ اسلام کامل
قائم ہوجاویگا قرار کامل پکڑیگا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بہاگنا مہدی کا
مدینے سے مکے کو ہوگا اس بہاگنے سے پہلے سفیانی طرف دمشق کے نکل چکا ہوگا انکی
خبر سنکر انپر لشکر بہیجیگا وہ لشکر بیدا مین ناپیدا ہوجاویگا **فائدہ** حسین بن علی
علیہما السلام نے کہا ہے مہدی کے لئے دو غیبت ہین ایک لنبی یہانتک کہ
بعض لوگ کہنے لگین گے کہ مہدی مرگئے بعض کہین گے کہ کہین چلے گئے کسیکو
جگہہ اونکی معلوم نہوگی نہ کسی ولی کو نہ اور کسی کو مگر اونکے موالی کو جو والی امر ہے
خدا جانے یہہ غیبت وہی نہو جو ابہی گزر چکا کہ پہاڑ طائف مین جا چہپین گے
پہر لوگ اونکے پاس جمع ہونگے سے والون کو شکست ہوگی پہر کے پہاڑ وں تک
مخفی ہوجاوینگے کسی کو انپر اطلاع نہوگی محمد بن علی باقر نے کہا مہدی کسی ایک شعب
مین ان شعاب سے غائب ہوجاوینگے پہر اوس ذی طوی سے ہاتہہ سے بتایا یہہ
قول موافق قول حسین علیہ السلام کے ہے اسلئے کہ یہی چہپنا بعد ظاہر ہونے کے
سبب گمان موت کا ہے شیعہ کا یہہ خیال کہ محمد بن حسن عسکری غائب ہوکر بعض
خواص شیعہ پر ظاہر ہوئے پہر غائب ہوگئے بعض خواص کو نظر آتے ہین مردود ہے
اسلئے کہ بعض خواص پر ظاہر ہونے کو ظہور نہین کہتے ہین انکی غیبت ذی طوی
کیطرف ہوگی شیعہ سرداب سامرا امن بتاتے ہین **فائدہ** جس سال مہدی نکلین
گے اوس سال لوگ بے دن امیر کے حج کرینگے سب لوگ طواف کرکے منیٰ مین ہونگے
کہ لوگون مین مثل کلب کے شورش ہوگی بعض بعض پر حملہ کرینگے آپسین لڑ مرینگے
حاجی لٹ جاوینگے خون جمرۂ عقبہ پر بہی ہوگا سات آدمی عالم متفرق جگہون سے بیوقت
آوینگے ہر عالم سے کچہہ اوپر تین سو شخص نے بیعت کی ہوگی یہہ سب مکے مین جمع ہونگے

پکڑ کر کرنے لے آویگا باقی رہے سے جنگل پہاڑ یونہین جا چھپین گے اوسوقت مہدی
وہین بہاگین گے ایک روایت مین یون ہے کہ منصور مکے کیطرف جاویگا سات
آدمی ہمراہ ہونگے وہان جاکر چھپ رہیگا حاکم مدینہ حاکم مکہ کو لکھے گا کہ جب تمہارے
پاس فلان فلان آوین تو تم اونکو قتل کرنا انکے نام لکھ بھیجیگا یہہ بات صاحب
مکہ پر گران گزرے گی انہین بنی مروان ہی ہونگے وہ رات کو آکر امان چاہینگے
صاحب مکہ کہیگا تم امن سے چلے جاؤ وہ وہان سے چلے جاوینگے پھر کسیکو طرف
دو آدمی کے انہین سے بھیجیگا ایک قتل کیا جاویگا دوسرا اوسکو دیکھتا ہوگا
نفس زکیہ کو رکن ومقام کے بیچ مین قتل کرینگے اوسوقت خدا کو آسمان والونکو
غصہ آویگا وہ دوسرا اپنے ہمراہیون کے پاس آکر خبر دیگا وہ مکے سے نکل کر
ایک طائف کے پہاڑ پر جا ٹھہرینگے وہان سے لوگون کو بلاوینگے لوگ آوین گے
مکے والے ان سے لڑینگے لکن ہار جاوینگے یہہ مکہ مین داخل ہوکر امیر مکہ کو قتل
کرینگے مہدی کے نکلنے تک یہین مکے مین رہین گے **فائدہ** حدیث ام سلمہ مین
نزدیک ابوداؤد کے مرفوعاً یون آیا ہے کہ وقت وفات خلیفہ کے اختلاف ہوگا
ایک آدمی مدینے سے مکے کیطرف بھاگ کر جاویگا مکہ والے اوسکو نکالکر زبردستی
اوس سے بیعت کرینگے درمیان رکن ومقام کے ایک لشکر شام سے اوس پر
چڑہائی کریگا وہ بیدا مین درمیان مکہ ومدینہ کے دہس جاویگا لوگ جب یہہ
حال دیکھین گے تو شام سے ابدال عراق سے جماعتین آکر اوسے بیعت کرینگے
پھر ایک آدمی قریش مین سے پیدا ہوگا جسکے ماموں قبیلہ کلب سے ہونگے وہ
ایک لشکر انکی طرف روانہ کریگا یہہ اوس لشکر پر غالب آوینگے بعث کلب یہی
ہے محروم وہ ہے جو غنیمت کلب مین حاضر نہوا یہہ شخص یعنی مہدی مال تقسیم
کرینگے سنت پر عامل ہونگے انکے وقت مین اسلام اپنی گردن زمین پر ڈال دیگا

کریگا لڑائی ہوگی بہاگ کہڑے ہونگے یہہ پیچہا کرکے مدینے تک اونکو پہونچا دینگے مدینے کو اونکے ہاتہون سے چہڑا لینگے **تنبیہ** انکا آنا مدینے کو دوبار یاتین بار باوجود وقوع بیعت کے شب عاشورا مین کچہہ مشکل نہین ہے اسلئے کہ مدت بعد تمام مناسک کے شب عاشورا تک قریب بیس دن کے یا پچیس دن کے ہوتی ہے مسافت مابین حرمین کے دس منزل یا زیادہ ہے معتاد چال سے حالانکہ بیچ مین انکا طلب کرنا مہدی کو حرمین مین بہی ہر بار ہوگا سواری پر پانچ دن مین مکہ آنا جانا پچیس دن کے اندر ممکن ہے اسکے علاوہ یہہ سب لوگ اولیا ہونگے زمین انکے لئے اگر طے ہوجاوے تو کچہہ دور نہین یہہ اصحاب خطوات ہونگے واللہ اعلم **قال ثالثا** سفیانی جب سنے گا کہ مہدی نکلے کوفے سے ایک لشکر روانہ کریگا یہہ لشکر مدینے مین آکر تین دن تک مدینے کو مباح کردیگا خوب قتل کریگا انکے نزدیک قتل کرنا ایسا ہوگا جیسے کسیکو ایک کوڑا مارا وہان سے مہدی کا قصد کریگا جب مدینے سے نکلکر زمین بیدا مین پہونچیگا سبکے سب زمین مین دہس جاوینگے انمین کا جو بہتر ہوگا وہ بہی نہ بچے گا مگر ایک شخص جو سفیانی کا نذیر مہدی کا بشیر ہوگا مہدی یہہ حال سنکر کہین گے اب وقت نکلنے کا آگیا مکے سے نکلکر مدینے پر گزر کرینگے جتنے بنی ہاشم یہان قید ہونگے اونکو رہا کردینگے ساری زمین حجاز انکے ہاتہہ پر مفتوح ہوجاتیگی

۳ حکایت اہل خراسان کی جو باقی رہگئی تہی یہہ ہے کہ ایک مرد ماوراء النہر سے نکلے گا اوسکو حارث کہین گے وہ کہیتی والا ہوگا اوسکے مقدمہ لشکر پر ایک شخص منصور لقب افسر ہوگا وہ آل محمد صلعم کو جگہہ دیگا جسطرح قریش نے محمد صلعم کو جگہہ دی تہی ہر مسلمان پر اوسکی مدد کرنا واجب ہے یہہ آدمی محتمل ہے کہ وہی ہاشمی ہو جسکا ذکر آویگا اسکا لقب حارث ہو جسطرح مہدی کا لقب جابر ہوگا یا اور کوئی ہو خراسان والے لشکر سفیانی پر حملہ کرینگے چند لڑائیان ہونگی ایک تونس مین

ایک دوسرے سے کہیگا تم کسلیے آئے ہو وہ کہین گے ہم اوس شخص کی تلاش مین آئے
ہین جسکے ہاتھ سے یہہ فتنے دور ہون قسطنطنیہ فتح ہو ہم اوسکا نام اوسکے باپ کا
نام اوسکی ماں کا نام جانتے ہین یہہ ساتون متفق ہوکر مہدی کو مکے مین ڈھونڈھین
گے کہین گے تم فلان بن فلان ہو وہ کہیگا نہین تو ایک آدمی ہون انصار مین
سے یہہ پھر کرو ہاتف کارون سے دریافت کرینگے وہ کہین گے جسکو تم چاہتے ہو
طلب کرتے ہو یہہ وہی شخص ہے یہہ مدینے چلدئے ہونگے یہہ لوگ بھی مدینے کو
پہونچین گے وہ مکے آجاوینگے تین بار یہی ہوگا صاحب مدینہ سنے گا کہ لوگ
مہدی کی طلب مین ہین ایک لشکر طلب بنی ہاشم مین مکے کے لئے طیار کریگا یہہ
ساتون شخص مکہ مین اس تیسری بار رکن کے پاس اونکو پاوینگے کہین گے ہمارا
گناہ تمہارے سر پر ہے ہمارے خون تمہاری گردن پر ہین اگر تم ہاتھ بیعت
لینے کو نہین بڑہاتے دیکھو لشکر سفیانی ہماری طرف ہماری طلب مین آتا ہے
اس لشکر کا افسر ایک آدمی قبیلہ جزم کا ہوگا اگر تم ایسا نہین کرتے ہو تو ہم تمکو قتل
کر ڈالین گے اس دہمکی سے وہ رکن ومقام کے درمیان بیٹھہ کر ہاتھ بڑہاوینگے
بیعت لینگے نماز عشا کے وقت انکے ساتھہ نشان وکرتا وتلوار رسول خدا صلعم کا
ظاہر ہوگا نماز عشا پڑہکر دو رکعت مقام مین اداکرکے منبر پر چڑہین گے پکارکر
کہین گے اذکرکم اللہ ایہا الناس ومقامکم بین یدی ربکم اے لوگو مین
تمکو کہڑا ہونا تمہارا سامنے تمہارے رب کے یاد دلاتا ہون ایک لمبا خطبہ پڑہینگے
جسمین ترغیب احیاء سنت اماتت بدع کی ہوگی انکا ظہور تین سو تیرہ آدمی کے
ساتھہ ہوگا مطابق عدد اہل بدر عدد اصحاب طالوت کے جب وہ نہر سے گزرے
تھے یہہ لوگ وہی ابدال شام عصائب عراق نجائب مصر ہونگے جو غیر میعاد پر آئے
تھے جیسے ٹکڑے بادل کے رات کو عابد دن مین شیر اپنر لشکر صاحب مدینے کا چڑہائی

۴۴ پھر ایک لڑائی مداین مین ہوگی بعد وقعہ رے کے دوسرے ماترنا مین یہ بات ثابت
ہوگی جو بچیگا وہ اوسکی خبر دیگا کالے جھنڈے بانی پر اوترینگے حدیث مین یون ہی
مطلقاً آیا ہے شاید مراد بانی دجلے کا ہے کوفے مین جو لوگ سفیانی کے ہونگے انکو یہ
خبر پہونچیگی وہ وہان سے بھاگ جاوینگے یہ لشکر کوفے مین آویگا یہان جتنے بنی ہاشم
قید مین ہونگے انکو چھوڑا دیگا پھر ایک قوم سواد کوفے سے نکلیگی انکو عصب کہینگے
انکے پاس تھوڑے ہتھیار ہونگے یعنی بعض اہل بصرہ بھی ہونگے جنہون نے ساتھ
اصحاب سفیانی کا چھوڑ دیا تھا یہ کوفے کے قیدیون کو چھڑا دینگے کالے نشان
انکی بیعت مہدی کے لیئے بلین کے حجاز سے مہدی آوینگے سفیانی کوفے کیطرف
سے نکلیگا جب اوسکو خبر پہونچیگی کہ اوسکا لشکر دھنس گیا اس نے بہت کچھ ہوا لیکن
نہوگا وہ برابر شام کیطرف روانہ ہوگا گویا گھوڑ دوڑ کے گھوڑے تین دن میان
مین صحری جلدی کرکے ایک لشکر شام سے طرف مہدی کے بھیجیگا اوس لشکر کے
لوگ مہدی کو زمین حجاز مین پاوینگے بیعت کرکے ہمراہ مہدی کے [illegible] شام سے
آوینگے **تنبیہ** بعض روایات مین یون ہے وہ لشکر جو دھنس جاویگا شام کی
طرف سے آیا ہوگا بعض مین یون ہے کہ عراق سے آیا ہوگا دونون مین کچھ
منافات نہین ہے جسطرح ابن حجر مکی نے کہا ہے اسلئے کہ پہلا تو وہ عراق ہی سے بھیجا
مگر اوسمین اہل شام بھی ہونگے ایک روایت مین یون آیا ہے کہ لڑائی مہدی کی اس
دوسرے لشکر سے تعداد اہل بدر مین ہوگی اوسدن اصحاب مہدی کا بچاؤ فرشتے کرینگے
جنکو بالان کے نیچے اونٹون کی پشت پر ڈالتے ہین آسمان سے ایک آواز سنی
جاویگی الا ان اولیاء اللہ اصحاب فلان خبردار ہو دوست فلان یعنی مہدی
کے لوگ باگ مین اصحاب سفیانی کو شکست ہوگی سب کے سب مارے جاوینگے مگر
جو بھاگ نکلیگا یہ بھاگے ہوئے سفیانی کو خبر دینگے جمع اسطرح ممکن ہے کہ بعض

ایک دولاب رنگی مین ایک تخوم زنج مین جب یہ لڑائی طول کو پہونچیگی تو ایک ہی ہاشمی
سے بیعت کرینگے اسکی سیدہی ہتیلی مین ایک تل ہوگا اللہ تعالے اوسکے کام کو اوسکی
راہ کو سہل کردیگا یہ مہدی کا بہائی ہوگا ایک باپ سے یا چچا کا بیٹا ہوگا اوسدم
وہ آخر مشرق مین ہوگا اہل خراسان وطالقان نکلین گے انکے ہمراہ کالے نشان
ہونگے چہوٹے چہوٹے یہہ وہ نشان نہین ہین جو زمانہ عباسیہ مین خراسان
کیطرف سے نکلے تہے اس لشکر کے مقدمہ پر ایک شخص موالی تمیم سے افسر ہوگا
میانہ قد زرد رنگ چہوٹی ڈاڑہی کوسج اسکا نام شعیب بن صالح تمیمی ہوگا
یہہ پانچہزار نفر لیکر نکلیگا اسکو جب برادر مہدی کی خبر پہونچیگی یہہ اونکی متابعت
کریگا او نکو اپنے لشکر کا سردار بنا ویگا اسکے سامنے اگر او نچے پہاڑ بہی آوینگے
او نکو ڈہا دیگا مہدی کے لئے تمہید امر کریگا جسطرح قریش نے رسول خدا صلعم
کے لئے طیاری کی تہی حدیث مین آیا ہے جب تم سنو کہ کالے جہنڈے طرف
خراسان کے آئے تو تم وہان پہنچو اگرچہ سینے کے بل برف پر چلنا ہو علی مرتضیٰ نے
کہا اگر مین ایک صندوق کے اندر مقفل ہون تو اوس قفل و صندوق کو توڑ کر
باہر نکلون اور اونمین جا ملون ایک روایت مین ہے اون نشانون مین خلیفۂ
خدا مہدی ہونگے یعنی وہ لشکر فتمند ہوگا ورنہ مہدی تو اوسدم مکے مین ہونگے
هكذا في الاشاعه مین کہتا ہون شاید یہہ مہدی وسط ہونگے انسے اور لشکر
سفیانی سے بڑی لڑائی میدان اصطخر مین ہوگی گہوڑے خون مین بہلین گے
پہر ایک بڑا لشکر سجستان کیطرف سے آویگا اوسپر ایک آدمی بنی عدی کا افسر ہوگا
اللہ تعالے اوسکے انصار وجنود کو غالب کریگا **تنبیہ** روایات مین یون ہی
آیا ہے یہہ محتمل ہے اسبات کو کہ یہہ لشکر مدد ہو ہاشمی کی اگرچہ اوسنے کو آیا ہوگا مگر
اللہ اسکو اونپر غالب کریگا وہ اسکے انصار و مددگار ہوجاوینگے واللہ اعلم

اللہ نے اسکے عوض اونکی اولاد مین خلافت بخشی آن دونو امر مین تعارض ہے اسلیے
کہ بعض لوگون نے حسن سے بیعت کی تہی یہہ عراق و مشرق و یمن والے لوگ ہین
شام و مغرب و مصر والون نے انسے بیعت نہین کی اسیطرح بعض نے حسین سے
بہی بیعت کر لی تہی پہر حسن نے اپنا حق لیکر فوت کیا حسین اپنی مراد کو نہ پہونچے اونکا
حق ہنوز باقی ہے اسلیے وہ حق اللہ اونکی اولاد کو دیگا ز آیہ اشکال کہ یہہ
حسینی جو طرف سے خراسان کے رایات سود لیکر آویگا اگر یہہ وہی ہے جس نے
کوفے سے بیعت کے لیے لشکر بہیجا تہا تو وہ تو حجاز مین نہ آویگا اوسکی ملاقات
مہدی سے بیت المقدس مین ہوگی اور اگر یہہ کوئی دوسرا شخص ہے تو پہر یہہ
جہگڑا اوسکا بعد بیعت سارے اہل حجاز و اہل مشرق و مغرب کے کیسے ہوسکتا ہے
اسکا جواب یہہ ہے کہ جو نشان لیکر آویگا وہ اسکا بہائی ہوگا جسطرح بعض روایات
مین آیا ہے پس یہہ اوسکا غیر ٹہہرا دعوی اسلیے کیا کہ بیعت مہدی سے چاہیے البتہ
مین سے کوئی ہو کہین ہو یہہ بیعت اوسکے لیے ہے جو متصف باین وصف ہے نہ کسی
شخص خاص کے لیے سو جب یہہ بات اوسکو معلوم ہوجاویگی کہ وہ مہدی نہین ہے تو پہر
مہدی سے بیعت کریگا اور اگر یہہ انکا این علم ہے تو اگر غیر حسنی ہے تو اسکا جواب
گزر چکا اور اگر وہی ہے تو مطلب ملاقات کا یہہ ہے کہ وہ بارہ ہزار کی جماعت بطور
مدد کے انکے نزدیک روانہ کریگا اس احتیاط پر کہ اگر وہ شاید مہدی نہون تو
اون سے اسکی بیعت لین اور اگر وہ مہدی ہین تو انکی بیعت اون سے ہو بیٹہنا
اس تردد کی بنا پر ہوگا سو جب انہون نے اونکی بیعت کر لی تو کہہ سکتے ہین کہ اس
لشکر کو بیعت کرنے کے لیے بہیجا تہا یا یہہ ملاقات مجازی ہے نہ حقیقی آشامد مین کہا
ہے ہذا ما ظہر لی فی ہذا المقام واللہ اعلم ۱۲ مہدی علیہ السلام اس جگہہ سے روانہ
ہوکر شام و حجاز کے درمیان مقام کرینگے لوگ کہین گے آگے چلو یہہ پسند نکرینگے

بخط شریف

انمین کے بیعت کرلینگے بعض لڑینگے جو لڑینگے وہی شکست پاوینگے یا یہہ لڑنے
والے وہ ہونگے جنکو صاحب مدینہ نے کہ سفیانی کیطرف سے امیر تہا انکے کو بہیجا تہا
مہدی کا انسے تعدا داہل مدینہ میں لڑنا انکی پناہ کملون کا ہونا اسی کا مؤید ہے اسلئے
کہ یہہ صفات وقت ابتداء بیعت کے مناسب انکے حال کے ہین و یہ بعد نزول مہدی
کے ارض حجاز پر بہت لشکر ہوگا واللہ اعلم ۵ سفیانی زمین پر فساد کریگا کفر ظاہر
کریگا عورت کو لیکر پہریگا دن دوپہر مسجد دمشق مین مجلس شراب کے اندر صحبت کریگا وہ عورت
کہلم کہلا آکر سفیانی کے زانو پر بیٹھے گی وہ محراب مین بیٹھا ہوگا ایک مسلمان اوٹھکر
کہیگا افسوس ہے تم مومن ہوکر کافر ہوگئے یہہ کام کب حلال ہے سفیانی اوٹھکر
مسجد ہی مین اوسکی گردن ماریگا جو اوسکے ساتھی ہین اونکو بہی قتل کریگا اوسوقت
آسمان سے ایک آواز ہوگی ایہا الناس ان اللہ قد قطع عنکم الجبارین والمنافقین
واشیاعھم وولاکم خیر امۃ محمد صلعم فالحقوہ بمکۃ فانہ المھدی و
اسمہ احمد بن عبد اللہ ادہر مہدی اپنا لشکر لیکر چلین گے وادی قری
مین جو مدینے سے دو منزل پر ہے شام کیطرف آہستہ آہستہ روانہ ہونگے اس
جگہہ انکے ابن عم حسینی بارہ ہزار آدمیون کے ساتہہ انسے آملین گے مہدی
اونسے کہین گے اے ابن عم مین تم سے زیادہ حقدار ہون اس لشکر کا مین ابن
حسن ہون مین مہدی ہون حسینی کہیگا بہلا کوئی نشانی تو بتاؤ کہ مین تم سے بیعت
کرون مہدی پرندے کیطرف اشارہ کرینگے وہ ہاتہہ مین آگریگا خشک شاخ زمین میں
لگا دینگے وہ ہری ہوکر پتے لے آویگی حسینی کہیگا اے ابن عم یہہ تمہارے ہی لئے ہی
فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مہدی اولاد حسن سے ہونگے اور یہہ ابن عم
اونکا حسینی ہوگا اور اس کہنے سے کہ مین ابن حسن ہون گمان ہوتا ہے کہ خلافت
بنی حسن مین ہوگی اسلئے کہ اگرچہ حسن خلیفہ ہوچکے ہین مگر انہون نے خلافت چہوڑ دی

اونکی ذریات قید کی جاویگی وہ تو مسلمان ہین فرمایا کافر ہوجاوینگے شراب وزنا
کو حلال سمجھا ۸ پہر ہاشمی کالے نشان لیکر آویگا آٹھ مہینے یا اٹھارہ مہینے اوسکی لڑائی
اوسکے کاندہے پر ہوگی وہ قتل بہی کریگا مثلہ بہی کریگا یہانتک کہ لوگ کہنے لگین کے
معاذ اللہ کہ یہ اولاد فاطمہ سے ہو اگر یہ سید ہوتا تو ہمپر رحم کرتا اللہ تعالے اوسکو
بنی عباس بنی امیہ کے ہاتھ سے غارت کردیگا ان سے اوس سے زمین نصیبین
وحران مین لڑائی پڑیگی انکا پڑ نزول اوسدن است است ہوگا ایک روایت
مین بکش بکش بہی آیا ہے یعنی مارو مارو یہانتک کہ اوسکو سپرد مہدی کردینگے
فائدہ ایک روایت مین آٹھ ماہ ایک مین اٹھارہ ماہ بعض مین بہتر ماہ آئے ہین
بہتر ماہ کے چہہ سال ہوئے بعض مین یون آیا ہے کہ وہ رایات کو بیت المقدس تک
سپرد مہدی کردیگا ایک روایت مین یون ہے کہ ایلیا تک نہ پہونچیگا یہانتک کہ مرجاویگا
دوسری روایت مین یہہ آیا ہے کہ نشان ہاشمی کی ملاقات خیل سفیانی سے ہوجاویگی
دونون مین مقتلۂ عظیم ہوگا اول لشکر سفیانی کا ہارجاویگا پہر اوسکی جیت ہوگی ہاشمی
بہاگیگا تمیمی خفیہ بیت المقدس مین آکر مہدی کے لیے بندوبست کریگا جبکہ وہ شام
کیطرف آوینگے ان روایتون مین طریق جمع کا یہہ ہے کہ بہتر ماہ باعتبار تمام مدت
کے ہین بعض روایات مین آیا ہے میری اہلبیت میرے بعد بلا رکید نا بسا انتہا
دیکھین گے یہانتک کہ ایک قوم طرف سے مشرق کے آویگی اونکے ساتھ کالے نشان
ہونگے وہ لوگ سوال خیر کرینگے اونکو کوئی نہ دیگا وہ لڑینگے پہر اونکا سوال پورا کرینگے
مگر وہ نہ لین گے یہانتک کہ مہدی کو سونپدین اٹھارہ ماہ باعتبار مدت قتال کے
ہین جو سفیانی سے ہوگا شعیب بن صالح بہی اسی مدت مین آن ملین گے آٹھ ماہ
باعتبار مدت مابعد نزول کوفے کے ہین اسی مدت مین لشکر کو مہدی کیطرف واسطے
بیعت کے بہیجیگا اشاعہ مین کہا یہہ جمع حسن ہے کچھہ اسمین کھٹکا نہین رہی روایات

بلکہ یہہ کہین گے کہ مین اپنی ابن عم یعنی صخری کو لکہتا ہون اگر وہ میری طاعت سے باہر
ہوا تو مین تمہارے ہمراہ ہون جب یہہ خط اوسکو پہنچے گا اوسوقت اوسکے ہمراہی
اوس سے کہین گے کہ لو مہدی نکلے تم اونسے بیعت کرو نہین تو ہم تمکو مار ڈالینگے
وہ انسے بیعت کرلیگا وہان سے انکی طرف چلیگا بیت المقدس مین آکر ٹہریگا مہدی
شام مین اذنگل بہر زمین بہی کسی شخص کے ہاتہہ مین نچہوڑینگے مگر اہل مدینہ کو بہیڑ ونگے
سارے لوگون کو جہاد پر طیار کرینگے پہر ایک آدمی قبیلۂ کلب سے نکلیگا اوسکو
کنانہ کہین گے اوسکی آنکہہ مین پہلی ہوگی وہ اپنی قوم لیکر آویگا صخری سے
کہیگا ہم نے تم سے بیعت کی تمہاری مدد کی جب تم مالک ہوئے تو تمنے اس مرد سے
بیعت کرلی اوسکو اسبات کی عار دلائین گے کہ خدا نے تجہکو ایک قمیص پہنایا تہا
تونے اوسکو اوتار ڈالا وہ کہیگا تم کیا عہد توڑنا چاہتے ہو یہہ کہین گے ہان ہم
لڑینگے کوئی عامر یعنی آباد آدمی باقی نرہیگا مگر تمہارے ساتہہ ہوگا صاحب خفا
ہو یا ظلف اوسوقت وہ وہان سے کوچ کریگا سارے لوگ اوسکے ساتہہ ہونگے
ایک روایت مین یون ہے کہ یہہ عہد شکنی صخری کی یہہ بیعت کا توڑنا تین برس
کے بعد بیعت مذکور سے ہوگا مہدی اسکی طرف ایک نشان بہیجین گے بڑا نشان
زمانۂ مہدی مین ایکسو مرد کا ہوگا سارے کلب کیا سوار کیا پیادہ کیا اونٹ والے
یا بکری بہیڑ والے صف آرا ہونگے جب مقابلہ ہوگا تو کلب بہاگ کہڑے ہون گے
لشکر مہدی اونکو قتل کریگا قید کریگا یہانتک کہ کواری لڑکی آٹہ درہم کو بکے گی صخری
کو پکڑکر سامنے مہدی کے لائین گے یہہ اوسکو کنیسے کے پاس جو بطن وادی طور
زیتا کے رستے پر ایک صخرہ معترضہ ہے بکری کیطرح ذبح کر ڈالینگے حدیث مین آیا ہی
بدنصیب وہ ہے جو اوسدن غنیمت کلب سے الگ تہلگ رہا گو ایک رسی ہی
پابند اونٹ کے کیون نہو کہا گیا اے رسول خدا کیونکر اونکا مال لوٹنا جا ویگا

خوب کشت وخون ہوگا اللہ تعالےٰ اس جماعت اہل اسلام کو بزرگی شہادت کی بخشیگا سب کے
سب شہید ہوجاوینگے اوسوقت نصاریٰ اپنے بادشاہ سے کہین گے لو ہم نے تمھارا
کام کردیا بہادران عرب کو قتل کرڈالا اب تم کیا راہ دیکھتے ہو اوپر یہہ سب نو ماہ
مین ہو مدت حمل ہے مجتمع ہوکر اسّی نشان لیکر آوینگے لفظ حدیث کا غایہ ہے ایک روایت
مین بند آیا ہے معنی دونون کے ایک ہی ہین ہر نشان کے نیچے بارہ ہزار نفر ہونگے
یہہ لشکر انکا اعماق یا دابق مین آکر اوتریگا یہہ دونون موضع قریب حلب وانطاکیہ
کے ہین قاموس مین کہا ہے العمق موضع او ماء ببلاد مزینة وبطریق مکة وکورة
بنواحی حلب پھر کہا الاعماق بلد بین حلب وانطاکیة مصب میاه کثیرة
لا تجف لا صیفا وهو العمق جمع باجزائه انتهی جب نصاریٰ کا لشکر اس جگہہ
چہاونی کریگا تو اوسوقت ایک جماعت اہل مدینہ سے جو اوسدن بہترین اہل مدینہ
ہوگی انکی طرف نکلکر آویگی یہہ وہی لوگ ہین جو مہدی کے ہمراہ آئے تھے جب صف
بندی ہوگی نصاریٰ کہین گے ہمکو اور اونکو چھوڑ دو جنہون نے ہمارے لوگ
قید کرلئے تھے یا جو ہمارے لوگ قید مین آکر ہمارے دین سے نکلکر ہم سے لڑنے کو
آئے ہین مسلمان کہین گے لا واللہ یہہ ہرگز نہوگا کہ ہمکو اور اپنے بھائیون کو
چھوڑدین کہ تم اون سے لڑو اس لڑائی مین تہائی مسلمان بھاگ جاوینگے
اللہ تعالےٰ کبھی اونکی توبہ قبول نکریگا ایک تہائی مسلمان جو قتل ہوجاوینگے
وہ اللہ کے نزدیک افضل شہدا ہین ایک تہائی جو فتح پاوینگے وہ کبھی فتنے
مین نہ پڑینگے نعیم بن حماد کی روایت مین ابن مسعود سے مرفوعاً یون آیا ہے
مسلمانون مین اور روم یعنی نصاریٰ مین ایک صلح ہوگی باہم ہوکر دشمن سے
لڑینگے یعنی مسلمان ہمراہ روم کے ہوکر اعدا روم سے مقاتلہ کرینگے مال غنیمت کو
آپس مین بانٹ لینگے پھر روم ہمراہ اہل اسلام کے فارس سے غزا کرینگے یہہ فارس

اخیرہ اوسمین یون جمع ہوسکتی ہے کہ ہاشمی مہدی سے نملیگا یہانتک کہ سفیانی مرجاوے
یارجوع کرے اور نشان لانیوالا تمیمی ہوگا یا نسبت رایات کے طرف ہاشمی کے
مجازاً ہے یا یہہ کہ وہ نشان پہونچاوے گا شام فتح کریگا اور مجتمع ہونے سے کچھ
پہلے مرجاویگا مگر اتنی بات ہے کہ روایات اوسکے آنے کی مع رایات اکثر و اشہر
ہین اسلیے وقت جمع کے مقدم ٹھہرینگے یہہ معارضہ نہین ہے کہ دونون روایات
ساقط ہوسکین اسیطرح روایات نصر و غلبہ کے روایات ہزیمت و شکست سے
زیادہ ہین تو مقدم ہونگے اگر جمع ممکن ہے یعنی کبھی ہار ہوگی کبھی جیت پھر جیت ہی
رہیگی واللہ اعلم پھر تو زمین مہدی کے ہاتھ مین آجاویگی اسلام اپنا کاندہا ڈالدیگا
سارے بادشاہ روے زمین کے داخل اطاعت ہوجاوینگے مہدی اپنا ایک لشکر
طرف ہندوستان کے روانہ کرینگے یہان کے بادشاہ طوق بگردن ہوکر اونکے
پاس حاضر کیے جاوینگے سارے خزانے ہند کے بیت المقدس بہیجدیے جاوینگے وہ
سب خزائن حلیہ بیت المقدس ہونگے کئی برس تک مہدی اسی حال مین رہینگے

ف ملحمۂ کبریٰ فتح قسطنطنیہ

۹ ملحمۂ کبریٰ یہہ واقعہ بعد ہلاک سفیانی کے ہوگا روم سے یعنی نصاریٰ سے امن
کی صلح ہوگی بعض روایتون مین آیا ہے مدت اس صلح کی نو برس ہین یہانتک
کہ مسلمان تو جہاد کیا کرینگے یہہ اونکے پیچھے دشمن بنے بیٹھے ہونگے مسلمانون کو فتح
ہوگی غنیمت ہاتھ آویگی جب یہہ فتح کرکے پھرینگے مرج ذی تلول پر آکر اوترینگے
یہہ ایک جگہہ ہے سرسبز جہان ٹیلے ہین تو اوسوقت ایک رومی یعنی نصرانی یہہ بات
کہیگا کہ صلیب غالب ہوا ایک مسلمان ادہر سے بولیگا بلکہ اللہ غالب ہے اس
آپس کی بات چیت پر جوش پیدا ہوگا ایک مسلمان جاکر اوس صلیب کو توڑ ڈالیگا
اسلیے کہ وہ اوس سے کچھ دور نہوگا قریب ہوگا ادہر سے نصاریٰ اوس مسلمان
پر جسنے صلیب توڑا ہے چڑہ دوڑینگے مسلمان اپنے ہتھیار اوٹھالین گے باہم

یعنی نصاری سے لڑینگے اونکو شکست دیکر ایک لشکر سے دوسرے لشکر تک نکالدینگے
وہان سے قنسرین پر آوینگے یہان مادہ سوال آویگا پوچھا مادہ سوال
کیا ہے فرمایا تمہارے آزاد کئے ہوئے لوگ تیہہ تمہین مین سے ہونگے ایک قوم
طرف سے فارس کے آویگی کہیگی اے گروہ عرب تم نے تعصب کیا تمہارے ساتھ
دونون فریق مین سے کوئی نہو یا تم سب ایک بات پر جم جاؤ ایک دن ہم نزار سے
لڑین ایکدن موالی یعنی غلامون سے یہہ کہکر معتق کیطرف نکلین گے مسلمان
ایک نہر پر مشرک دوسرے سیاہ نہر پر اوترینگے آپسمین جنگ ہوگی اللہ دونون
لشکرون سے اپنی مدد اوٹھالیگا صبر نازل کریگا یہانتک کہ ایک ثلث مسلمان
مارے جاوینگے ایک ثلث بہاگ جاوینگے ایک ثلث باقی رہین گے جو مارے گئے
اونمین کا ایک شہید برابر دس شہید بدر کے ہوگا بدر کا ہر شہید ستر شہید کی شفاعت
کریگا یہہ تین ثلث ہوجاوینگے ایک ثلث روم مین جاملیگا کہیگا اللہ کو اگر کچہہ بہی
حاجت اس دین کی ہوتی تو انکی مدد کرتا ایک ثلث مسلم عرب کا کہیگا ہمارے ساتہہ
چلو کبہی روم ہمکو نپاویگا دوسرے کہین گے ہمارے ساتہہ چلو طرف بدو کے یہہ
کہنے والے اعراب ہونگے کہین گے عراق کو چلو یمن کو چلو حجاز کو چلو جہان
روم کو کوئی نہین پوچہتا ایک ثلث رہا اوسمین بعض بعض سے یہہ کہین گے کہ
اللہ اللہ تم یہہ عصبیت چہوڑ دو تمہاری ایک بات ہو کر تم دشمن سے لڑو جبتک
تعصب کروگے تمکو مدد نہ ملیگی سب جمع ہوکر قتال پر بیعت کرینگے یہانتک کہ اپنے
مقتول بہائیون سے جاملین نصاری جب دیکہین گے کہ کوئی اونمین سے
انہین آگیا اور اتنے مارے گئے مسلمان تہوڑے مین ایک رومی یعنی نصرانی
دونون صفون کے بیچ مین ایک جہنڈ لیکر جسکے اوپر صلیب ہوگا یون پکاریگا
کہ صلیب غالب آیا ایک مرد مسلمانون مین سے بہی درمیان ہر دو صف کے ایک

مسلمانون کے دشمن ہونگے مسلمانات انکے لڑنے والونکو قتل انکی اولادکو قید کرلینگے
پہر روم یعنی نصاری کہین گے ہمکو غنیمت مین حصہ دو جسطرح ہمنے تمکو حصہ دیا تہا یہہ
اونکو مال واولاد شرک مین سے حصہ دینگے وہ کہین گے مال واولاد اسلام
تمسے ہمی حصہ دو یہہ کہین گے ہم ہرگز اولاد مسلمین کو تقسیم نہین کرینگے وہ
کہین گے تمنے عہدشکنی کی بے وفائی کی تو روم پہر کر پاس صاحب قسطنطنیہ کے
آوینگے کہین گے عرب نے غدر کیا ہم گنتی مین اون سے زیادہ ہین سامان
مین پورے قوت مین بڑہکر ہین تم ہماری مدد کرو تو ہم اون سے لڑین وہ
کہیگا مین بدعہدی نہین کرتا مدت سے اونہین کو ہمیر غلبہ ہے یہہ نزدیک حاکم
رومیہ کے جاکر یہہ خبر پہونچاوینگے وہ اسی نشان روانہ کریگا ہر نشان کے
نیچے بارہ ہزار نفر ہونگے یہہ نشانات دریاکی راہ سے آوینگے انکا افسر کہیگا جب
تم اہل شام پر لشکر کرو تو جہازون کو پہاڑ دو تاکہ اپنی جانون سے لڑو
وہ یہی کرینگے پہر ساری زمین شام کی کیا جنگل کیا دریا سب لے لینگے سوا شہر دمشق
دمشق کے بیت المقدس کو ویران کرڈالین گے ابن مسعود کہتے ہین مین نے
پوچہا دمشق کتنے مسلمانون کو سما سکتا ہے فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین میری
جان ہے جتنے مسلمان وہان آوینگے اون سبکو سما لیگا جسطرح رحم اپنے بچے کو
سما لیتا ہے مین نے پوچہا معتق کیا ہے فرمایا زمین شام مین ایک پہاڑ ہے حمص
کا نہر ہے اوسکو اریط کہتے ہین مسلمانون کی ذریات اوسکے اوپر ہونگی مسلمان
نہر اریط پر ہونگے صبح و شام لڑائی رہیگی جب یہہ حال صاحب قسطنطنیہ دیکہیگا
دریاکی راہ سے قنسرین کیطرف تین لاکہہ آدمی روانہ کریگا یمین مادہ الفت
جب دیکہا اللہ نے ایمان کے سبب انکے دلون مین الفت دی ہوگی انکے ہمراہ
چالیس ہزار آدمی حمیر کے ہونگے یہہ رات بیت المقدس مین بسر کرکے صبح کو روم

کیطرف بہنے سے بند ہو جاویگا یہہ بہی کہین گے کہ اے صلیب ہمارے لئے دریا
بہا دے مسلمان شہر کفر مین شب جمعہ کو حمد و تکبیر و تہلیل کہتے ہوئے گہس جاینگے
انہین کوئی سوتا بیٹھا صبح تک نہوگا جب صبح ہوگی مسلمان اللہ اکبر کہین گے
دونون برجون کے بیچ مین جو عمارت ہوگی وہ گر پڑیگی رومی کہین گے اب تک
تو ہم عرب سے لڑتے تہے لیکن اب ہم اپنے رب سے لڑینگے ہمارا شہر انکے لئے ڈہا دیا
ویران کردیا اس فتح مین مسلمان ہاتہ بہر بہر کے ڈہالون مین سونا تول تول کر
لینگے ذریات روم کو باہم بانٹ لینگے یہانتک کہ ایک ایک کے حصے مین تین تین
سو کواریان آوینگی جب تک خدا چاہیگا انکے اموال سے فائدہ اوٹہاوینگے
پہر سچ مچ دجال نکلے گا اللہ تعالے قسطنطنیہ کو ہاتہ پر ایسی قوم کے ہاتہ پر فتح کریگا
جو اولیاء خدا مین موت بیماری دکہہ کو اونسے اوٹہا لیویگا یہانتک کہ عیسیٰ علیہ السلام
اوترین یہہ اونکے ہمراہ دجال سے لڑین اس حدیث کو سیوطی نے بلا رد جامع کبیر
مین روایت کیا ہے **فائدہ** اشاعہ مین کہا ہے اس روایت سے معلوم ہوا کہ
روم بحر کیطرف سے آوینگے یعنی نصاری کی پلٹن دریا کی راہ سے ہوکی دابق
و اعماق تک پہونچینگی یہہ دونون شہر قریب حلب کے ہین اس سے یہہ لازم نہین
آتا کہ انکا غلبہ سارے بلاد مسلمین پر ہو جاویگا کہ یہہ گمان کیا جاوے کہ شہر
قسطنطنیہ جو آج دار الاسلام ہے دار الکفر ہو جاویگا اسلئے کہ مراد اس سے
قسطنطنیہ کبری ہے نہ یہہ قسطنطنیہ جسکو اسلامبول یا استنبول بولتے ہین ہان
یہہ جاوے پہ گذرا کہ صاحب قسطنطنیہ اس حال کو دیکہکر تین لاکہہ فوج خشکی کی
راہ سے قنسرین کیطرف روانہ کریگا یہہ مشکل ہے سو اسکا جواب یہہ کہہ سکتے ہین کہ یہہ
فوج بہیجنا اوسکا واسطے مدد مسلمانون کے ہوگا رہی یہہ بات کہ نصاری کہین
گے مسلمان تہوڑے ہین سو یہہ کچہہ مخالف اسکے نہین اسلئے کہ تین لاکہہ بمقابلے

بند لیکر کھڑا ہوگا کہیگا بلکہ اللہ کے انصار اللہ کے اولیا یعنی دوستدار غالب آئے اوسوقت اللہ تعالے کافرون کی اس پکار سے کہ صلیب غالب آیا غضب مین آویگا جبرئیل علیہ السلام دو لاکھ فرشتے لیکر اوترینگے میکائیل کو حکم ہوگا میری بندون کی فریاد کو پہونچ وہ بھی دو لاکھ فرشتون سے آوینگے اللہ اپنی مدد ایمان والون پر نازل کریگا اپنا ڈر کافرون پر ڈالیگا پھر تو جنگ کرکے بھاگ کھڑے ہونگے مسلمان زمین روم مین گھس آوینگے یہانتک کہ عمتور کی فصیل پر ایک خلق کثیر کو دیکھین گے کہین گے ہم نے کوئی چیز زیادہ ان رومیون یعنی نصارے سے نہین دیکھی کتنے مارے پھر بھی اتنے موجود ہین منادی کہیگا اس شہر مین بہت نصاری ہین وہ کہین گے ہکو امن دو ہم تمکو جزیہ دینگے امان لیکر جزیہ دینے پر جمع ہونگے اس درمیان مین اطراف سلمین فراہم ہوکر یہہ کہین گے اے گروہ عرب تمہارے پیچھے تمہاری اولاد مین دجال آپہنچا تم مین سے جو کوئی اودیکھین ہو وہ کوئی چیز جوا دسکے پاس ہے نہ پھینکے کہ یہہ تمہاری قوت ہے لوگ باہر نکلین گے اس خبر کو بے اصل و باطل پاوینگے ادہر روم اون عرب پر جو انکے شہرون مین باقی رہ گئے ہونگے کود پڑینگے یہانتک اونکو قتل کرینگے کہ ارض روم مین نہ کوئی عربی بچے گا نہ عربیہ نہ ولد عربی مگر کہ مارا جاوے گا یہہ خبر مسلمانون کو پہونچیگی وہ خدا کے لیے غضب مین بھرے ہوئے واپس آئینگے انکے لڑنے والون کو قتل انکی اولاد کو قید کر لینگے سارا مال چھین کر جمع کرینگے کسی شہر کسی قلعہ پر تین دن سے زیادہ نہ ٹھہرینگے مگر وہ انکے ہاتھون پر فتح ہوجاویگا خلیج پر اوترکر قبضہ کرینگے قسطنطنیہ والے چلا وینگے صلیب ست کہین گے مت اتا بحرنا والمسیح ناصرنا دریا ہمارے لیے بڑھا دے مسیح ہمارے مددگار ہین صبح کو خلیج سوکھا ہوگا اوسمین مسلمانون کے دیرے خیمے لگے ہونگے دریا یعنی خلیج قسطنطنیہ

بزرگی انکی اہل بدر پر علی الاطلاق لازم نہین آتی کیونکہ برابر فضیلت صحبت کے
کوئی چیز نہین ہوسکتی ہے جہات فضیلت کے مختلف ہین ہوسکتا ہے کہ ایک راہ تو
یہہ دوسری راہ سے وہ فاضل ہون یا یہہ بات ہے کہ بلا برابری کی انہین سے برابر
بلا دس اہل بدر کے ہوگی وہ رومی جنسے یہہ لڑینگے بہت ہونگے یہہ لڑائی انکے
بعد زمانۂ نبوت کے ہوگی اسلیے جتنے فرشتے انکی مدد کے لئے آوینگے وہ اہل بدر
سے سو گنے زیادہ ہونگے کیونکہ بدر مین تین ہزار فرشتے آئے تہے اس دن تین
لاکہ ہونگے تین نسخون مین تو عمق ہے قاموس مین عمو ریہ ہے خلیج کا جمنے سے بند
ہونا جو دوسری روایت مین بلفظ فلق بحر آیا ہے درحقیقت معجزہ ہے رسول خدا
صلعم کا بعض علمانے جو یہہ کہا تہا کہ کسی نبی کا کوئی معجزہ نہین ہے مگر مثل اوسکے
رسول خدا صلعم کے لیے بہی ایک معجزہ ہے سو ٹہیک پڑا آگے خدا جانے کہ مانند انفجار
صلعم کی کیا ہے **فائدہ** ایک روایت مین یون آیا ہے شرط کرینگے مسلمان موت کے
لئے ایک گروہ کو کہ نہ پہرین وہ مگر غالب ہوکر پس لڑینگے یہانتک کہ انکے بیچ مین رات
حاجز ہوجاویگی نہ یہہ غالب ہونگے نہ وہ پہر اوسیطرح ایک گروہ کو مقرر کرینگے کہ وہ
نہ پہرین مگر ساتہہ غلبہ کے تین دن تک یون ہی بے غلبہ رجوع کیا کرینگے جب چوتہا
دن ہوگا بقیہ اہل اسلام حملہ کرینگے اللہ تعالے کفار کو شکست دیگا بڑی بہاری
لڑائی ہوگی ایسے مارے جاوینگے کہ مثل اوسکے نہ دیکہا نہ سنا یہانتک کہ جو
پرندہ اونکی طرف سے گذریگا وہ اونکو پیچہے نہ چہوڑیگا یہانتک کہ مرکر گرپڑیگا
یعنی بعد مسافت کے سبب سے ایک باپ کی اولاد کو شمار کرینگے سو نفر مین کسیکو
باقی نہ پاوینگے مگر ایک نفر کو پہر نہ میراث تقسیم ہوگی نہ غنیمت کی کچہہ خوشی ہوگی سب
عورت کے لئے ایک کاربار ہوگا مسلمان انکو مارتے قتل کرتے ہوئے قسطنطنیہ
کبری تک پہنچین گے عقد الدرر مین کہا ہے اس شہر کی سات فصیلین ہین عرض

اسّی نشان کے کہ ہر نشان کے نیچے بارہ ہزار فوج ہوگی تھوڑے ہین خصوصاً
یہہ قول اونکا بعد اس امر کے ہوگا کہ کچھہ لوگ مسلمانون مین سے انہین جاملین
گے کچھہ قتل ہو چکے ہونگے یا جب قسطنطینیہ والے طرف مہدی کے آوینگے تو باقی
شہرون مین انکے پیچھے رہ گئے ہونگے اونمین کفر آجاویگا اسلئے یہہ اونکو بھی
مثل ارض شام کے لے لینگے ظاہر یہی ہے قاموس مین لکھا ہے قسطنطینیہ دارالملک
روم ہے اوسکا فتح ہونا علامات قیامت سے ہے زبان رومیہ مین اوسکو
بوزنطیا کہتے ہین اس شہر کی فصیل اکیس گز اونچی ہے یہانکا کنیسہ بہت لنبا
ہے ایک جانب اوسکے ایک اونچا کہم ہے چار باع کے دَور مین تقریباً اوس کہم
کے سر پہ ایک تانبے کا گھوڑا بنا ہوا ہے گھوڑے پر ایک سوار ہے اوس سوار کی
ایک ہاتھہ مین سونے کا کرہ ہے دوسرے ہاتھہ کی اونگلیان کھولے ہوئے اشارہ
کررہا ہے یہہ سوار ایک تصویر ہے قسطنطین کی جسنے اس شہر کو بنیاد کیا ہے بنایا
بسایا ہے استثنار دمشق کا موافق دوسری روایت کے ہے جسمین یہہ آیا ہے
کہ فسطاط مسلمین کا نزدیک ملحمہ کبریٰ کے دمشق ہوگا قریب نکلنے دجال کے بیت المقدس
ہوگا مراد فسطاط سے پڑاو چھاونی منڈی ہے قاموس مین اربط کو بروزن
زبیر ایک جگہہ کا نام لکھا ہے حدیث مین آیا ہے کہ یہہ موضع قریب حمص کے ہوگا
اس بنا پر محتمل ہے کہ خود نہر ہی ہو یا کوئی اَور موضع مضاف طرف اس نہر کے ہو
ستر شہید سے یہہ مراد ہے کہ ہر شہید کے لئے قیامت کے دن ایک شفاعت ہوگی
جو بدر مین شہید ہوا ہے وہ برابر ستر شہید کے شفاعت کریگا اس ملحمہ کبریٰ کے
ہر شہید کا رتبہ جبکہ برابر دس شہید بدر کے ٹھہرا تو خیال کرو کہ اوسکی شفاعت
کسقدر رہو گی ایک ایک شہید کے حصے مین سات سات سو آوینگے یہہ بات ویسی
ہے جسطرح آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے للواحد منہم اجر خمسین منکم اس سے کچھہ

فصیل کا جو محیط شہر ہے اکیس گز کا ہے ایک سو دروازے ہین دوسری فصیل
جو شہر سے ملی ہوئی ہے اوسکا عرض دس گز ہے یہ شہر کنارہ خلیج پر بحر رومی ہین
متصل بلاد روم و اندلس کے واقع ہے انتہے مہدی اپنا جھنڈا دریا پر گاڑ کر
نماز فجر کے لئے وضو کرنا چاہین گے پانی دریا کا ہٹ جاویگا یہانتک کہ اوس
ناحیہ ہی سے الگ ہو جاویگا یہ لوگون کو پکارین گے کہ آؤ پار چلو اللہ تعالے
نے تمہارے لیئے دریا کو پھاڑ دیا جسطرح بنی اسرائیل کے لیئے پھاڑ دیا تھا یہ سب
اوترکر بروبرو شہر کے تکبیرین کہین گے اوسکی دیوارین گر پڑین گی پہر تکبیر کہین گے
پہراور تکبیر کہین گے تیسری بار کی تکبیر دن مین قریب بارہ بجے کے ڈہے پڑین گے
یہ شہر فتح کرکے ایک سال تک وہان رہین گے مسجدین بناوینگے پھر ایک دوسرے
شہر مین داخل ہونگے وہان مال ڈہالون سے تقسیم کرتے ہونگے کہ ناگہان ایک
چلانے والا کہیگا تمہارے پیچھے شام مین دجال آگیا ہے یہ وہان سے پھر آئے
ہونگے یہ خبر بے اصل نکلے گی چہوڑنے والا لینے والا دونون نادم ہونگے پھر ایک
ہزار جہاز طیار کرکے مقام عکہ سے اونپر سوار ہونگے یہ سب اہل مشرق و مغرب
وشام و حجاز ایک آدمی کے دل پر ہوکر طرف رومیہ کے چلین گے **فائدہ**
عبداللہ بن بشر مازنی نے کہا اے برادر زادے شاید تو فتح قسطنطنیہ کو پاوے
خبردار کہ تو اپنی غنیمت کو وہان چھوڑ دے اسلئے کہ اوسکی فتح اور دجال کے
نکلنے مین فقط سات ہی برس ہین اسکو ابونعیم بن حماد نے فتن مین روایت کیا ہے
فائدہ بیت المقدس کا خزانہ زیور جو طاہر بن اسماء نے وقت جنگ بنی اسرائیل
کے لیلیا تھا وہ اوسوقت نکلیگا طاہر نے اونکو قید کیا تہا سارا زیور ایلیا کا
لے لیا تہا کچھ آگ مین جلا دیا تھا ایک ہزار سات سو جہاز بہر کے براہ دریا
رومیہ مین لے آیا تہا حذیفہ نے کہا مین نے رسول خدا کو سنا فرماتے تھے

اہ سے **تنبیہ** مدت مین ملک مہدی کی مختلف روایتین آئی ہین کسی مین
پانچ کسی مین سات کسی مین نو برس بتردید آئی ہین بعض مین یون ہے اگر کم
ہوئے تو پانچ زیادہ ہوئے تو نو برس ہین بعض مین انیس برس کچہہ مہینے
بہی آئے ہین بعض مین بیس برس بعض مین چوبیس برس بعض مین تیس برس
بعض مین چالیس برس وارد ہین منجملہ انکے نو برس روم یعنی نصاریٰ سے
صلح رہیگی ابن حجر مکی نے مختصر مین کہا ہے اگر یہہ سب روایات درست ہون
تو جمع یون ہو سکتی ہے کہ ملک انکا متفاوت الظہور والقوۃ ہوگا اس مدت
مین اکثر مدت سے مراد ساری مدت ملکداری ہے اقل سے مراد غایت ظہور ہے
اوسط سے مراد وسط حال ہے انتہٰے اس بات کے کئی وجوہ ہین ایک یہہ کہ
انحضرت صلعم نے اپنی امت کو خصوصاً اپنی اہلبیت کو بشارتین دی ہین فرمایا ہے
ظلم وجور کے عوض اللہ انکو عدل وانصاف دیگا اسکے کرم کے لائق یہی بات
ہے کہ مدت عدل کی اوتنی ہی ہو جتنی مدت تک ظلم وفتن رہے سات یا نو سال
اقل درجہ اس مدت کا ہے دوسری بات یہہ ہے کہ مہدی ساری دنیا کو فتح
کر لینگے جسطرح ذوالقرنین وسلیمان علیہ السلام نے فتح کیا تھا سارے آفاق مین
داخل ہونگے جیسا کہ بعض روایات مین آیا ہے سب شہرون مین مساجد بناوینگے
بیت المقدس کو آراستہ پیراستہ کرینگے اسمین شک نہین کہ نو برس کی مدت
یا اس سے کم مین یہہ ساری سیاحت نہین ہو سکتی ربع یا خمس معمور مین بہی کوئی
نہین پہر سکتا چہ جائے اسکے کہ سب دنیا مین پہر آوے پہر جہاد کرنیکا سامان
جہاد طیار کرنے کا ترتیب لشکر کا بنا مساجد کا کیا ذکر ہے تیسرے یہہ کہ انکے
زمانے مین عمرین دراز ہونگی اعمار کا طول مستلزم ہے طول زمان کو ورنہ یہہ
کچہہ طول انکے زمانہ کا نہوا نو سال یا کم اس سے کچہہ طول مین داخل نہین ہے

دجال کے نکلنے تک بیت المقدس مین ٹھہرینگے فسطاط یعنی خیمہ گاہ مسلمانون کا ملحمۂ
کبریٰ مین دمشق ہوگا قریب خروج دجال کے بیت المقدس ہوگا **فائدہ**
ان روایات سے معلوم ہوا کہ جب مہدی علیہ السلام اور اونکے ہمراہی مسلمان
قسطنطنیہ کبریٰ رومیہ کبریٰ تا قاطع فتح کرلینگے تب دجال نکلیگا ظہور مہدی سے
اسوقت تک سات برس گذرینگے باب کو آجکل پوپ کہتے ہین انکی جگہہ فی الحال
اٹالی ہے اٹالی کا نام عربی مین ایطالیہ ہے مراد رومیہ سے یا تو یہی شہر ہے یا
رومیہ اوسوقت کوئی اور شہر ہوگا واللہ اعلم **تنبیہ** دجال سارے آفاق
مین پہریگا کوئی شہر نہ بچے گا جہان ذوالقرنین کا گذر ہوا ہے مگر یہہ بہی وہان
جا پہنچیگا کوئی جہاز نہ بچیگا مگر ہلاک ہوجاویگا آنحضرت صلعم سے روایت ہے دنیا
کے مالک دو مومن دو کافر ہوئے مومن تو ذوالقرنین و سلیمان علیہ السلام ہین
کافر نمرود و بخت نصر ہین قریب ہے کہ ایک پانچوان مالک میری عترت یعنی اولاد
و نسل سے ہوگا وہ مہدی ہین ابن مردویہ نے ابن عباس سے مرفوعاً روایت
کیا ہے کہ اصحاب کہف مہدی کے اعوان ہونگے اہل علم نے کہا حکمت اس تاخیر
مین اس مدت تک یہی ہے کہ یہہ بہی شرف دخول امت محمد صلعم حاصل کرین یہہ انکا
اکرام ہے **فائدہ** یہہ بہی آیا ہے کہ پہلا نشان جسکو مہدی کہڑا کرینگے طرف ترک
کے بہیجین گے ظاہر یہہ ہے کہ یہہ فتوحات مدت صلح روم مین ہونگی اسلئے کہ جب وہ
مشغول بجنگ ترک ہونگے تو پہر اونکو فرصت غیر کے لئے نہین ملیگی جا بجا اونکا بڑا
چھوٹا لشکر روانہ ہوگا یہہ نسبت کہ وہ سب آفاق مین داخل ہونگے بطور مجاز ہے
تنبیہ کئی طریق سے آیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے ملحمۂ عظمیٰ فتح قسطنطنیہ
خروج دجال سات مہینے کے اندر ہوگا ایک روایت مین سات برس آئے ہین
ابوداود نے سنن مین کہا روایت سات برس کی صحیح تر ہے یعنی روایت ہفت

دو آدمی بھی موجود ہون عیسیٰ علیہ السلام انکے وزیر خاص ہونگے تابع رہین گے
نہ یہہ کہ انپر امیر ہون اسی لئے انکے پیچھے نماز پڑھین گے انکی پیروی کرینگے جسطرح
حدیث جابر مین نزدیک مسلم کے آیا ہے کہ عیسیٰ مہدی سے جب وہ نماز مین پیچھے ہٹنے
لگین گے کہین گے بعض تمہارے بعض پر امیر ہین اللہ نے اس امت کو بزرگی
دی ہے تیہہ جو بعض روایات مین آیا ہے کہ اس نماز کو مہدی پڑہا وینگے پھر عیسےٰ
امام ہونگے یہہ کچھہ اعتراض نہین ہے اسلئے کہ جب امامت و امارت مہدی کے ثابت
ہو چکے تو اب اگر مہدی اونکو امام نماز مقرر فرما دین تو جائز ہے اسلئے کہ وہ
افضل ہین اونکی افضلیت سے یہہ لازم نہین آتا کہ خلیفہ بھی وہی ہون کیونکہ
خلافت مفضول کی باوجود فاضل کے جائز ہے خصوصاً جبکہ فاضل غیر قریش ہو
ابن حجر نے کہا بعد نزول عیسیٰ کے قریش کو کوئی خصوصیت کسی چیز سے بدون
مراجعت عیسیٰ علیہ السلام کے باقی نرہیگی اس صورت مین یہہ حدیث معارض ہوئی
کہ لایزال هذا الامر فی قریش ما بقی فی الناس اثنان انتھٰی بے شک اس وجہ سے
بہت اشکالات دور ہوتی ہین جیسے یہہ بات کہ زمانہ ان دونون کا موصوف بہ کثرت
امن ہوگا اور وہ زمین کو عدل سے بہر دینگے صلیب کو توڑینگے سور کو قتل
کرینگے کیونکہ زمانہ ایک ہی ہوگا کبہی کوئی بات انکی طرف منسوب کیگئی کبہی اونکی
طرف اسبات کا استیناس اس حدیث سے بھی ہوتا ہے کیف انتم اذا نزل فیکم
ابن مریم حکما مقسطا و امامکم منکم تم کیا کروگے جب ابن مریم تم مین اوتر کر
آوینگے وہ حاکم عادل ہونگے تمہارے امام تم مین سے موجود ہون گے لفظ حکماً
مقسطاً سے جو امامت عیسیٰ علیہ السلام کی سمجھی جاتی تھی اوسکو یہہ کہکر وامامکم
منکم دور کردیا ہے ظاہر یہہ ہے کہ مراد امامت نماز نہین ہے اسلئے کہ مراد ثابت
کرنا اتباع عیسیٰ علیہ السلام کا ہے شریعت اسلام کو یہہ خلیفہ کی رعیت ہون گے

چوتھے کہ ان ہی نصرانیوں روم سے انکی صلح رہیگی ایک سال قسطنطنیہ مین قیام کرینگے
سات برس داخل شام رہین گے وہان جانا انکا دوبارہ ہوگا دوسری بار مین کئی
سال کے بعد دنیا مین آوینگے مدت قتال سفیانی کی اور نقض صلح بعد قتال
کے سبب نصاری کی فتح سارے شہرونکا لے لینا ہے کئی برس پایان ہوگا یہ سب احوال
روایات مین آیا ہے نو برس سے بہت زیادہ مدت مین یہ سب ہوگا غرضکہ تحدید
سات سات برس کی باعتبار مدت استیلا کے ہے جیسے معلوم ہوا پر آیت کے یہ
معنی ہوئے کہ سات برس تو کامل طور پر مالک رہینگے سارے عرب اور شام پر یعنی
بعد فتح شہر قاطع کے رہیں نو برس سو وہ باعتبار فتح قسطنطنیہ کے ہین اور تین برس
باعتبار مدت قتل سفیانی اور داخل ہونے سب خلق کے دائرۂ اطاعت اسلام
مین ہین اسلئے کہ نو برس تک تو روم یعنی نصاری سے صلح رہیگی دس برس
شغل حرب اور تملک ممالک مین گذرینگے بیس برس بطریق جبر کرتے ہین چوبیس
برس باعتبار مدت خروج کے طرف شام کے اور داخل ہونے سفیانی کے انکی
بیعت مین ہین تیس سال باعتبار نکلنے کے مکہ سے ہین تا آنکہ پہنچینگے زمین حجاز
پر ہین چالیس برس باعتبار کل مدت ملک کے ہین اس مدت مین پہلے [illegible]
مین نکلین گے امیر مکہ کو قتل کرینگے پھر غائب ہو جاوینگے اسی زمانہ مین ہاشمی
کا خروج خراسان مین ہوگا وہ نشتر جیسے تلوار کا مذہب پر رکھیگا جیسا کہ بعض
روایات مین آیا ہے یہ جمع بہتر ہے اس بات سے کہ بعض روایات ساقط کیے
جاوین اتنی بھی شک نہین کہ جمع مقدم ہے ترجیح پر جہان تک کہ ہو سکے آگے خدا و
رسول کو علم ہے کہ کیا مراد ہے اس سے بھی کوئی امر مانع نہین کہ یہ نو برس
یا کم بعد نزول عیسی و قتل دجال کے ہون اسلئے کہ عیسی علیہ السلام مہدی سے
اونکا ملک نہ چھینین گے کیونکہ امام کا قریشی ہونا چاہیے جب تک کہ لوگون مین

انکے دشمن علماء اہل اجتہاد ہونگے اسلئے کہ انکو دیکھین گے کہ خلاف مذہب ائمہ حکم کرتے ہین یہہ لوگ ناخوشی سے اونکے حکم مین داخل ہونگے تلوار دبدبہ کے ڈر سے اوس چیز کے لالچ سے جو اونکے پاس ہے انکا دشمن کھلم کھلا کوئی نہوگا مگر یہی فقہ والے بالخصوص کیونکہ انکی ریاست باقی نرہیگی عام لوگون سے کچھہ امتیاز نہوگا بلکہ کسی حکم کا علم بہی انکو باقی نرہیگا مگر تہوڑا سا رے جہان سے خلاف احکام کا ان امام صاحب کے ہونے سے اوٹھہ جاویگا اگر انکے ہاتھہ مین تلوار نہوتی تو فقہا انکے قتل کا فتوی دیتے لکن اللہ تو انکو سیف وکرم کے ساتھہ ظاہر کریگا اسلئے یہہ لوگ طمع کرینگے ڈرینگے اونکا حکم بغیر ایمان کے مانین گے دلمین اونکے برخلاف ہونگے عامہ مسلمین نسبت خواص کے زیادہ تران سے خوش ہونگے اہل کو ذ سے زیادہ اسبات مین بختاور ہین آہل حقائق مین جو عارف باللہ ہین وہ شہود وکشف و تعریف الہی کی راہ سے انسے بیعت کرینگے انکے ہمراہ مردان خدا ہونگے جو انکی دعوت کو قائم کرینگے انکے مددگار رہین گے یہی لوگ انکے وزیر ہین کہ بار مملکت کو اوٹھاوینگے جو بوجہہ اللہ نے مہدی پہ رکہا ہے اونمین انکی مدد کرینگے یہہ نو آدمی ہونگے جو قدم بقدم رجال صحابہ کے ہین صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ یعنی جو عہد اللہ سے کیا ہوگا اوسکو سچا کر دکہائین گے یہہ سب عجمی ہونگے انمین کوئی عربی نہوگا مگر بات عربی ہی زبان مین کرینگے انکے لئے ایک حافظ ہوگا جو انکی جنس مین سے نہین ہے اوسنے کبہی نافرمانی خدا کی نکی ہوگی یہہ حافظ اخص وزرا ء افضل امنا ء ہوگا گو یا یہہ اشارہ ہے طرف عیسی علیہ السلام کے اسلئے کہ سوا انبیاء کے کوئی دوسرا معصوم نہین ہے اسلئے انکا وزیر اخص ہوگا انتہے رتبہی عصمت مہدی کی سوا نبین کی حکم مین ہے جسطرح کلام مابعد انکا اسطرف اشارہ کرتا ہے یا یہہ اشارہ ہے طرف اوس فرشتے کے جو اونکو درست

ایک مرد منجملہ آحاد امت کے ہونگے وباللہ التوفیق **فائدہ** خاتم الرسل کے مرتبہ کو دیکھنا چاہیے کہ ایسا پیغمبر جو کلمۂ خدا اور روح اللہ ہے زمان آخر مین انکی امت مین داخل شامل ہوگا یہہ رتبہ تو دنیا مین پایا جاویگا آخرت مین پورا پورا رتبۂ مزیت سب انبیاء ورسل پر ظاہر ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اسلیے کہ محل ظہور عظمت سید المرسلین تو وہی دن ہے جسکے بعد پہر کوئی دوسرا دن نہین ہے

تکملہ ابن عربی امام صوفیۂ صافیہ رحمہ نے فتوحات مکیہ کے باب تین سو چہیاسٹھ مین لکہا ہے اللہ کا ایک خلیفہ ہے عترت رسول خدا اولاد فاطمہ سے اوسکا نام موافق نام رسول خدا صلعم کے ہوگا جد اوسکے حسین بن علی ابن سعید ترین مردم ساتہہ اوسکے اہل کوفہ ہونگے پانچ یا سات یا نو برس زندہ رہین گے تیغہ جسوقت نکلین گے زمین ظلم وجور سے بہر چکی ہوگی یہہ اوسکو عدل وانصاف سے بہر دینگے اثر رسول اللہ صلعم کا اقتدا کرینگے ذرا بہول چوک نہوگی انکے ساتہہ ایک فرشتہ ہوگا جو انکی درستی کرتا رہیگا وہ فرشتہ دکہائی ندیگا یہہ تحمل بردبار ہونگے ضعیف کو قوت دینگے مہمان کی میزبانی کرینگے حق حادثون مین اعانت فرماوینگے وہ کرینگے جو کہین گے وہ کہین گے جو جانتے ہین وہ جانین گے جو دیکہتے ہین اللہ تعالیٰ ایک رات مین انکو درست کردیگا ظلم کو ظالمونکو مٹا دینگے دین کو قائم کرینگے اسلام مین جان پہونکین گے اوسکو بعد ذلت کے عزت بخشین گے بعد موت کے زندہ کرینگے انکے زمانے مین رذالکو آدمی جاہل بخیل ڈرپوک ہوگا صبح کو اعلم اکرم اشجع ہوجاویگا جزیہ لینا موقوف کردینگے خدا کی طرف تلوار کے ذریعہ سے بلاوینگے جو نمانے گا مارا جاویگا جو ان سے جہگڑے گا وہ کامیاب نہوگا جو دین سچ مچ ہے اوسکو ظاہر کرینگے کہ اگر رسول خدا صلعم زندہ ہوتے تو اوسیکا حکم کرتے جتنے مذہب ہین اونکو زمین سے اوٹہا دینگے یہی دین خالص باقی رہجاویگا

کے ساتھ متصف ہوگا اللہ تعالے اوسکی مدد کریگا کیونکہ صدق خدا کی ایک صفت
ہے صادق اوسکا نام ہے امام مہدی جب یہ بات معلوم کرینگے اوسپر عامل ہونگے
اس بنا پر سارے اہل زمانہ سے زیادہ ترصادق ٹھہرینگے انکے وزرا رہادی یہ
مہدی ہونگے یہ علم باللہ انکو ہاتھ سے ان وزرا خیر کے حاصل ہوگا انتہے
فائدہ تمام وزارت مہدی مین کل نو امر درکار ہین ا یہ کہ جسکو خدا کی
طرف بلاوینگے سمجھ بوجھ کر بلاوینگے ادعوا الی اللہ علی بصیرة انا ومن اتبعنی سو
جسطرح رسول خدا سے اس بلانے مین بھول چوک نہین ہوئی اسیطرح سے مہدی
سے کہ تابع رسول صلعم ہین خطا نہوگی ۲ اللہ کے خطاب کا پہچاننا وقت القاء
کے کوئی بشر خدا سے بات نہین کرسکتا مگر وحی کی راہ سے یا پردہ کے پیچھے سے
یا خدا کسیکو اوسکے پاس بھیجے ۳ علم ترجمہ کا کہ جو بات خدا کی طرف سے القا ہوگی
اوسکا ترجمہ ٹھیک ٹھیک کردینگے ۴ مقرر کرنا مراتب والیان امور کا جسکو جس لائق
میزان اعتبار مین تول لینگے اوسکو اوسیطرح کی خدمت سپرد کردینگے ۵ رحمت
کرنا غصے مین مگر حدود و تعزیرات مین کہ وہ جگہ غصے کی ہے نہ محل رحم کا ۶ علم
حاجات مملکت کا رزق وغیرہ سے کہ کسکو کیا چاہیے ۷ علم تداخل امور کا کہ کس بات
کو کس پیرایہ مین کرنا چاہیے کسی حکم مین انکو کچھ دھوکا نہ پڑیگا مہدی کو علم قیاس
نہوگا جو کچھ خدا القا کریگا یا فرشتہ بتاویگا وہی حکم دینگے یہی وہ شرع حنیفی محمدی
ہے کہ اگر رسول خدا صلعم زندہ ہوتے اور یہ معاملہ پیش آتا تو اوسمین یہی حکم
کرتے جو حکم یہ امام کرینگے اللہ تعالے انکو شرع محمدی سکھا دیگا قیاس کرنا باوجود
نصوص کے انپر حرام ہوگا اسی لیے انکے حق مین آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے یقفو
اثری ولا یخطی اس لیے ہم نے جان لیا کہ وہ متبع ہونگے نہ موجد شرع حکم مین خطا
کرنے سے معصوم ہونگے اسلیے کہ حکم رسول کیطرف سے کوئی نسبت خطا کی نہین ہوسکتی

کرتا رہیگا چنانچہ یہہ لفظ کروہ صاف فقط انکی جنس کا نہین ہے مؤید اسی بات کا ہے
کیونکہ عیسیٰ انکی جنس کے بہت اسکئے کر بشر ہین لکن کبھی اطلاق جنس کا صنف پہ بھی
ہوتا ہے اس صورت مین ہیہ اطلاق عیسیٰ پہ بھی صادق آسکتا ہے اسلیئے کہ
وہ بنی اسرائیل مین رہے اعاجم سو اگرچہ اطلاق لفظ عجم کا ماسواے عرب پہ ہوتا
ہے لکن غالب اطلاق اس تعدید کا فارس پہ آتا ہے اس صورت مین عیسیٰ انکی
جنس کے نہ ٹھہرے یعنی انکے گمان مین واللہ اعلم تنبیہ اسکے بعد فتوحات
مین یہہ لکھا ہے کہ زمانہ مہدی کا آگیا اونکے وقت نے تیر سایہ ڈالا چوتھا قرن
جو بعد تین قرن مشہود لہا بالخیر کی ہے وہ ہوچکا اسی قرن سے نشر ہوا سفاہت
دمار کثرت فساد ذہاب کا بلا دمیت افساد ظاہر ہوا تھا تک کہ جوڑ کا سیلاب بہ
نکلا عدل کا دن گیا ظلم کی رات آگئی انکے شہید بہترین شہدا ہین انکے امین
بہترین امنا ہین اللہ کہا ہے ایک گروہ کو انکا وزیر کریگا اس گروہ کو اللہ تعالیٰ
پردۂ غیب مین چھپا رکھا ہے کشف و شہود کی راہ سے اونکو حقائق پہ آگاہ
کر دیا ہے جو اللہ کا حکم اپنے بندون مین ہے اوسپر مطلع فرما دیا ہے انہین
کے مشورے سے بزرگی ملیگی یہہ عارف ہین اون امور کے جو اوسوقت پیش
ہونگے رہے مہدی سو وہ صاحب سیف حق صاحب سیاست ہین اللہ کی طرف
سے یہہ ہر مرتبہ و منزلت کے قدر دان ہون گے کیونکہ خلیفہ راست باز ہین پرند
جانور کی بولی سمجھین گے انکا عدل انس و جن مین سرایت کرجاویگا قال
تعالیٰ وکان حقا علینا نصر المؤمنین ہم پہ مدد کرنا ایمان والون کا ثابت ہے
یہہ وزرا اس آیت کو اپنے دن کی سیرت رات کی کہانی کرینگے اس آیت
سے خدا انکو سچا علم بخشیگا کیا حال مین کیا ذوق مین یہہ جان لینگے کہ صدق
تو یہی خدا کی تلوار ہے زمین میں جو کوئی اس تلوار کو لیکر کھڑا ہوگا یا اس نے

حاصل نہ ہونگے قیامت تک مگران امام مہدی علیہ السلام کو میسر ہونگی انکے
لئے آنحضرت صلعم نے نص کی ہے کہ یقفو اثری ولا یخطئ ایسی نص کسی دوسرے
امام کے لئے جو بعد عہد نبوت آئے ہین نہین فرمائی خطا سے انکو محفوظ بتایا ہے اپنا
تبع سنت ثابت کیا ہے پہر فتوحات مین کہا کہ عیسیٰ انکے زمانے مین اوترینگے سفید
منارہ شرقی مسجد دمشق سے لوگ اوسوقت نماز عصر مین ہونگے امام انکو دیکھکر
الگ ہوجاوینگے یہہ آگے بڑھ کر لوگونکو نماز پڑہاوینگے مطابق سنت رسول خدا
صلعم کے **تنبیہ** یہہ کچھہ اوس روایت کے خلاف نہین ہے جسمین یہہ آیا ہے
کہ عیسیٰ علیہ السلام نماز صبح مین مقتدی مہدی ہونگے کہین گے اقامت نماز
تمہارے ہی لئے کہی گئی ہے اسلئے کہ مہدی وقت نزول عیسیٰ کے بیت المقدس
مین ہونگے یہہ دمشق مین اوترینگے وہ امام جو انکو دیکھکر الگ ہوجاویگا کوئی
امیر مہدی کیطرف کا دمشق پر ہوگا نہ خود مہدی یہہ نماز عصر کی ہوگی یہود و
نصاریٰ مسلمان سب اکٹھے ہونگے امامت مہدی کی نماز مین اقتدا عیسیٰ کی اونکے
ساتھہ نماز صبح مین ہوگی وہان یہی خالص مسلمان ہونگے نہ اور کوئی **تنبیہ**
یہہ جو گذرچکا کہ سات یا نو برس خلافت مہدی کی زمانہ عیسیٰ علیہ السلام مین ہوگی
کچھہ خلاف اوس حدیث کے نہین ہے جسمین یہہ آیا ہے لن تہلک امۃ انا اولہا
والمہدی فی اوسطہا وعیسیٰ فی آخرہا اسلئے کہ مہدی نزول عیسیٰ سے پہلے ہونگے
تیس برس سے زیادہ عیسیٰ انکے بعد کچھہ اوپر تیس برس تک رہین گے اسلئے کہ ایک
روایت مین ٹھہرنا مہدی کا چالیس برس تک آیا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کا ٹھہرنا
چالیس برس وارد ہوا ہے سو مدت انکے اجتماع باہمی کی سات یا نو برس ہوگی
باقی مدت جدائی کی ہے **تنبیہ** اشاعہ مین ہے تجھے معلوم ہوچکا کہ احادیث
وجود مہدی کی نکلنا اونکا آخر زمانے مین ہونا اونکا عترت رسول خدا اولاد

کیونکہ رسول اپنے جی سے بات نہین کہتا ہے وہ تو جو کچھ کہتا ہے وحی سے کہتا
ہے باقی حالات مین محفوظ ہونگے کیونکہ عصمت نہین ہے مگر واسطے انبیاء کے
سو یہہ نبی نہین ہین بلکہ ایک ولی ہین اولیاء خدا محفوظ ہوتے ہین نہ معصوم
۸ پورا کرنا لوگون کی حاجت کا امام پر یہہ بات متعین ہے کہ مصالح خلق مین کوشش
کرے اللہ نے امامون کو اسی لئے مقدم کیا ہے امامون کے سب کام دوسرون
کی درستی حاجت بر آری کے لئے ہوتے ہین نہ اپنی جان کے لئے جو بادشاہ
سوائے امور رعیت کے کسی اور کام مین مشغول ہو انکی حاجت بر آری نکرے تو
سمجھو کہ وہ اس مرتبہ سے الگ ہے اوسمین اور عام لوگون مین کچھہ فرق نہین ہے
۹ واقف ہونا اوس علم سے جسکی طرف زمانۂ امامت مین حاجت پڑتی ہے بالخصوص
مہدی کو تو خدا کیطرف سے مراد خدا یتعالے پر آگاہی حاصل ہوگی قبل اسکے کہ وہ بات
واقع ہو جس کام کا خدا کرنا چاہیگا ایک دن پہلے اوس کام کے ہونے سے انکو معلوم
ہو جاویگا کہ یہہ بات اسطرح پر ہوگی پہر اوس کام مین اگر خلق کا بہلا ہے تو خاموش
رہین گے اگر اونپر بلا ہے تو تضرع و زاری کرینگے اللہ تعالے اپنی رحمت و فضل
سے اوس بلا کو دور کر دیگا انکی دعا قبول ہوگی جس حادثے مین کشف سے کوئی
حکم معلوم نہوگا اوسکو ملحق بمباح کرینگے خدا کے حکم نہ بتانے سے جان لین گے
کہ حکم شرع کا یہی ہے کیونکہ یہہ رائے و قیاس سے معصوم ہونگے جو شخص بے نص
بے قیاس کرنا اوسکا دین خدا مین گویا حکم کرنا ہے اللہ پر ساتہہ اوس چیز کے
جو نامعلوم ہے اور جو بات اونکو خدا کے بتلانے سے یا کشف سے معلوم ہوگی یہی
حکم شرع محمدی کا اوس مسئلے مین ہوگا بعض اوقات خدا اونکو بتا دیگا کہ یہہ کام
مباح ہے سو جس بات مین مصلحت رعایا ہوگی وہی کرینگے انکی ذات بمنزلۂ رسول
خدا صلعم سراسر رحمت ہوگی یہہ نو کام ہین جو کسی امام کو ائمۂ دین مین سے مجبوعاً

ظہور مہدی مین آئی ہین وہ اس حدیث سے سند مین زیادہ تر صحیح ہین جیسے
حدیث ابن مسعود لولم یبق من الدنیا الا یوم لطول اللہ ذلک الیوم حتے
یبعث رجل من امتی او من اہل بیتی الحدیث رواہ ابوداؤد والترمذی و
قال حسن صحیح و فی الباب عن علی و ابی سعید و ام سلمۃ و ابی ہریرۃ
پہر ترمذی نے بعد روایت حدیث ابی ہریرہ کے یون کہا کہ یہہ صحیح ہے ابن القیم
نے کہا اس باب مین حذیفہ بن الیمان ابی امامہ باہلی عبد الرحمن بن عوف عبد اللہ
بن عمرو بن العاص ثوبان انس بن مالک جابر ابن عباس وغیرہم سے بہی احادیث
آئی ہین **تنبیہ** ابن سیرین سے مروی ہے کہ مہدی بہتر ہین ابی بکر و عمر سے
کہا گیا ان سے وہ بہتر ہونگے کہا لگتا ہے کہ بعض انبیاء سے بہی بہتر ہون ایک
روایت مین یون آیا ہے کہ ابو بکر و عمر ان سے بہتر نہین ہین سیوطی نے عرف
الجاوی مین کہا یہہ اسناد صحیح ہے اور یہہ لفظ پہلے لفظ سے ہلکا ہے پہر کہا اوجہ
یعنی ارجح میرے نزدیک تاویل ہے ان دونون لفظ کی اوسطرح پر جسطرح
تاویل کی گئی ہے حدیث بل اجر خمسین منکم کی بسبب شدت فتن کے زمانہ مہدی
مین انتہی اشاعہ مین ہے تحقیق یہہ ہے کہ جہات تفضیل کی مختلف ہین تو کسیکا
فضیلت دینا کسی پر علی الاطلاق جائز نہین ہے مگر جبکہ رسول خدا صلعم اوسکو
فضیلت دین کبہی مفضول مین کوئی مزیت کسی اور راہ سے پائی جاتی ہے جو فاضل
مین نہین ہوتی فتوحات سے اوپر گذر چکا کہ مہدی حکم مین معصوم ہونگے اثر مین
مقتفی یعنی مقتدی رسول خدا صلعم ہونگے ان سے کبہی بہول چوک نہو گی اسمین
شک نہین کہ یہہ بات شیخین مین نہ تہی اور جو کام جنکا ذکر ہو چکا وہ سب کسی امام
مین ائمہ دین سے پہلے ان سے جمع نہین ہوئے ان جہتون سے تفضیل مہدی کی
شیخین پر جائز ہو سکتی ہے اگرچہ اونکو فضل صحبت مشاہدہ وحی سابقہ اسلام حاصل

فاطمہ علیہا السلام سے حد تواتر معنوی کو پہونچ گیا ہے پھر انکا رکے کیا معنی اسیلئے
آیا ہے کہ جو کوئی تکذیب دجال کی تکذیب مہدی کی کریگا وہ کافر ہوجاویگا
رواہ ابو بکر الاسکاف فی فوائد الاخبار و ابو القاسم السہیلی فی شرح السیرلہ
رہی یہہ بات کہ بعض احادیث مین یون آیا ہے کہ لا مہدی الا عیسی بن مریم
سو قطع نظر اسکے کہ یہہ حدیث نزدیک حفاظ حدیث کے ضعیف ہے اسکی تاویل بہی
ہوسکتی ہے بلکہ واجب ہے یعنی نہین کوئی قول مہدی کے لیے مگر بشورت عیسی
اگر یہہ بات ہم مان لین کہ عیسی وزیر مہدی علیہما السلام ہونگے یا یہہ مراد ہے کہ
کوئی مہدی معصوم نہین ہے مگر عیسی اسلئے کہ بعد عیسی علیہ السلام کے امراء
مخاطین ہونگے شرح عقائد تفتازانی سے جو نفی مہدی اسی حدیث کی بناپر سمجھی
جاتی ہے اوسپر دہو گا نہ کہا یہو اسلئے کہ حدیث لا مہدی الا عیسی ضعیف ہے
احادیث صحیحہ کے خلاف ہے حافظ ابن القیم نے کتاب المنار مین لکھا ہے کہ اس
حدیث کو ابن ماجہ نے طریق محمد بن خالد جندی سے اوس نے ابان بن صالح سے
ابان نے حسن سے حسن نے انس بن مالک سے انس نے جناب رسول خدا صلعم
سے روایت کیا ہے ابن ماجہ اس روایت مین محمد بن خالد سے متفرد ہین محمد بن
حسن اسنوی نے کتاب مناقب شافعی مین کہا ہے محمد بن خالد نزدیک ان منافعت
والون کے کہ اہل علم و نقل مین غیر معروف ہے احادیث رسالت ذکر مہدی مین
مہدی کی اہلبیت سے ہونے مین متواتر ہین بیہقی نے کہا محمد بن خالد متفرد ہی
ساتھ اس حدیث کے حاکم نے کہا وہ مجہول ہے حدیث کی سند مین اختلاف ہی
اوس نے ابان ابن ابی عیاش سے ابان نے حسن سے حسن نے رسول خدا
صلعم سے روایت کیا ہے پس مرجع حدیث کا طرف روایت محمد بن خالد کے ٹھہرا
وہ مجہول ہے ابان بن ابی عیاش متروک ہے حسن کی روایت منقطع ہے جو احادیث

منادمن السماء ان امیرکم فلان وذالک المھدی رواہ نعیم بن حماد
ف یہ نفس زکیہ اور ہین وہ نفس زکیہ جو زمانۂ خلیفۂ منصور عباسی مین قتل
کیے گئے تہے موسیٰ بن عیسیٰ عم منصور نے اونکو قتل کیا تہا اور ہین اونکا نام محمد
نفس زکیہ بن عبد اللہ محض بن حسن مثنیٰ بن حسن سبط تہا اون سے اہل مدینہ
نے بیعت خلافت کی تہی لوگ اوسوقت کہتے تہے مہدی یہی ہین یہہ مدینے مین مارے
گئے انکے بہائی ابراہیم بن عبد اللہ عراق مین قتل ہوئے ان دونون کے باپ
حبس مین مرگئے ۱۳ آنا کالے نشانون کا ہے طرف سے خراسان کے عن ثوبان
رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلعم تطلع الرایات السود من قبل المشرق
فیقاتلونکم قتالا لشدیدا لم یقاتلہ قوم مثلہ فاذا رأیتموہا فبایعوہ ولوحبوا علی
الثلج فان فیہا خلیفۃ اللہ المھدی رواہ ابن ماجۃ والحاکم اسکے یہہ معنی
ہین کہ یہہ نشان طرف مہدی کے آوینگے مہدی کی مدد کرینگے وعن ابن مسعود
رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلعم یاتی قوم من قبل المشرق معھم رایات
سود فیسألون الخیر فلا یعطونہ فیقاتلون فینصرون فیعطون ما سألوا
فلا یقبلونہ حتی یدفعوہا الی رجل من اھل بیتی فیملأھا قسطا کما ملؤھا جورا
فمن ادرک ذلک منکم فلیأتھم ولوحبوا علی الثلج رواہ ابن ابی شیبۃ و
ابن ماجۃ یہہ کالے نشان اور ہین وہ کالے نشان جو واسطے مدد بنی عباس
کے آئے تہے ہر ایک نشان مشرق ہی کیطرف چلا تہا اہل خراسان لائے تہے بنی امیہ
سے لڑے تہے اور ہین انکی ٹوپیان سیاہ کپڑے سفید ہونگے اونکے سارے کپڑے
سیاہ تہے یہہ چہوٹے ہونگے وہ نشان بڑے تہے انکو ہاشمی لیکر آویگا اسکے مقدمہ
پر شعیب بن صالح تمیمی ہوگا اونکو ابو مسلم خراسانی لیکر آیا تہا اونکی صراحت روایت
سعید بن المسیب مین مرسلاً یون آئی ہے قال رسول اللہ صلعم تخرج من المشرق

واللہ اعلم **فائدہ** علی قاری نے مشرب وردی مین لکھا ہے ایک فضیلت مہدی
علیہ السلام کی یہہ ہے کہ آنحضرت صلعم نے انکا نام خلیفۃ اللہ رکھا ہے ابو بکر کو نہین
کہتے مگر خلیفہ رسول اللہ صلعم کا انتہے مین کہتا ہون یہہ بات درست ہے مگر ایک
روایت مین یون آیا ہے کہ جو کوئی اس امت مین امر بمعروف نہی عن المنکر کرتا ہے
یعنی سنت کا حکم دیتا ہے بدعت سے منع فرماتا ہے وہ خدا کا خلیفہ ہے زمین مین
او کما قال پس یہہ حدیث شامل ہے مہدی و غیر مہدی کو اتنا ہوسکتا ہے کہ مہدی
کے حق مین یہہ لفظ حقیقۃً ہو دوسرے کے لئے مجازاً واللہ اعلم **تنبیہ**
تتمۂ مہدی مین بیان چند علامات قیامت کا ہے **ا** ظاہر کرنا فرات کا ہے سونے
کے پہاڑ کو عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ یرفعہ لاتقوم الساعۃ حتی یحسر
الفرات عن جبل من ذھب یقتتل علیہ الناس فیقتل تسعۃ اعشارھم
اسکو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے احمد و مسلم نے بھی اسکو ابی اوفی سے اخراج
کیا ہے آخر مین اتنا اور ہے حتی یقتل من کل مائۃ تسعۃ وتسعون اسیطرح
مسلم نے ابی ہریرہ سے شیخین و ابو داؤد نے بھی مختصراً ابو ہریرہ سے یون
روایت کیا ہے یوشک الفرات یحسر عن کنز فمن حضرہ فلا یاخذ منہ شیئا
نعیم بن حماد کی روایت مین ابی ہریرہ سے یون آیا ہے فیقتل من کل تسعۃ
سبعۃ فاذا ادرکتموہ فلا تقربوہ ان حدیثون کا ترجمہ پہلے گذر چکا ہے انمین
کچھ ذکر اسکا نہین کہ یہہ واقعہ قبل مہدی کے ہوگا یا زمانہ مہدی مین یا بعد اونکے
۲ قتل نفس زکیہ کا ہے مجاہد نے کہا مجھ سے ایک صحابی نے کہا اذا قتلت النفس
الزکیۃ غضب علیھم من فی السماء ومن فی الارض فاتی الناس المھدی فزفوہ
کما تزف العروس الی زوجھا لیلۃ عرسھا رواہ ابن ابی شیبۃ عمار بن
یاسر نے کہا اذا قتلت النفس الزکیۃ واخوہ یقتل بمکۃ ضیعۃ نادی

ایک گاؤن دس جاویگا عن خالد بن معدان قال لا یخرج المهدی حتی یخسف بقریة
بالغوطة تسمی حرستا رواہ ابن عساکر ے ہوا خسف کا بیدا مین عن عائشة
رضی اللہ عنها قالت قال رسول اللہ صلعم العجب ان ناسا من امتی یؤمون البیت
لرجل من قریش قد لجأ بالبیت حتی اذا کانوا بالبیداء خسف بهم فیهم المستبصر
والمجبور وابن السبیل یهلکون مهلکا واحدا ویصدرون مصادر شتی
یبعثهم اللہ علی نیاتهم رواہ البخاری ومسلم اس حدیث مین لفظ رجل من
قریش کا آیا ہے ذکر مهدی کا صراحةً نہین آیا مگر دوسری روایات سے معلوم
ہوتا ہے کہ یہ وہی خسف لشکر سفیانی کا ہے جو مهدی پر چڑھکر آویگا مهدی بہی
ایک مرد قریش ہی مین سے ہین گو نسل حسن ولد فاطمہ ہون اس صورت مین
ثبوت مهدی کا حدیث صحیحین سے بہی ہو سکتا ہے (عن صفیة ام المؤمنین
قالت قال رسول اللہ صلعم لا ینتهی الناس عن غزو هذا البیت حتی یغزو جیش
حتی اذا کانوا بالبیداء من الارض خسف باولهم واخرهم ولم ینج اوسطهم
قیل فان کان فیهم من یکرہ قال یبعثهم اللہ علی ما فی انفسهم رواہ احمد وابو
داؤد والترمذی وابن ماجة ورواہ احمد ومسلم والطبرانی عن ام سلمة
رواہ احمد ومسلم والنسائی وابن ماجة عن حفصة اس حدیث سے بہی ہونا
خسف کا بیدا مین ثابت ہے یہ خسف زمانۂ مهدی مین ہوگا اس بنا پر یہ حدیث
مسلم بہی دلیل ہے ظهور مهدی پر (عن ابن عباس رضی اللہ عنهما یبعث الخلیفة
بالشام بعثا فیهم ستمائة غریب الی الهاشمیین بمکة فاذا اتوا بالبیداء أمیزلون
فی لیلة مقمرة اذا اقبل راع ینظر الیهم ویعجب ویقول یا ویح اهل مکة ینتهی
الی غنمه ثم یرجع فلا یری احدا فاذا هم قد خسف بهم فیقول سبحان اللہ
ارتحلوا فی ساعة واحدة فیاتی قطیفة قد خسف ببعضها وبعضها علی

رایات سود لبنی العباس ثم یمکثون ما شاء اللہ ثم تخرج رایات سود صغار تقاتل
رجلا من ولد ابی سفیان یہ نشان بنی ابی سفیان سے لڑینگے وہ نشان بنی
مروان سے لڑے تھے اس نشان کے لوگ مشرق کیطرف سے نکلکر اطاعت مہدی
کرینگے اسکو نعیم بن حماد نے روایت کیا ہے غرضکہ ان دونون نشانون مین
فرق ہے دو نشان آچکے یہ نشان آنیوالے ہین ۴ زمین کا سونے چاندی
کو باہر پھینکدینا عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال ان ھذا الدین قد تم
وانه صائر الی النقصان وان امارة ذلک ان تقطع الارحام ویوخذ المال
بغیر حقه وتسفك الدماء ویشتکی ذو القرابة قرابته فلا یعود علیه بشیٔ ویطوف
السائل لا یوضع فی یده شیٔ فبینما هم کذلك اذ خارت الارض خوار البقرة
یحسب کل انسان انها خارت من قبلهم فبینما الناس کذلك اذ قذفت الارض
بافلاذ کبدها من الذهب والفضة لا ینفع بعد شیٔ منه ذهب ولا فضة رواه
ابن ابی شیبة ۵ ہونا خسف کا ہے نزدیک ایک معدن کے عن ابن عمر قال
تخرج معادن مختلفة معدن منها قریب من الحجاز تاتیه شرار الناس یقال له
فرعون فبینما هم یعملون فیه اذ حسر عن الذهب فاعجبهم معتملة اذ خسف به
وبهم رواه الحاکم وصححه اس سے یہ نہین معلوم ہوا کہ یہ واقعہ مہدی سے
پہلے ہوگا یا اونکے زمانے مین یا بعد اونکے مگر دوسری روایت آیندہ سے معلوم
ہوتا ہے کہ مہدی سے پہلے ہوگا عن علی کرم اللہ وجهه انه قال الفتن اربعة
فتنة السراء والضراء وفتنة کذا فذکر معدن الذهب ثم یخرج رجل من عترة
النبی صلی اللہ علیه وسلم یصلح اللہ علی یدیه امرهم رواه نعیم بن حماد بسند صحیح علی شرط مسلم
کئی سال ہوئے کہ ایک غل اوڑا تھا کہ مکہ یا مدینے کیطرف ایک پہاڑ مین سونے کی
کان نکلی ہے پھر کچھہ اصل اوسکی تحقیق نہین ہوئی ۶ غوطہ مین غربی دمشق کے

رواہ نعیم بن حماد ۱۰ نکلنا ایسے دمدار کا ہے عن کعب قال یطلع من المشرق قبل خروج المہدی نجم لہ ذنب یضیئ اخرجہ نعیم صاحب اشاعہ نے کہا یہ تارا سنہ ۱۷۵ میں ماہ جمادی الآخرہ نکلا تہا دو مہینے تک شہر کر غائب ہو گیا انتہی اسکے بعد بہی کئی بار نکلا ہے حجج الکرامۃ میں ہر سال سے طلوع اس نجم کو ضبط کیا گیا ہے ۱۱ گہن ہونا چاند کا دو بار رمضان میں عن شریک قال بلغنی ان قبل خروج المہدی ینکسف القمر فی شہر رمضان مرتین رواہ نعیم ۱۲ نکلنا آگ کا ہے طرف سے مشرق کے عن حسین بن علی رضی اللہ عنہما قال اذا رأیتم علامۃ من السماء نارا عظیمۃ من قبل المشرق تطلع لیلا فعندہا فرج الناس وہی اقدام المہدی وعن محمد بن علی الباقر رضی اللہ عنہ قال اذا رأیتم النار من المشرق ثلاثۃ ایام او سبعۃ ایام فتوقعوا فرج آل محمد ان شاء اللہ تعالیٰ مہدی اولاد فاطمہ میں ہونگے اسلئے ائمہ اہل بیت کو زیادہ تر انتظار انکی علامات ظہور سے رہا کیا ہے یہ روایات اگرچہ آثار ہیں لکن حکم مرفوع میں ہیں اسلئے کہ اجتہاد کو ایسے احوال میں کچھ دخل و مجال نہیں ہے ۱۳ وقعہ عظیمہ کا مدینے میں ہونا ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال یکون بالمدینۃ وقعۃ یغرق فیہا احجار الزیت ما الحرۃ عندہا الا کضربۃ سوط فیتنحی عن المدینۃ بریدا ثم یبایع المہدی رواہ نعیم یہ روایت صریح ہے اس باب میں کہ یہ وقعہ اور ہے وقعہ حرہ سے بہی جو بزمانہ یزید پلید ہوا تہا اسمین زیادہ خونریزی ہوگی تنبیہ سفر السعادۃ میں لکہا ہے زیت ایک جگہ ہے قریب دروازہ مسجد کے جسکو باب السلام کہتے ہیں جب کوئی آدمی باب السلام سے نکلکر داہنی طرف پہرتا ہے اور ایک پتہر پہینکنے کے فاصلہ پر جاتا ہے تو اوس جگہ پہونچتا ہے جسکو احجار الزیت کہتے ہیں عبارت سید سمہودی کی خلاصہ میں یہ ہے کہ احجار زیت نزدیک مشہد مالک بن

وجه الارض فيدا الجها فلا يطيقها فيعلم انه قد خسف بهم فينطلق الى صاحب
مكة فيبشره فيقول الحمد لله هذه العلامة التي كنتم تخبرون بها رواه
نعيم بن حماد وفي رواية لا يفلت منهم الا بشير ونذير بشير الى المهدي
ونذير الى السفياني وهما رجلان من كلب جمع ان دونون روايت مین یون
ہے کہ یہ دونون آدمی بھاگ کر رہے ہونگے پہر ایک آویگا وہ کسکو نہ پاویگا
ایک روایت مین یون آیا ہے فیخسف بثلثهم ويمسخ ثلث فتصير وجوههم الى
اقفيتهم يمشون الى ورائهم كما يمشون الى امامهم ويلحق ثلثهم بمكة یہ روایت
اگر ثابت ہوگی تو جمع مین حاجت تحمل وتعسف کی ہے یہ بہی ہوسکتا ہے کہ خسف لشکر
کا دو بار ہو ایک بار اسطرح دوسری بار اوسطرح اسی کے قریب ہے یہ بات کہ صاحب
مدینہ ایک لشکر پہلے لشکر سفیانی سے روانہ کریگا یہ امیر ہوگا مدینہ پر طرف سے سفیانی
کے اسلئے اسکی طرف بہی یہ نسبت کی گئی ۸ رمضان مین سورج چاند کو گہن لگنا یہ
روایت امام محمد بن علی باقر سے ہے انہون نے کہا ہمارے مہدی کے لئے دو
نشانیان ہین کہ جبسے خدا نے آسمان زمین کو پیدا کیا ہے آجتک نہین ہوئین
ایک یہ کہ پہلی رات رمضان کو کسوف قمر کا ہوگا دوسرے نصف رمضان میں سورج
کو گہن لگیگا رواه الدارقطني في سننه وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال لا
يخرج المهدي حتى تطلع من الشمس اية رواه البيهقي ونعيم بن حماد ۹ نکلنا قرن
ذی السنین کا ہے محمد بن علی باقر نے کہا اذا بلغ العباس خراسان طلع بالمشرق
القرن ذو السنين وذلك اول ما طلع بهلاك قوم نوح اغرقهم الله وطلع في
زمن ابراهيم حين القي في النار وحين اهلك الله قوم فرعون ومن معه
وحين قتل يحيى بن زكريا فاذا رايتم ذلك فاستعيذوا بالله من شر الفتن
ويكون طلوعه بعد انكساف الشمس والقمر ثم لا يلبثون حتى يطلع الابقع بمصر

منادمن السماء علیکم بفلان رواہ نعیم بن حماد وعن شهر بن حوشب قال
قال رسول اللہ صلعم فی المحرم ینادی مناد من السماء الا ان صفوۃ اللہ فلان
فاسمعوا واطیعوا فی سنۃ الصبوب المعمقۃ رواہ نعیم عمار سے پہلے گزر چکا ہے
کہ یہ ندا نزدیک قتل نفس زکیہ کے ہوگی عقد الدرر مین کہا ہے یہ ندا سارے
اہل ارض کو عام ہوگی ہر زبان والا اپنی اپنی زبان مین اوسکو سنیگا حکم بن نافع
نے کہا اذا کان الناس بمنی وبعرفات نادی مناد بعد ان یتحارب القبائل الا
ان امیرکم فلان ویتبعه صوت اخر الا انه قد صدق **فائدہ** کوئی اس
سے مانع نہین کہ یہ تکرار ندا کی رمضان مین ذی الحجہ مین محرم وغیرہ مین ہو جیسا
اختلاف روایات سے ظاہر ہوتا ہے **۱۵** نکلنا کف کا ہے آسمان سے عن سعید
بن المسیب قال تکون فرقۃ واختلاف حتی تطلع کف من السماء وینادی منادٍ
من السماء ان امیرکم فلان وعن اسماء بنت عمیس ان امارات ذلک
الیوم ان کفا من السماء مدلاۃ ینظر الناس الیها رواہ نعیم بن حماد
یعنی ایک پنجہ آسمان سے لٹکیگا لوگ اوسکو دیکھین گے **۱۶** نکالنا ہے کنز و
خزائن کعبہ کا عن علی بن ابی طالب قال حین ولجه هو وعمر رضی اللہ عنهما البیت
فقال عمر واللہ ما ادری ادع خزائن البیت وما فیه من السلاح والاموال
او اقسمه فی سبیل اللہ فقال له علی امض یا امیر المؤمنین فلست بصاحبه
انما صاحبه منا شاب من قریش یقسمه فی سبیل اللہ فی اخر الزمان رواہ
نعیم بن حماد یہ ایسی بات ہے جسمین اجتہاد کو کچھ دخل نہین ظاہر ہے اگرچہ
موقوف ہے لکن حکم مرفوع مین ہے **۱۷** ملحمہ عظمی کا ہونا عن ابی هریرۃ لا تقوم
الساعة حتی تنزل الروم بالاعماق او بدابق فیخرج الیهم جلیش من المدینة
الحدیث رواہ مسلم والحاکم وصححه اس محاربت کی تفصیل اوپر گذر چکی

سنان کے ہے وہان تیلی اپنے تیل کے کپتے بنایا کرتے ہین اب وہ جگہہ چھپ گئی
ہے ابوداؤد و ترمذی نے مولی آبی اللحم سے روایت کیا ہے کہ اوس نے آنحضرت
صلعم کو دیکھا ہے احجار الزیت کے پاس پانی پیتے تھے قریب زوراء کے کھڑے ہوے
دعا کرتے تھے الحدیث کعب بن احبار کا کلام اس بات کا مقتضی ہے کہ یہ جگہ حرہ
مین بنی عبد الاشہل کے گھرون سے پاس ہے وقعہ حرہ اسی جگہہ ہوا تھا انتہے
۱۴ آسمان سے ندا کا ہونا عن عاصم بن عمر البجلی قال لینادین باسم رجل من السماء
لا ینکرہ الدلیل ولا یمنع منه الذلیل رواہ ابن ابی شیبة وعن علی رضی الله
عنه قال اذا نادی مناد من السماء ان الحق فی ال محمد فعند ذلک یظهر المهدی
علی افواہ الناس ویشربون حبه ولا یکون لهم ذکر غیرہ رواہ نعیم وعن
سعید بن المسیب قال تکون فتنة کان اولها لعب الصبیان فلا تتناهی حتی
ینادی مناد من السماء الا ان الامیر فلان ذلکم الامیر حقا ثلث مرات رواہ
نعیم وعن ابی جعفر الباقر علیه السلام قال ینادی مناد من السماء ان الحق
فی ال محمد وینادی مناد من الارض الا ان الحق فی ال عیسی او قال العباس
فشك فیه وانما الاسفل کلمة الشیطان والصوت الاعلی کلمة الله العلیا
رواہ نعیم وعنه قال اذا کان الصوت فی شهر رمضان فی لیلة جمعة
فاسمعوا واطیعوا اسی مہینا اور دن ندا کا صراحة بتادیا ہے پھر کہا وفی
آخر النهار صوت اللعین ابلیس ینادی الا ان فلانا قد قتل مظلوما یشکك
علی الناس ویفتنهم فکم فی الیوم من شاك متحیر فاذا سمعتم الصوت
فی رمضان یعنی الاول فلا تشکوا انه صوت جبریل وعلامة ذلك انه
ینادی باسم المهدی واسم ابیه وعن اسحق بن یحیی عن امه وکانت
قدیمة قالت تکون فتنة تهلك الناس لا یستقیم امرهم حتی ینادی

اولیان بہت متولد ہونگی کثرت نسار کی جو منجملہ علامات قیامت سے ظہور جہل و رفع علم سے مناسب ہے یعنی اس صورت مین ذکر اس علامت کا ہمراہ رفع علم کیا جاتا لکن بوجہ مناسبت اس جگہہ کیا گیا پھر حافظ نے یہہ کہا کہ پچاس کا عدد یا تو حقیقی ہے یا مجاز ہے کثرت سے حدیث ابی موسی اسکی مؤید ہے وتری الرجل الواحد یتبعہ اربعون امرأۃ انتہی اسوقت مین جہان دیکھو ہر گھر مین مرد کم عورتین زیادہ ہین یہہ علامت مدت دراز سے اہل اسلام مین موجود ہے بعد ملحمۂ عظمی شاید عدد مذکور حقیقی ہوجاوے ۱۹ میراث و غنیمت پر خوشی کا نہونا یہہ دونون امر ملحمۂ کبری مین ہونگے حدیث اسکی قریب گذرچکی ۲۰ فتح ہونا قسطنطنیہ و رومیہ کا عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال سمعتم بمدينة جانب منها في البر وجانب منها في البحر قالوا بلى يا رسول الله قال لا تقوم الساعة حتى يغزوها سبعون الفا من بني اسحق الحديث رواه مسلم والحاكم وقال يقال هذه المدينة هي القسطنطينية قاضی عیاض نے کہا اصول مسلم مین اسیطرح لفظ بنی اسحق ہے لکن معروف محفوظ لفظ بنی اسمعیل ہے سیاق حدیث اسی پر دلیل ہے اسلیے کہ مراد عرب ہین حافظ ابن حجر نے کہا صواب لفظ بنی اسمعیل ہے جسطرح اور حدیثین دلالت کرتی ہین و عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلعم ست فيكم ايتها الامة وقال في السادسة وفتح مدينة قلت يا رسول الله اى مدينة قال قسطنطينية وعن كثير بن عبد الله المزني عن ابيه عن جده سمعت رسول الله صلعم يقول لا تذهبوا حتى تقاتلوا بني الاصفر يخرج اليهم روقة المومنين اهل الحجاز الذين يجاهدون في سبيل الله لا تأخذهم في الله لومة لائم حتى تفتح عليهم قسطنطينية ورومية بالتسبيح والتكبير فيهدم حصنها الحديث

وعن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلعم قال ان فسطاط المسلمین یوم الملحمۃ الکبری بالغوطۃ الی جانب مدینۃ یقال لہا دمشق من خیر مدائن الشام رواہ ابوداؤد والحاکم وصححہ وعن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلعم لا تقوم الساعۃ حتی لا یقسم میراث ولا یفرح بغنیمۃ ثم قال تجمعون لاہل الشام وتجمع لہم اہل الاسلام یعنی الروم الی ان قال فیجعل اللہ الدائرۃ علیہم فیقتلون مقتلۃ عظیمۃ لم یر مثلہا حتی ان الطائر لیمر بجنباتہم فما یخلفہم حتی یخر میتا فیتعاد بنو الاب کانوا مائۃ فلا یجدون بقی منہم الا الرجل الواحد فبای غنیمۃ یفرح اوای میراث یقسم رواہ مسلم وعن معاذ قال قال رسول اللہ صلعم ست من اشراط الساعۃ موتی وفتح بیت المقدس الی ان قال وان یغدر الروم فیسیرون بثمانین بند تحت کل بند اثنی عشر الفا رواہ احمد وابن ابی شیبۃ والطبرانی وعن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلعم ست فیکم ایتہا الامۃ فقال فی الخامسۃ وھدنۃ تکون بینکم وبین بنی الاصفر فیجمعون لکم تسعۃ اشہر لقدر حمل المرأۃ ثم یکونون اولی بالغدر منکم رواہ احمد ۱۸ پچاس عورتون مین ایک قیم یعنی کاربرداری کا ہونا عن انس مرفوعا ان من اشراط الساعۃ ان یقل الرجال ویکثر النساء حتی یکون لخمسین امرأۃ قیم واحد کثرت عورتون کی بسبب کثرت فتنون کی ہوگی ان فتن مین مرد قتل ہونگے عورتین رہ جاوینگی کسو کے اس حدیث مین نسا حدیث صحیحین مین ذکر کثرت نسا کا بعد قتل رجال کے آیا ہے لکن فتح الباری مین بذیل باب العلم یہ لکھا ہے کہ یہ ایک علامت محض ہے کسی دوسرے سبب سے نہوگی بلکہ اللہ تعالے یون ہی مقدر کریگا کہ آخر زمانے مین لڑکے کم پیدا ہون

ہے یہ آخر عمر مین مختلط ہو گئے تھے پیسے لے لیتی تھی پس اگر یہ حدیث اور حدیث اول
صحیح ہو تو بہی اس بات پر دلیل نہین ہے کہ مہدی وہی والی عباسیہ ہوا انتہٰی اوپر
گزر چکا کہ رایات مہدی کے بہی طرف سے خراسان کے آوینگے وہ کالے ہونگے
یہہ رایات بنی عباس اور کچہہ تہے تیسرا قول یہہ ہے کہ مہدی ایک شخص اہلبیت نبوت
سے ہونگے اولاد مین حسن یا حسین کی یہہ آخر زمانہ مین نکلین گے جبکہ زمین ظلم وستم
سے بہر جاویگی یہہ اوسکو عدل وقسط سے بہر دینگے اکثر احادیث اسی پر دلالت کرتی
ہین چوتہا قول امامیہ رافضہ کا ہے کہ مہدی محمد بن حسن عسکری ہین اولاد حسین سے
امصار مین حاضر ابصار سے غائب چہوٹے بچے تہے سرداب سامرہ مین گہس گئے اسکو
پانسو برس سے زیادہ مدت گذری پہر کبہی آنکہہ نے اونکو نہ دیکہا نہ کوئی خبر سنی یہہ
رافضی ہر رات اونکی راہ دیکہتے ہین کوتل گہوڑے لیکر سرداب کے سر پر کہڑے ہوتے
ہین اخرج یا مولانا اخرج یا مولانا چلاتے ہین پہر خائب خاسر نامراد پہر آتے ہین انکی یہی
عادت ہے یہہ اعتقاد انکا ہر عقلمند کا ہنسی ٹہٹہا ہو گیا ہے انتہٰی اشاعہ مین ہے ایک قوم
نے سلف مین سے یہہ دعوی کیا تہا کہ محمد بن عبد اللہ محض نفس زکیہ مہدی تہے پہر ابن القیم
نے کہا مہدی مغاربہ محمد بن تومرت تہا یہہ ایک بڑا جہوٹا ظالم متغلب بباطل تہا ظلم سے
مالک بنگیا ہزارون جانین قتل کین حریم مسلمین کو مباح کر دیا اولاد اسلام کو قید کر لیا
سبکا مال چہین لیا ملت کے حق مین حجاج بن یوسف سے بہی بہت بدتر تہا ایک جماعت
کو اپنے یارون مین سے زمین کے اندر قبور کہود کر زندہ درگور کرتا کہتا لوگون سے
کہو کہ یہ مین وہی مہدی ہون جسکی بشارت رسول خدا صلعم نے دی ہے پہر ان قبور کو
اونپر ڈہا دیتا کہ کہین بعد اس کہنے کے تکذیب نکرنے لگین اپنا نام مہدی معصوم رکہا
تہا پہر ایک دوسرا محمد عبید اللہ بن میمون قداح نکلا اسکا دادا یہودی تہا خاندان مجوس سے
مکر وفریب وکذب سے اسنے آپکو اہلبیت کیطرف منسوب کر کے دعوی مہدویت کا کیا بت

رواہ ابن ماجة والحاکم وعن ابی قبیل قال تذاکرنا فتح قسطنطینیة والرومیة ایہما تفتح اولا فقال عبد اللہ قیل یا رسول اللہ ای المدینتین تفتح اولا قسطنطینیة او رومیة فقال مدینة ہرقل تفتح اولا یرید القسطنطینیة رواہ احمد والحاکم وصححہ پہلے یہہ بات گزر چکی ہے کہ مراد قسطنطینیہ والملک سلطان اسلام نہین ہے بلکہ قسطنطینیہ کبری مراد ہے کہتے ہین اس نام کا شہر ملک فرانس مین اب بہی ہے شاید وہی مراد ہو رومیہ کا نام آجکل اٹالی ہے جسکو ایطالیہ لکہتے ہین واللہ اعلم فائدہ حافظ ابن القیم نے کتاب المنار مین لکہا ہی لوگون نے مہدی کے حق مین چار قول پر اختلاف کیا ہے ایک یہہ کہ مراد مسیح بن مریم ہین حقیقت مین مہدی یہی ہونگے انکی دلیل وہی حدیث جندی ہے لا مہدی الا عیسی ہے اس حدیث کا ضعف اوپر بیان ہو چکا اگر صحیح بہی ہو تو بہی حجت نہین ہے اسلیے کہ بڑے مہدی قیامت سے پہلے یہی عیسی علیہ السلام ہونگے کہہ سکتے ہین کہ حقیقت مین سوا انکے کوئی مہدی نہین گو انکے سوا کوئی اور بہی مہدی ہو یعنی مہدی کامل معصوم یہی عیسی ہین دوسرا قول یہہ ہے کہ مراد مہدی سے مہدی بنی العباس ہین وہ ہو چکے انکی دلیل وہی حدیث رایات سود ہے جو طرف سے خراسان کے آوینگے یہہ حدیث بہی گزر چکی اسکو احمد نے ثوبان سے مرفوعا روایت کیا ہے اسکی سند مین علی بن زید ضعیف ہین یہہ مناکیر کو روایت کیا کرتے ہین سو جس روایت کے ساتہہ متفرد ہون وہ لائق حجت نہین ہے ابن ماجہ نے بہی ثوری سے بطریق ثوبان اسیطرح روایت کیا ہے عبد العزیز بن مختار خالد اسکے تابع ہین پہر ابن مسعود سے روایت کیا ان اہل بیتی سیلقون بعدی بلاء وتشریدا وتطریدا حتی یاتی قوم من اہل المشرق معہم رایات سود الحدیث اخرجہ ابن ماجة اسکے اسناد مین یزید بن ابی زیاد سی الحفظ

کچھ پروا نہین ہوتی کہ مارا جاویگا یا بچیگا وہ مارنے مرنے پر طیار ہوجاتا ہے یہہ قوم
بکثرت ہے انہون نے اس اعتقاد کے سوا اور بہی بہت بدعات نکالی ہین جنکے سبب
سیدہی راہ سے بہک گئے اخبرنی بهذا اجمع من ثقات الہند انتہیٰ مین کہتا
ہون یہہ شخص جو جونپور سے نکلا تہا اسکا نام سید محمد تہا قوم مہدویہ اب تک
نواحی دکن ریاست حیدرآباد مین موجود ہے انکے رد مین ایک رسالہ اردو
موسوم بہدیۂ مہدویہ ابو رجا محمد مرحوم نے بہت اچہا لکہا ہے ایک مہدوی نے
سنہ ۱۲۹۹ مین اسی جرم پر اونکو مسجد مین جاکر قتل کر ڈالا انا للہ رسالہ مذکور مین اس
متمہدی کذاب کی پوری کہانی لکہی ہے یہہ مقام فرہ مضاف قندہار مین جاکر مرگیا
پہر صاحب اشاعہ نے کہا جبال شہرزور مین جبکہ مین بچا تہا ایک گاؤن مین جسکا نام
اُزکُنْ ہے ایک شخص محمد نام نکلا اوس نے دعوی کیا کہ وہ مہدی ہے ایک خلق اوسکی
ہمراہ ہوگئی احمد خان کردی نے جو امیر اون بلاد کا تہا اوسپر چہاپا مارا وہ بہاگ گیا
اوسکا بہائی ہاتہ آیا گاؤن ویران کردیا گیا ایک جماعت اوسکے اتباع کی قتل
کی گئی اوسکی شوکت جاتی رہی ذلیل و خوار ہوگیا علماء اکراد نے جمع ہوکر فتوے
اوسکے کفر کا دیا کہا ایمان اپنا تازہ کرے جورو سے نیا نکاح پڑہے آخر اوسنے
توبہ کی اپنے قول سے ظاہر مین رجوع کیا باطن مین اپنے یارون سے کہتا تہا کہ مینے
دل سے رجوع نہین کیا ہے سنہ ایکہزار ستر سے پہلے مین بہی اوسکے پاس گیا تہا وہ
بڑا عابد کثیر الاجتہاد پرہیزگار کہانے پینے مین متقی حرام سے الگ طریقۂ خلوتیہ پر تہا
ہے مگر اوسکا بہائی جو گرفتار ہوکر قید ہوگیا تہا وہ بہت انکار اسپر کرتا تہا نہایت تنگی
سے پیش آتا تہا پہر وہ مرگیا پہر اشاعہ مین کہا کہ تہوڑے دن پہلے اس تصنیف
سے جبال عقر و عمادیہ علاقۂ اکراد مین ایک شخص عبد اللہ نام ظاہر ہوا اوس نے
کہا مین شریف حسینی ہون اوسکا ایک چہوٹا بیٹا بارہ برس کا یا کچہہ کم زیادہ کا ہوگا

زور پکڑا اغلب سے مالک ملک بن بیٹھا اسکی ذریت جو ملحد منافق تھے سب زیادہ خدا رسول کے دشمن تھے یہ بلاد مغرب پر مستولی و غالب ہوگئے مصر و حجاز و شام ایلیا اسلام مین سخت غربت ظاہر ہوئی مسلمانون پر بڑی محنت و مصیبت پڑی یہ سب دعوی خدائی کا کرتے تھے یہہ کہتے تھے کہ شریعت کے لیے ایک باطن ہے خلاف ظاہر کے انہین کو ملوک قرامطہ باطنیہ کہتے ہین رفض و انتساب اہلبیت کے پردے مین چھپے دین الحاد اختیار کیا ہمیشہ ترقی پکڑتے رہے انکا حکم غالب رہا یہانتک کہ اللہ تعالی نے اس امت کو اس آفت سے چھوڑایا صلاح الدین یوسف بن ایوب نے خوب اسلام کی مدد کی انکو تباہ برباد کرکے ملت اسلامیہ کو انکے ہاتھون سے نجات دی مصر پھر نئے سر سے دار الاسلام ہوا بعد اسکے کہ انکے زمانے مین دار نفاق و کفر ہوگیا تھا انتہے ما ملخصا مین کہتا ہون یہہ رسائل اخوان الصفا جو عربی فارسی مین مشہور ہین انہین ملاحدہ کی تالیف ہین

رسائل اخوان الصفا رکثیرة		ولکن اخوان الصفا قلیل

قوم بوہرہ جو بلاد گجرات و دکن و مالوہ ہند وغیرہ ممالک اسلامیہ عجم و عرب مین منتشر ہے یہہ سب اصل مین قرامطہ باطنیہ ہین فائدہ شیخ علی متقی نے رسالہ مہدی مین لکھا ہے کہ انکے زمانے مین ایک شخص ہند مین برآمد ہوا اوس نے دعوی کیا کہ مین مہدی منتظر ہون ایک خلق کثیر نے اوسکا اتباع کیا دور تک اوسکی خبر پہنچی امر ظاہر ہوا پھر وہ بعد ایک مدت کے مرگیا مگر اوسکے اتباع اپنے عقیدہ سے نہ پھرے انتہے اثنا مین مجھے مین نے بہت ہندیون سے جو حرمین شریفین کو بمجرد ملا رحلها کے آتے ہین سنا ہے کہ وہ قوم ابتک اوسی اعتقاد ناپاک پر ہے انکو مہدویہ کہتے ہین تنا ایسے ہی بولتے ہین اسلئے کہ جو کوئی انسے کہتا ہے کہ تمہارا اعتقاد باطل ہے اوسکو قتل کر ڈالتے ہین یہانتک کہ ایک آدمی انہین کا اگر درمیان ایک جماعت اہل اسلام کے ہو تو بھی اوسکو

اس اشتہار کے جواب مین عثمان مذکور نے جو کچھہ لکھا ہے ترجمہ اوسکا مطابق
اخبار پانیر مطبوعۂ چہارم اپریل ۱۸۸۴ع یہہ ہے بنام خداے مہربان جسکی حمد
کے ساتھہ ہر وجود بطور فطرت گویا ہے یہہ جواب ہے طرف سے جملہ شیوخ و اقوام
کے جنہون نے مراسلہ انگریزی کو سنا ہے یا نہین سنا بنام سپہ سالار لشکر انگریزی
خدا اونکو اسلام نصیب کرے تمہاری تحریر جسمین تم ہم سبکو اپنی طرف بلاتے ہو
پہونچی سنتو خداے مہربان نے یکایک اپنی طرف سے ایک ہادی واسطے گمراہون
کے بہیجا ہے یہہ ہادی خدا کے دین کو بمقابلہ سب بد دینون کے قائم کردیگا
جو بد دین اس خدا کے دین کو رد کرینگے وہ اونکو قتل کریگا بد دینون پر
خدا کی لعنت ہے خدا کی پہٹکار کو تم لوگون نے ہی حال مین دیکہہ لیا ہے خدا
کے ہادی کے پاس بیشمار آدمی بیشمار لشکر مین اسکو بہی تم نے دیکہہ لیا کہ جتنی
فوج تمنے بہیجی تہی اون سب کا کیا حال ہوا آؤ آؤ قرآن شریف کا اتباع کرو
قرآن شریف مین ہے جسنے مرتے دم تک دین خدا کو نہ پہچانا اوسپر خدا کی لعنت
ہے ابد الآباد تک ہم سبکو اس بات کا یقین ہے کہ اکیلے خدا ہی نے اس مہدی کو
بہیجا ہے یہہ مہدی تمہارے مال و متاع کو اوسیطرح چہین لیگا جسطرح کہ رسول
خدا محمد صلعم نے آنکر چہین لیا تہا خدا سے ڈرو نقط اوسی کی عبادت کرو اوسکی
طرف جہکو جب تک یہہ بات نہو گی ہمارے تمہارے بیچ مین تلوار کہڑی رہیگی ہادی
تم سب کفار کے مارنے کو بہیجے گئے ہین مہدی کے ہاتہہ سے وہی بچیگا جسکی تقدیر
مین اسلام لکہا ہوا ہوگا تم سمجہو کہ اس ہادی کی تلوار تمہاری گردنون پر ہوگی
جہان کہین تم بہاگ کر جاؤگے خدا کا طوق تمہاری گردنون مین برابر پڑا ہوا ہے
کسی جگہہ بہاگ کر کیون نجاؤ ہرگز یہہ تصور نکرو کہ یہہ تمہاری جماعت سوجود وہ
ہمارے مقابلے مین کافی ہے یہہ بہی خیال رکہو کہ ترکو نکو بہ نسبت تمہارے تہوڑی

اسنے اوسکا نام محمد لقب مہدی رکہا کہا یہی میرا بیٹا مہدی موعود ہے ایک بڑی جماعت قبائل سے اوسکے تابع ہوگئی یہہ بعض قلعون پر غالب آگیا والی موصل نے اوسپر چڑہائی کی دونون مین لڑائی پڑی بہت خونریزی ہوئی آخر مہدی بہاگ نکلا اوسکو مع اوسکے بیٹے کے پکڑ لیا استنبول لائے یہان سلطان نے اونکا تصور معاف فرماکر یہہ حکم دیا کہ یہہ لوگ پہر اپنے ملک کو نہ جانے پاوین فہؤلاء الذین ادعوا المهدية بالباطل واتبعهم بعض السفهاء وحصلت منهم فتن وفساد كثير في الدين انتهى كلام الاشاعة بتعليم وتفهيم اب دوسرا تیسرا برس ہے کہ مقام دنقلہ ملک سودان مین ایک شخص ظاہر ہوا ہے محمد احمد نام اسکا پیشہ ہوروشی دروگری ہے مدرسہ خرطوم وکانا مین اوس نے علم مذہبی پڑہا خانقاہ مین بیٹہکر مشرب درویشی اختیار کیا چار برس ہوئے کہ ۱۸۸۱ع مین کہا مجکو غیب سے الہام ہوا ہے کہ مین مجدد دین اسلام ہون مجکو چاہئے کہ مین مذہب اسلام کو حالت اولی پر لے آؤن قوت نصرانی کو توڑ دون سلطان روم خدیو مصر اگر اس امر مین کوشش کرینگے تو ان سے کچہہ بحث نہین ورنہ ان سے بہی مقابلہ ہوگا یہہ مضمون اخبار لندن نیوز مطبوعہ یکم دسمبر ۱۸۸۳ع مین لکہا ہے جب سے یہہ شخص ظاہر ہوا ہے جرائد غیرہ اخبارات عربی وانگریزی وارد دین اسکو مہدی کاذب یا متمہدی لکہا آتا ہے خرطوم وسواکن وغیرہا مین اسکے لوگون سے اور لشکر مصر و فوج انگریزی سے کئی لڑائیان ہوئین سب مین اسکو فتح اونکو شکست ہوئی ابتک یہہ فتنہ قائم ہے اب سنا گیا ہے کہ فوج برطانیہ اوسکے مقابلے سے دست بردار ہوگئی ہے رہ جانے مصر والے باقی

فائدہ جنگ سواکن سے پہلے جو حال مین ہوئی ہے طرف سے فوج برٹش کے افواج عثمان شیخ دنقلہ کے نام ایک اشتہار صلح کا دیا گیا تہا اوسکے آخر مین یہہ دہمکی دیگئی کہ اگر صلح نکروگے تو ہم عنقریب تمہارے سر پر پہونچتے ہین

اس تجدید کے لئے یہی شرط ہے کہ مجدد سنت مردہ کو زندہ کرے بدعت زندہ
کو مارے طمع مال و ملک حرص جاہ و دولت سے علیحدہ ہو کوئی کام دین کا دنیا
کے لئے نکرے خدا کے لئے کرے پھر خواہ کوئی بادشاہ ہو جیسے عمر بن عبد العزیز
تھے یا عالم ہو جیسے امام احمد بن حنبل تھے خواہ کوئی درویش ہو جیسے شیخ الاسلام
ابن تیمیہ تھے یا قاضی ہو جیسے امام محمد شوکانی تھے یا مجتہد ہو جیسے سید محمد بن اسمعیل
امیر یمانی تھے یا صوفی ہو جیسے ابن عربی تھے غرضکہ مجدد ہر قوم قبیلے میں ہو سکتا
ہے ایک وقت میں کئی مجدد بھی بلاد مختلفہ یا متقاربہ میں ہوئے ہیں تجدید کے
طرق بھی علیحدہ علیحدہ ہیں کوئی صورت خاص اس کام کے لئے مقرر نہیں ہے
یہی علم و تقوی کافی ہے عصمت اہل تجدید باتفاق جمہور شرط نہیں ہے ہم
نہیں جانتے کہ یہہ مجدد جو مہدی سوڈان کہلاتے ہیں مقام العبید میں مقیم تھے
آپکو سید باپکو عبد اللہ بتاتے ہیں کون ہیں کیسے ہیں مہدی تو بالیقین نہیں
چنانچہ اخبار پانیر مطبوعہ دہم اپریل ۱۸۸۴ع میں اخبار ابو مدایات نقل کیا ہے
کہ صاحب اخبار مذکور نے محمد احمد سے ملکر پوچھا کہ کیا تمکو دعوی مہدویت ہے
اونہوں نے کہا ہم نے یہہ دعوی کبھی نہیں کیا اسلام کے بڑے بڑے عالم اور
شیوخ ترقی خواہ اسلام جو بالفعل ہمارے گرداگرد موجود ہیں اگر ہم دعوی مہدی
ہونے کا کریں تو یہہ سب ہمکو چھوڑ کر علیحدہ ہو جاویں ہرگز مقابلہ دشمن میں ہا
ساتھہ ندین انتہی حاصلہ مگر مجدد ہونے سے کوئی مانع بھی نہیں بشرطیکہ اوصاف
تجدید موجود ہوں دیار کے پیچھے کی بات ہمکو معلوم نہیں ہو سکتی اتنی دور کا
حال کسطرح صحیح طور پر معلوم ہو سکتا ہے اخبار نویس بھی لوگ ہیں جو عادل ضابط
نہیں مصلحت ملکی اندیشہ دولت دوربینی سلطنت کرکے خبر انکو طرح طرح کے بگاڑ کر
لکھا کرتے ہیں اگرچہ بقاعدہ معقول ہر خبر محتمل صدق و کذب ہے مگر اسکے ماننے کے اخبار

اصلاح کرنا پڑیگا جب تک تم سب پکے مسلمان نہوجاوُگے خدا و رسول کی پوری اطاعت نکروگے تب تک تم اپنے سر گردن کو بچا نہین سکتے یاد رکھو کہ خدا نے اپنی کتاب مقدس مین فرمایا ہے کہ جو کوئی خدا کے دین کو مانے اوسکو چاہیے کہ وہ خدا کے لیے لڑے جو لوگ خدا کو نہین مانتے بے شک وہ خدا کی تلوار سے قتل کیے جاوینگے خدا نے اب تک تم لوگون کو مہلت دے رکھی تھی تم نے اس مہلت کو غنیمت نہ سمجھا خدا تعالے ہر دن کو ہمیشہ مہلت دیکر آزماتا ہے زمانہ مہدی کا رشوت خواری کا زمانہ نہین ہے جسپر تم کا فرون کا دار مدار ہے یاد رکھو تبتک زمین بھرمین پورا پورا اسلام قائم نہوگا تب تک مہدی کی تلوار میان مین داخل نہوگی انتہے مین کہتا ہون جو مضمون اس جواب کا ہے بے شبہہ مہدی موعود ہی کام کرینگے یعنی مسلمانون کو اتباع کتاب و سنت پر کفار کو اسلام پر مجبور کردینگے ساری دنیا مین سوا دین اسلام کے کوئی دین دوسرا باقی نرہیگا جو انکی مخالفت کریگا وہ ہلاک ہوجاویگا خواہ نام کا مسلمان ہو یا اور کوئی ہو جسطرح اس کتاب سے ظاہر ہے رہی یہہ بات کہ صاحب سودان وہی مہدی منتظر آخر زمان ہین یا نہین سو اسپر کوئی دلیل قائم نہین کہ یہہ وہی مہدی ہین اگرچہ اس جواب مین زبان عثمان سے دعوی ہادویت و مہدویت کا انکے حق مین پایا جاتا ہے مگر وہ علامات صحیحہ امارات صریحہ جو اخبار و آثار مذکورہ مین آئے ہین انمین وہ کہان اسطرح کا دعوی بہت اخیار اشرار نے بھی پہلے ان سے کیا ہے مگر سچا نہ نکلا یہہ جواب اگر سچا ہے اخبار نگار نے یا کسی دوسرے مکار نے اسکو اپنی طرف سے نہین گھڑا ہے تو ہوسکتا ہے کہ یہہ مجدد دین ہو مجدد آخر سالہاے صدی اول صدی مین ہوتا ہے تجدید کبھی بواسطہ سیف و سنان بھی ہوتی ہے جسطرح بذریعہ ارشاد زبانی تالیف و بیان ہوا کرتی ہے

اسیر طرز و انداز جمالم	کہ خوانند از شوق بینند جمالم
بر افگن پردہ از رخ بے محابا	بیکے کن وعدۂ امروز و فردا

عوام کا یہہ حال ہے کہ اتباع ہر ناعق مقتدی ہر ناہق ہوجاتے ہین دنیا مین
جس کسی نے دعوی خدائی کا یا نبوت کا یا مہدویت کا یا مجددیت
کا یا کشف کرامات کا کیا کچہہ نہ کچہہ تہوڑے بہت لوگ اوسکی طرف ہوگئے یہہ
انجام کچہہ ہی کیون نہو ہر افواہ پر کان رکہنے لگے ہر گپ شپ کو سچ ماننے لگے
لاحول و لا قوۃ الا باللہ ؎

نہ ہر خبر کہ در آید بگوش با یکگفت	نہ ہر سخن کہ زلب آید استوار بود
ترا ز دست زخرد پیش آر نیک بسنج	کہ تا نگفت و نشنود تو اعتبار بود

۱۳ نکلنا دجال کا ہے معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم
نے عمران بیت المقدس خراب یثرب وخراب یثرب حضور الملحمۃ وحضور
الملحمۃ فتح قسطنطینیۃ وفتح قسطنطینیۃ خروج الدجال رواہ احمد و ابن ابی
شیبۃ وابو داؤد والحاکم وصححہ بیہقی نے اپنے شیخ حاکم سے حکایت کیا ہے کہ
پہلی نشانی جو بعد نکلنے مہدی کے ظاہر ہوگی وہ دجال ہے پہر اوترنا عیسی کا
پہر نکلنا یاجوج ماجوج کا پہر نکلنا دابہ کا پہر نکلنا سورج کا مغرب سے کلام حاکم
مین یہہ بہی آویگا کہ دابہ بعد طلوع شمس کے نکلیگا یہی قوی ہے اسی ترتیب
پر اب ہر ایک جگہہ بیان کیا جاتا ہے۔

فصل بڑی نشانی قیامت کی جو زمانہ مہدی مین واقع ہوگی نکلنا دجال کا ہی

اسکی اتنی خبرین ہین کہ کئی مجلدات مین آسکتی ہین کئی ائمہ نے اسکے حال مین تالیفات
جداگانہ کی ہین عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلعم

سب کے سب بے اعتبار مین شاید ہزار دن باتون مین کبھی ہول کر دو چار خبرین صحیح لکھہ جاتے ہون نہین تو اللہ اللہ خیر سلا فائدہ یہہ جتنا حال ان اخبار بے اعتبار سے سناد کیا گیا اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید یہہ شخص محمد احمد مثل محمد بن عبد الوہاب کے ہونگے جنکی طرف فرقہ وہابیہ منسوب ہے اسلئے کہ وہ بھی مدعی اسی مجددیت کے تھے قرآن وحدیث کیطرف دعوت خلق کرتے تھے انکا مذہب حنبلی تھا سوڈان کا مذہب معلوم نہین دعوی ان دونون کا قریب بکدیگر معلوم ہوتا ہے محمد بن سعود حاکم درعیہ نے اطاعت محمد بن عبد الوہاب اختیار کرکے موافق اونکے ارشاد کے دعوت دین کی کی جہاد اسلام کیا بہت سا ملک حجاز ویمن وغیرہ کا لے لیا مدت تک مکے مدینے مین انکا دخل رہا انکے بعد انکی اولاد نے بھی یہی شیوہ اختیار کیا روز بروز ترقی ہوئی یہانتک کہ پہر ۱۸۱۹ء مطابق ۱۲۳۳ھ مین وہ سب ہنگامہ طے ہو گیا جسطرح فی الحال کل علاقے سوڈان کے مع خرطوم وغیرہ قلعون کے ہاتہہ مین اتباع محمد احمد کے آگئے ہین توفیق پاشا خدیو مصر وغیرہ سے انکے مقابلے مین کچہہ بن نہین پڑتا دیکھا چاہئے کہ انجام اس کام کا کیا ہوتا ہے اونٹ کس کل بیٹھے ترجمان وہابیہ مین حال دعوت نجدیہ و اہل نجد کا مفصل لکھا گیا ہے اس کتاب مین تو فقط بیان کرنا احوال مہدی موعود منتظر علیہ السلام کا ہے خدا انکو کہین جلدی سے بہیجدے جیسے علیہ السلام کو اجازت نزول بہت شمول بخشے ہمکو انکے اعوان وانصار مین حشر کرے بے انکے آئے قیامت کبری نہین آتی یہہ آجا دین تو قیامت آوے قیامت ظاہر ہو تو ہم اپنے رب کو ان آنکھون سے دیکھین

حصول مدعا موقوف آنجاست		شنیدم وعدۂ دیدار فرداست
قیامت بس رہ دور و درازست		ازین حرفم دل وجان درگدازست
سرت گردم قیامت جلوہ گر سازہ		بباغ جلوہ کسرہ و خود برافراز

کسی نے کہا سیخ ہے بجا رسیجہ قاضی عیاض نے ان دونون لفظ کا انکار کیا کہا
یہہ تحریف ہے قاموس مین ہے اجتمع لنا فی سبب تسمیة المسیح خمسون قولا یعنے
علیہ السلام کو جو مسیح کہتے ہین یہہ اسلئے ہے کہ برص کمہ والیکو وہ چہوتے وہ اچہا
ہوجاتا یا اسلئے کہ وہ اخمص نہ تہے جسطرح آنحضرت صلعم کی صفت مین آیا ہے کان
مسیح القدمین یا ان کے پیٹ سے ممسوح بالدہن نکلے یا زمین مین سیر کرتے پہرتے
تہے حلیہ دجال ایک جوان آدمی ہوگا یا بوڑہا دونون قول کی سند صحیح ہے جسیم
بہاری بدن ہوگا سرخ یا سفید خالص یا گندم گون جید حدیث عبد اللہ بن معقل
سے نزدیک طبرانی کے آئی ہے فتح الباری مین کہا ہے ہوسکتا ہے کہ صاف رنگ
ہوگا گال سرخ ہون بال گہونگر والے ہونگے سیدہی یا بائین آنکہہ کانی ہوگی ٹینٹ
نکلا ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ عیب دونون آنکہہ مین ہوگا ایک تو بالکل کانی صفا
چٹ ہوگی دوسری آنکہہ مین پہلی ہوگی اوٹہی ہوئی بائین آنکہہ کا کانا ہونا حدیث
سمرہ مین آیا ہے اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے ابن حبان وحاکم نے صحیح
کہا ہے پستہ قد ہوگا دونون پنڈلی کے بیچ مین فاصلہ ہوگا یا دونون پاؤن مین
ٹیڑہ ہوگی دونون آنکہون کے بیچ مین ک ف ر لکہا ہوا ہوگا ہر مسلمان کاتب غیر
کاتب اوسکو پڑہ لیگا مگر کافر نہین پڑہ سکیگا اوسکے اولاد نہوگی مدینے کے مین داخل
نہوسکیگا اوسکے ہمراہ وہ قوم ہوگی جنکے منہہ ڈہال کیطرح چوڑے چکلے ہون گے
تتاری ترک اسی شکل کے تہے ستر ہزار یہودی اصفہان کے اوسکا ساتہہ دینگے
طیلسان یا سیجان پہنے ہوئے تلوارین محلی لٹکائے ہوئے ہونگے طیلسان تو ردا
کو کہتے ہین سیجان سبز طیلسان کو کہتے ہین آنکہہ اوسکی سویگی دل نہ سوویگا ناک
چونچ کیطرح ہوگی اسکی مان بڑی موٹی لمبی پستان کی تہی یہہ بہی لنبا تڑنگا ہوگا
روایت مین قد کا قصیر وطویل ہونا دونون آیا ہے یعنے موٹاپے کی نظر سے قصیر

حلیہ دجال

یقول ما بین خلق آدم الی قیام الساعة امر اکبر من الدجال رواہ مسلم
یعنی آدم کے پیدا ہونے سے قیامت تک کوئی امر دجال سے زیادہ بڑا نہین ہے
وعن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ ثلث اذا خرجن لم تنفع نفسا ایمانہا لم تکن امنت
من قبل الدجال والدابة وطلوع الشمس من مغربہا رواہ الترمذی وصححہ
آنحضرت صلعم کی دعا مین آیا ہے اللھم انی اعوذ بک من فتنة المسیح الدجال
تفسیر بغوی مین ہے کہ ذکر دجال کا قرآن شریف مین آیا ہے فی قولہ تعالے لخلق
السموات والارض اکبر من خلق الناس مراد ناس سے اسجگہ دجال ہے کل کا اطلاق
بعض پر آتا ہے صحیح بخاری مین ہے ما من نبی الا وقد انذر قومہ زاد فی
روایة معمر لقد انذرہ نوح قومہ وعند ابی داؤد والترمذی وحسنہ عن
ابی عبیدة لم یکن نبی بعد نوح الا وقد انذر وعند احمد لقد انذرہ نوح امتہ
والنبیون من بعدہ واخرجہ من وجہ آخر عن ابن عمر رضی اللہ عنہما یعنی نوح
علیہ السلام کے بعد جو نبی آیا اوس نے دجال سے ڈرایا فائدہ دجال کا نام
صافی بن الصیاد یا صائد ہے مدینے مین پیدا ہوا یہ بات جب ٹھیک ہو کہ ابن صیاد دجال
ٹھہرے لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ اور شخص تھا دجال اور آدمی ہے یا تو شیطان ہے بعض
جزائر مین اوسکو باندھ رکھا ہے اولاد شق نام کاہن مشہور سے یا خود شق ہی ہے
اسکی ماں ایک جنیہ تھی اسکے باپ پر عاشق ہو گئی اوس سے شق پیدا ہوا شیاطین اسکے
لئے عجائبات بنایا کرتے تھے سلیمان علیہ السلام نے اوسکو قید کر دیا ہے لقب دجال
کا مسیح ہے دجال مشتق ہے دجل سے دجل کہتے ہین خلط و لبس و خدع کو دجال
کے یہ معنی ہوئے کہ وہ مکار ہے لوگون کو دہوکا دیگا اوسکو مسیح اسلئے کہتے
ہین کہ ایک آنکھہ اوسکی ممسوح ہو گی یعنی کانا ہے یا اسلئے کہ زمین کا مسح کریگا
یعنی ہر جگہہ پھریگا ابو الہیثم نے کہا مسیح بروزن سکین ہے یعنی مکروہ صورت

دجال

وہ کہین گے ہم سے خطا ہوا پھر وہ یہ کہیگا جاؤ لوگون سے کہو مین اونکا رب ہون
وہ سب طرف دوڑ جاوینگے فتنۂ دجال اسکے فتنے بے گنتی ہین ۱ اسکے ساتھ دو
پہاڑ چلین گے ایک مین درخت پھل پانی ہوگا دوسرے مین آگ دہوان ہوگا
کہیگا یہ تو بہشت ہے یہ دوزخ ہے رواہ الحاکم وابن عساکر عن ابن عمر ۲
کچھ لوگون کو قتل کرکے زندہ کریگا ایک پہاڑ ثرید کا ایک نہر پانی کی ہمراہ ہوگی رواہ نعیم
عن حذیفۃ ایک روایت مین یون ہے کہ روٹی کا پہاڑ ساتھ ہوگا لوگ جہد مین
ہونگے مگر جسنے اوسکا ساتھ دیا وہ روٹی کہاویگا دو نہرین ہونگی ایک کو جنت دوسری
کو نار کہیگا جو کوئی اوسکی جنت مین جاویگا وہ نار مین گیا جو نار مین آویگا وہ جنت مین
ہوگا رواہ احمد وابن خزیمۃ والحاکم وسعید بن منصور عن جابر ۳ ایک روایت
مین یون آیا ہے تم مین جو کوئی اوسکو پاوے تو اوس نہر مین جاوے جسکو وہ
آگ دیکھ رہا ہے آنکھین بند کیکے سر نیچا کرکے اوسکو پی لے کہ وہ ٹھنڈا پانی ہے
بخاری نے مغیرہ بن شعبہ سے روٹی کا پہاڑ آیا ہے مسلم نے گوشت روٹی کا پہاڑ
روایت کیا ہے کسی روایت مین لفظ طعام وانہار ہے کسی مین طعام و شراب کسی مین
معہ مثل الجنۃ والنار نعیم کی روایت مین ابن مسعود سے یون آیا ہے معہ
جبل من مرق وعراق اللحم حار لا یبرد ونہر جار وجبل من جنان وخضرۃ و
جبل من نار ودخان یقول ہذہ جنتی وہذہ ناری وہذا طعامی وہذا
شرابی **فائدہ** ابن حبان کا صحیح مین اسطرف میل خاطر ہے کہ یہ بہشت و دوزخ
خیال بندی ہوگی دلیل اسکی حدیث مغیرہ ہے صحیحین مین انہون نے کہا مین آنحضرت
صلعم سے حال دجال کا بہت پوچھا کرتا تھا مجہ سے کہا تجھکو وہ کچھ نقصان نہ پہونچاویگا
مین نے کہا لوگ کہتے ہین اوسکے ساتھ روٹی کا پہاڑ ہوگا فرمایا ھو اھون من ذلک
یعنی وہ اس سے کمتر ہے نزدیک اللہ کے کہ سچ مچ اوسکے پاس یہ ہو بلکہ ایسا

فتنۂ دجال

ہوگا ورنہ اصل مین لنبا ہے ضخامت اس بات کی مقتضی ہوگی کہ زیادہ تر لنبا ہوتا یا پہلے
قصیر ہوگا ابتدا مین پر جب کفر ظاہر کریگا دعوی خدائی کا کریگا تو پہول پہال کر دراز
قد ہوجاویگا یہہ اللہ کی آزمایش ہوگی بندون کے لئے جسطرح سارے فتنے ہین
اسیطرح ایک یہہ فتنہ بہی قصر وطول کا ہے اسکا گدہا بہت موٹا تازہ ہوگا ایک
کان سے دوسرے کان تک چالیس گز کا فاصلہ رکہتا ہوگا جہان نظر پہونچیگی وہان
اوسکا قدم پہونچیگا اسکے مقدمۃ لشکر پر ایک آدمی ہوگا جسکے بدن پر بہت بال ہونگے
وہ کہیگا یہہ دیہنی ہباگو تمی نے کہا دجال چالیس گز لنبا ہوگا پہلے گدہے اوسکا
گدہا سفید ہوگا زمین اسکے لئے لپیٹ دیجاویگی دجال بادل کو ہاتہ سے پکڑلیگا
سورج سے پہلے مغرب تک پہونچ جاویگا دریا مین ٹخنے تک گہسیگا سیرت یہہ پہلے تو

سیرت دجال

دعوی ایمان و صلاح کا کریگا دین کیطرف بلاویگا لوگ اوسکا اتباع کرینگے روز بروز
غلبہ پکڑیگا یہاں تک کہ کوفے مین آویگا یہان بہی اظہار دین کر کے لوگون کو برانگیختہ عمل
پر کریگا پہر دعوی نبوت کا ہوگا ہر عقلمند اس بات سے گہبرا کر اوس سے جدا ہوجاویگا پہر
چند روز کے بعد کہیگا مین خدا ہون اوسوقت ایک آنکہہ کانی ایک کان مقطوع ہوجاویگا
دونوان آنکہہ کے درمیان ک ف ر لکہا جاویگا جسکے دلمین ذرہ برابر بہی ایمان
ہے وہ اوسکو چہوڑ دیگا اسکو طبرانی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے کعب احبار نے
کہا پہلے وہ طرف باب شرقی دمشق کے رج کریگا یعنی ابتدا خروج مین پہر نظر آویگا
مگر نزدیک نہر کسوہ کے پہر معلوم نہوگا کہ کدہر گیا پہر مشرق مین ظاہر ہوگا وہان
خلیفہ بنے گا پہر جاوہ وظاہر کر کے دعوی نبوت کا کریگا مسلمان لوگ اوسکے پاس
سے چلدینگے وہ نہر پر آویگا کہیگا جاری ہو وہ بہنے لگیگی پہر کہیگا بند ہوجا وہ
بند ہوجاویگی پہر کہیگا سوکہہ جا وہ سوکہہ جاویگی الحدیث بطولہ رواہ نعیم بن
حماد اکثر تابع اوسکے یہود و ترک نساء ہونگے اللہ تعالے شیاطین کو بہیجیگا

وہ ایک گنوار سے کہیگا بھلا اگر مین تیرے باپ مان کو زندہ کردون تو تو مجھکو اپنا
رب سمجھیگا وہ کہیگا ہان اوسوقت ایک شیطان اوسکے باپ کی صورت دوسرا
مان کی صورت بنکر سامنے آویگا یہہ دونون کہین گے اے بیٹے اسکی تابعداری
کر یہہ تیرا رب ہے وہ تابع ہوجاویگا بیچ ہے **ع** کہ بےعلم نتوان خدارا شناخت
اسیلئے حذیفہ نے کہا کہ اگر دجال تمہارے زمانے مین نکلے تو لڑکے اوسکو خذف
مارین یعنی کنکری ولیکن وہ تو اوسوقت نکلیگا جبکہ علم ناقص ہوجاویگا دین ضعیف
پڑجاویگا **تنبیہ** مراد گنوارون سے اسجگہہ وہ لوگ ہین جو علما سے دور
رہتے ہین گاؤن جنگل مین بستے ہین خواہ اعراب ہون یا اتراک یا اکراد یا اور
کوئی کیونکہ انکے پاس تمیز حق و باطل کا نہین ہے اکثر نفوس طرف تصدیق خوارق
کے مائل ہوتے ہین **فائدہ** حافظ ابن حجر نے کہا ابونعیم نے ترجمہ حسان بن عطیہ
مین بسند صحیح خود روایت کیا ہے کہ نجات نہ پاویگا فتنہ دجال سے کوئی مگر بارہ
ہزار مرد سات ہزار عورتین پھر کہا ایسی بات رائے سے نہین کہی جاتی محتمل ہے کہ مرفوع
ہو مگر اسکو مرسل کردیا ہے یا بعض اہل کتاب سے اخذ کیا ہو انتہیٰ یا محمول ہے اسپر
کہ اعراب و نسارے اتنے آدمی اوسکے فتنے سے بچ جاوینگے کیونکہ قصہ مہدی مین
آیا ہے کہ انکے ہمراہ اس سے بہی زیادہ لوگ ہونگے قتل عثمان رضی اللہ عنہ مین
آیا ہے کہ جسکے دلمین دانہ برابر قتل ہونا عثمان کا ہوگا وہ تابع دجال ہوجاویگا اگر
دجال کو پاویگا اگر نہ پاویگا قبر مین اوسپر ایمان لاویگا صاحب اشاعہ نے کہا اس بنیاد
پر جو کوئی رافضی آجکے دن ہے اور وہ مہدی سے ہدایت حق نہ پاویگا تو وہ
تابع دجال ہوجاویگا اسلیئے کہ ہر رافضی قتل عثمان رضی اللہ عنہ کو دوست رکھتا ہے
اس قتل سے راضی ہے اللہ تعالےٰ ہمکو محبت اصحاب رسول خدا صلعم پر مارے ۸
دجال کے ساتھ دو فرشتے بہی بشکل دو نبیون کے ہونگے ایک داہنی طرف دوسرا

دکھائی دیگا حقیقت مین کچھ نہوگا روایت احدھما فی رأی العین ماء ابیض والاخری
فی رأی العین نار تاجج بہی اسی کی موئید ہے ابن العربی المالکی نے کہا بلکہ سچ مچ ہوگا
یہہ اللہ کا امتحان ہے بندون کے لئے ھو اھون من ذلک کے یہہ معنی ہین
کہ وہ اس لایق نہین ہے کہ اوسکا خوف کیا جاوے یا اللہ اپنے دوستون کو
اوسکے سبب سے گمراہ کردے اشاعہ مین کہا تحقیق پہلی ہی بات ہے روایت
فلیغمض ثم لیطأطأ رأسہ فیشرب فانہ ماء بارد اسی پر دال ہے اسیطرح
یہہ روایت فمن ادرک ذلک منکم فلیقع فی الذی یراہ انہ نار فانہ ماء
عذب بارد اسیطرح یہہ روایت فالنار روضۃ خضراء والجنۃ غبرۃ ذات
دخان فرق ان دونون مین یہہ ہے کہ یہہ تو خرق عادت ہے خدا کی جنت ونار
حقیقت ہے وہ سوا خدا کے دوسرے کے لئے حقیقۃ نہین ہوسکتی ۳ زمین
دجال کے لئے ایسی لپٹ جاویگی جیسے بکری کا چمڑا تہ کردیتے ہین یہہ چالیس دن
کے اندر ساری زمین پر پہریگا کوئی شہر نہ بچیگا جہان نہ جاویگا اوسکو پامال کریگا
مگر حرمین شریفین تیہ ایسی جلدی چلیگا جیسے ہوا سے بادل بہاگتا ہے ۴ تین بار
چلاویگا سارے اہل مشرق ومغرب اوسکو سنین گے پرندہ کو ہوا سے پکڑ کر
سورج مین بہونے گا رواہ الحاکم وابن عساکر عن ابن عمر ۵ ایک دن مین دریا
کے اندر تین بار گہسیگا پانی دریا کا کمر تک نہ پہونچیگا ایک ہاتہ اسکا دوسرے ہاتہ
سے لنبا ہوگا لنبے ہاتہ کو دریا کی تہ تک لیجا کر مچہلی پکڑیگا رواہ ابونعیم عن حذیفۃ
۶ اسکا نکلنا وقت خفت دین ادبار علم کے ہوگا اکثر زمین مین کوئی ایسا باقی نہ رہیگا
جو اوس سے حجت کرے لیکن لوگ ذکر دجال کا بہول جاوینگے اکثر تابع اوسکے
یہی گنوار لوگ اور عورتین ہونگی یہانتک کہ آدمی اپنی مان بیٹی بہن بیوی کو
روکے گا اس ڈر سے کہ یہہ کہین اوسکی طرف نکل نہ بہاگین انکو باندہکر رکہیگا

کوئی اعرابی آویگا کہیگا اے رب میرے اونٹ بکری زندہ کردو شیاطین اوسکو ویسی
ہی اونٹ بکری اوسی عمر و رنگ و روپ کے دینگے وہ گنوار کہین گے یہہ ہمارا رب
نہو تا تو ان مردونکو ہمارے لئے کیون جلا دیتا گویا پہلی حدیث تو اوسکے حق مین ہے جو
اوسکی تکفیر کریگا یہہ دوسری اوسکے حق مین ہے جو اوسپر ایمان لاویگا اسکی پیروی
کریگا ۱۰ آواز بلند سے پکاریگا الی اولیائی الی اولیائی میرے دوستو میرے
پاس آؤ اسکو سب مشرق مغرب والے سنین گے پھر کہیگا الیّ احبائی الیّ احبائی فانا
الذی خلق فسوی والذی قدر فھدی وانا ربکم الاعلی یہہ دشمن خدا جھوٹا
ہے تمہارا رب ایسا نہین یادرکھو اکثر اتباع دجال کے یہود و اولاد الزنا ہونگے
رواہ ابن المبارک عن علی ۱۱ ایک قوم کے پاس آکر دعوت کریگا وہ اوسپر ایمان
لے آوینگے آسمان سے کہیگا پانی برسا زمین سے کہیگا پیدا وار کر اس قوم کے
جانور چارا کھا کر خوب طیار و تازہ ہوجاوینگے دودھ خوب دینگے پھر دوسری
قوم کے پاس جا کر وہی دعوت کریگا وہ اوسکی بات کو رد کرینگے یہہ وہان پھر
کہرا انکو کا یہہ بچارے قحط مین پڑجاوینگے ہاتھ مین کچھ مال باقی نرہیگا رواہ مسلم
عن النواس بن سمعان ۱۲ ویرانہ پر گزریگا کہیگا اپنے خزانے نکال سارے خزانے
اوس جگہہ کے اوسکے ہمراہ ہوجاوینگے جیسے شہد کی مکھیان رواہ مسلم ایضاً عن
النواس ۱۳ کوہ طور و کوہ زیتا سے کہیگا ہیل جاؤ وہ ہیل جاوینگے ہوا سے
کہیگا دریا سے بادل اوبہار زمین پہ پانی برسا پانی برسیگا رواہ نعیم
عنہ ایضاً ۱۴ کہیگا مین ہون رب سارے جہان کا یہہ سورج میرے اذن سے
چلتا ہے تم کہو تو اسکو روک دون وہ کہین گے اچھا یہہ اوسکو روک دیگا یہانتک
کہ ایک دن برابر ایک مہینے کے جمعہ برابر سال کے ہوگا پھر کہیگا تم کہو تو مین اسکو
چلا دون وہ کہین گے ہان دن برابر ایک گھڑی کے ہوجاویگا رواہ ابن البلوی

بایئن طرف دجال کہیگا کیا مین تمہارا رب نہین ہون جلاتا ہون مارتا ہون ایک
فرشتہ کہیگا تو جھوٹا ہے کوئی آدمی نہ سنیگا مگر دوسرا فرشتہ کہیگا تو سچ کہتا ہے
اسکو لوگ سنین گے انکو گمان ہوگا کہ اس فرشتہ نے دجال کو سچا بتایا یہہ بھی
ایک فتنہ ہے۔ حدیث ابن مسعود مین نعیم و حاکم کے نزدیک یون آیا ہے کہ جب
دجال یہہ کہیگا انا رب العالمین تو الیاس کہین گے کذبت الیسع کہین گے صدق
الیاس یہہ وہ دونون نبی ہین جنکے شانہ یہہ دونون فرشتے ہونگے ۹ سارے
شیاطین مشرق مغرب کے اسکے ہمراہ رہین گے ایک ایک مرد کے پاس سو سو شیطان
باپ بہائی اونکی غلام اولاد کی شکل بنکر آوینگے کہین گے تو ہمکو پہچانتا ہے وہ
کہیگا ہان یہہ میرا باپ ہے یہہ میری مان ہے یہہ میری بہن ہے یہہ بہائی ہے
وہ کہین گے بتاؤ یہہ کون شخص ہے یہہ کہیگا ہمکو خبر لگی ہے کہ یہہ دجال دشمن
خدا نکلا ہے یہہ کہین گے ٹھہر جا جلدی مت کر وہ تو تمہارا رب ہے تمہارے بیچ مین فیصلہ کریگا حکم دیگا
دیکھو یہہ اوسکی جنت ہے جسکو وہ لایا ہے یہہ اوسکی دوزخ ہے اوسکے ساتھ نہرین ہین طعام ہے یہہ کہیگا تم جھوٹے
شیاطین ہو وہ کذاب ہے ہمکو یہہ بات پہنچی ہے کہ رسول خدا صلعم نے تمہارا احوال بیان کیا ہے ہمکو ڈرایا ہے
فلا مرحبا بل انتم الشیاطین وهو عدو الله اللہ اوسکی ہلاکت کو عیسی بن مریم کو بھیجیگا وہ اسکو قتل
کرینگے اوسوقت یہہ شیاطین اوسکے آس پاس سے ادہر ادہر نامراد ہوکر چلے
جاوینگے پہر آنحضرت صلعم نے فرمایا مین نے یہہ حدیث تمکو اسلئے کی کہ تم بوجہہ جاؤ
سمجھہ لو یاد کرلو اسپر عمل کرو جو تمہارے بعد آوینگے اونکو سناؤ ایک دوسرے
کو یہہ حدیث کرتا رہے کیونکہ فتنہ دجال کا سب فتنون مین زیادہ تر سخت ہے
رواہ نعیم پہر نعیم و حاکم نے مستدرک مین ابن مسعود سے یون روایت کیا ہے
کہ عورت پاس دجال کے آکر کہیگی اے رب میرے بیٹے خاوند بہائی کو زندہ کردے
یہانتک کہ وہ ایک شیطان سے معانقہ کریگی سارے گہر شیطانون سے بہر جاوینگی

دعوی خلافت و نبوت کا نزدیک فتح قسطنطنیہ کے ہوگا خروج اعظم و دعوی الوہیت
کا وقت فتح قاطع کے ہوگا جو خروج مقید ہے ساتھ چالیس دن کے وہی بڑا ٹکنا ہے
مدت چالیس دن تک رہیگا ایک دن برابر ایک سال کے ایک دن برابر ایک
مہینے کے ایک دن برابر جمعہ کے ہوگا باقی سارے دن جیسے تمہارے دن کذا
فی حدیث النواس بن سمعان عند احمد و مسلم والترمذی ایک روایت مین یون
آیا ہے اوسکا زمانہ چالیس دن کا ہوگا ایک سال جیسے آدہا برس ایک سال جیسے
ایک مہینا ایک سال جیسے ایک جمعہ رہتے سہے دن جیسے آگ سے کوئی چنگاری
اوڑی صبح کو آدمی دروازہ شہر سے چلیگا دوسرے دروازہ تک نہ پہونچیگا
کہ اسمین شام ہوجاویگی اخرجہ ابن ماجۃ و ابن خزیمۃ والحاکم والضیاء عن
ابی امامۃ **فائدہ** علمانے اس حدیث کی تاویل مین اختلاف کیا ہے کسی نے کہا
یہہ کنایہ ہے اس بات سے کہ لوگ فتنون مین ایسے مشغول ہونگے کہ اونہین معلوم
نہوگا دن کدہر گزر گیا انکے سامنے گزرنا دن کا ایسا ہوگا جیسے ایک گہڑی مہینا
ایسا ہوگا جیسے ایک دن سال ایسا ہوگا جیسے ایک مہینا کسی نے کہا نہین بلکہ یہہ
حدیث اپنے ظاہر معنی پر ہے کیونکہ دوسری حدیث انس مین آیا ہے لا تقوم
الساعۃ حتی یتقارب الزمان فیکون السنۃ کالشہر ویکون الشہر کالجمعۃ وتکون الجمعۃ
کالیوم ویکون الیوم کالساعۃ ویکون الساعۃ کالضرمۃ اخرجہ احمد والترمذی
فی اشراط الساعۃ جواب ان دونون حدیث کے اختلاف کا یا تو ترجیح ایک حدیث کی
دوسری حدیث پر ہے یا جمع کرنا دونون مین ہے سو اگر ترجیح کی ٹہریگی تو حدیث
نواس جو نزدیک مسلم کے ہے زیادہ تر قوی ہے اگر جمع بتجویز کیجاوے گی تو اوسکی
کئی صورتین ہین ایک یہہ کہ ایام اوسکے چالیس برس ہونگے ایام کو مجازا سنین کہا ہے
پہر پہلا دن اس سال کا برابر ایک سال کے دوسرا برابر مہینے کے تیسرا برابر جمعہ کے

حماد والحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ ۱۵ دجال کے نکلنے سے پہلے تین
سالین بہت سخت ہونگی اونمین لوگون کو بہوک لگے گی اللہ تعالے آسمان کو حکم دیگا
کہ تہائی مینہ روک لے زمین کو حکم دیگا تہائی پیدا وار نکر پہر دوسرے سال حکم دیگا کہ دو
تہائی مینہ روک زمین کو حکم ہوگا دو تہائی پیدوار نکر تیسرے سال حکم دیگا ایک قطرہ
نبرسا زمین کو حکم ہوگا سبزہ نہ اوگا کوئی کہروالا نرہیگا جو نہ مرجاوے الا ماشاء اللہ
کہا گیا اے رسول خدا لوگ پہر کسطرح زندہ رہین گے فرمایا تسبیح تکبیر کہانے کی جگہ
ہوگی رواہ ابن ماجۃ وابن خزیمۃ والحاکم عن ابی امامۃ ۱۶ ایک شخص کو
ارہ سے چیرڈالیگا دو ٹکڑے کرکے ڈالدیگا خود دونون کے بیچ مین گزرکر کہیگا دیکہو
مین اسکو ابہی اوٹہا لیتا ہون کیا یہہ پہر بہی یہہ گمان کریگا کہ میرے سوا کوئی اور
بہی اوسکا رب ہے اللہ تعالے اوسکو زندہ کردیگا یہہ خبیث اوس سے کہیگا تیرا رب
کون ہے وہ کہیگا اللہ میرا رب ہے تو دشمن خدا دجال ہے خدا جانتا ہے جیسا مین نے
تجہکو اب پہچانا اس سے زیادہ کبہی پہلے نہ پہچانا تہا یہہ اوسکو دوبارہ قتل
کرنا چاہیگا مگر قابو نہ پاویگا رواہ ابن ماجۃ وابن خزیمۃ والحاکم والضیاء عن
ابی امامۃ محل خروج نکلنا دجال کا مشرق سے ہوگا بالیقین پہر ایک روایت مین
یون آیا ہے کہ خراسان سے نکلیگا رواہ احمد والحاکم من حدیث ابی بکر دوسری روایت
مین یون ہے کہ اصبہان سے نکلیگا اخرجہ مسلم حدیث ابن عمر مین نزدیک حاکم
وابن عساکر اسطرح ہے کہ یہودیہ اصفہان سے برآمد ہوگا یہودیہ ایک جگہہ ہے
اصفہان سے باہر ومثلہ عند احمد عن عائشۃ وعند الطبرانی من حدیث فاطمۃ
بنت قیس یخرج من بلدۃ یقال لہا اصبہان من قریۃ من قراہا یقال لہا رستاق آباد
وقت نزدیک فتح قسطنطنیہ کے نکلیگا یعنی بعد فتح وقت قحط ستہ سالہ کے بعض روایات
مین یون ہے بعد فتح قاطع کے برآمد ہوگا جمع یون ہو سکتی ہے کہ ابتداء خروج کے

محل خروج

وقت

حدیث بھی ابی سعید کی ہے نزدیک حاکم کے اشاعہ مین ان سبکو ایکطرح پہ نکالا ہے
پھر بقدر امکان جمع بین الاختلافات کیا ہے اکثر مضمون حدیث نواس کا متفرق
طور پر اوپر گذر چکا جو زیادہ ہے وہ یہ ہے جو کوئی پھنس جاوے اوسکی نار
مین اوسکو چاہیے کہ فریاد کرے خدا سے فواتح سورہ کہف پڑھے وہ آگ اسپر
برد و سلام ہو جاویگی جسطرح ابراہیم علیہ السلام پر ہوگئی تھی جب اسکا گذر
مکہ پر ہوگا ایک عظیم الخلقۃ کو وہان دیکھکر کہیگا تو کون ہے وہ کہیگا مین میکائیل
ہون مجھکو خدا نے بھیجا ہے کہ تجھکو حرم مین آنے نہ دون پھر مدینہ پر گذریگا وہان
بھی ایک عظیم الخلقۃ کو پاکر پوچھیگا تم کون ہو وہ کہین گے مین جبرئیل ہون مجھکو
خدا نے بھیجا ہے کہ مین تجھکو حرم رسول خدا صلعم مین نہ آنے دون دوسری
روایت مین ہے جب نقب پر نقاب مکہ و مدینہ کے آویگا وہان فرشتے ننگی تلوارین
لئے ہوئے کھڑے ہونگے مکہ مین میکائیل کو دیکھکر بھاگ کھڑا ہوگا چلاویگا منافق
مکہ کے اوسکے پاس نکلکر چلے جاوینگے اسیطرح مدینے مین نزدیک ضریب احمر کے جو
انتہائی سبخہ کے پاس ہے اتریگا ایک مرد مومن اسکے پاس نکلکر آویگا اپنے یارون
سے کہیگا واللہ مین اوسکے پاس جاتا ہون دیکھون تو یہ وہی ہے جس سے
ہمکو رسول خدا صلعم نے ڈرایا ہے یا اور کوئی ہے وہ کہین گے ہم تمکو نہین جانے
دیتے ہم اگر جانین کہ جب تم اوسکے پاس جاؤگے وہ تمکو قتل کر ڈالیگا تو ہم جانے
بھی دین مگر ڈر یہ ہے کہ کہین تمہین کسی فتنے مین نہ ڈالدے یہ مومن مرد بے
جاے نہ مانے گا جب چلکر پاس شایح دجال کے پہونچیگا وہ کہین گے کدہر آئے
یہ کہیگا اسی مرد خارج کے ارادہ سے آیا ہون وہ کہین گے کیا تمکو ہمارے
رب پر ایمان نہین ہے یہ کہیگا وہ ہمارا سچا رب کیون ہونے لگا وہ کہین گے
اسکو قتل کرو کوئی کہیگا کیا تمکو تمہارے رب نے منع نہین کیا ہے کہ تم کسیکو

ہوگا باقی دن جیسے ہمارے دن پہر دوسرے سال کے دن گھٹ چلین گے یہانتک
کہ ایک سال برابر آدہے سال کے ہوگا اسیطرح سال برابر ماہ کے ماہ برابر جمعہ
کے تا آنکہ پچھلے دن مثل شرر کے ہونگے ایک دروازے دوسرے در تک نہ پہونچیگا کہ
شام ہوجاویگی سو ایک سال اوسکے سالون سے برابر کئی سال ہمارے کے ہوگا
اخیر سالین اوسکی بقدر ایک سال کے ہمارے سالون سے ہونگی حدیث ابن مسعود
جو اوپر گزری کہ سورج کو چلا دیگا روکے گا اسکی مقوی ہے **فائدہ** آنحضرت
صلعم سے پوچھا جو دن برابر ایک سال کے ہوگا اوسمین ایک دن کی نماز پڑہی
جاویگی فرمایا نہین تم اوسکا اندازہ کرلو یعنی ہر دن کا مقدار ٹھہراکر پانچون نماز
پڑہو پہر دوسرا تیسرا دن مقرر کرلو چھوٹے دنون سے پوچھا کہ اوسمین نماز کسطرح
پر ہوگی فرمایا جسطرح تم بڑے دن مین اندازہ کروگے اوسیطرح اوسمین بھی
مقدار ٹھہرالو ارشاد مین کہا ظاہر یہہ ہے کہ تقدیر اسکے برعکس اول ہے یعنی ایک
دن کی مقدار مین نماز پنجگانہ پڑہنا چاہیے گو اس مقدار مین بہت سے دن
گذرجاوین دوسری صورت یہہ ہے کہ یہہ زمانہ بطریق عالم مثال کے ہوگا
جنکے نزدیک یہہ ایام مین کسی کی نظر مین یہہ سال ہین واقعی موجود محقق
صوفیہ نے اس عالم کو ثابت کیا ہے خواب مین محسوس بتایا ہے یہہ بات نہین کہ محض
ایک خیال بے حقیقت ہو یہہ عالم درمیان عالم اجساد و عالم ارواح کے ہے
سیوطی نے المنجلی فی تطور الولی مین ابن عربی نے فتوحات مین والد ماجد مجدد نے
حظیرۃ القدس ریاض المرتاض مین ذکر اس عالم کا کیا ہے کیفیت خروج اس
بارہ مین حدیثین مختلف آئی ہین سب سے زیادہ مبسوط حدیث نواس کی ہے نزدیک
مسلم وغیرہ کے پہر حدیث ابی امامہ کی ہے نزدیک ابن ماجہ و ابن خزیمہ وحاکم
کے پہر حدیث ابی سعید کی ہے نزدیک مسلم کے و معناہ عند البخاری دوسری

یہہ کہیگا واللہ مین کبھی تیری اطاعت نہین کرینگا دجال اوسکو ذبح کرنے کے لئے پکڑیگا گردن سے ہنسلی تک تانبا بلا ناچاہیگا مگر نہ بن سکیگا ایک روایت مین یون ہے کہ تانبے کے تختون پر اوسکو رکھیگا مگر اوسمین کوئی ہتھیار اثر نکریگا چارون ہاتھہ پاؤن پکڑکر آگ مین پھینکدیگا لوگ جانینگے کہ اسکو دوزخ مین ڈالدیا وہ جنت مین گریگا آنحضرت صلعم نے فرمایا یہہ لوگون مین سب سے زیادہ درجہ مین مجہسے قریب سب مین بابت گواہی کے خداکے پاس بڑا ہوگا **فائدہ** اشاعہ مین کہا ہے یہہ مرد مومن علی الاصح خضر علیہ السلام ہونگے جسطرح بعض احادیث صحیحہ مین آیا ہے کشف صریح بہی اسی پر دلیل ہے ایک قول یہہ ہے کہ یہہ مومن اصحاب کہف مین سے ایک شخص ہوگا اوریہہ گذرچکاہے کہ اصحاب کہف مہدی کے اصحاب ہونگے مگر یہہ قول ثانی ضعیف ہے **قالہ فی الفتوحات انتھٰی** مین کہتا ہون کسی حدیث صحیح مین نہین آیا کہ یہہ مومن خضر ہین یہہ تو مجرد دعوی ہے مشایخ کا کشف صوفیہ ہے محدثین کے نزدیک خضر زندہ نہین ہین اگرکسی حدیث مین انکی تصریح آئی ہے تو وہ حدیث یا تو ضعیف ہے یا منکر یا شاذ اگر صحیح ہو تو ہوسکتا ہے کہ نام اوس مومن کا خضر ہو نہ یہہ کہ وہ خضر صاحب موسیٰ علیہ السلام ہونگے روایت مصاحبت اصحاب کہف کے ساتہہ مہدی علیہ السلام اگر صحت کو پہونچ جاوے تو ہونا کسی ایک شخص کا اونمین سے کچہہ دور نہین اسلئے کہ کہف والے ابہی تک زندہ ہین سوتے ہین مرے نہین خضر کے غائب ہونیکو بہت دن ہوئے خضر اگر جیتے ہوتے تو یہہ نہین ہوسکتا ہے کہ نزدیک رسول خدا صلعم کے زمانہ حیات نبوی مین نہ آتے فقط اولیاء امت ہی کو جابجا دکہائی دیتے سبحان اللہ تم امام ابو حنیفہ رحمہ سے تو علم سیکہین مشکل حل کریں سید المرسلین دنیا مین جلوہ افروز ہون اون سے آکر ایک مسئلہ بہی نہ پوچہین حدیث صحیح مین تو یون آیا ہے لوکان موسیٰ حیا ما وسعہ الا اتباعی

بے اوسکی اجازت کے نہ مار و یہہ کسی آدمی کو دجال کے پاس بھیجین گے کہ جسنے
ایک شخص پکڑا ہے جو ایسا ایسا کہتا ہے ہم اوسکو قتل کرڈالین یا تیرے پاس
بھیجدین وہ کہیگا میرے پاس بھیجدو یہہ اوسکو پکڑکر پاس دجال کے لیجاوینگے
یہہ مومن اوسکو دیکھکر پہچان لیگا جسطرح رسول خدا صلعم نے بیان کیا ہے لوگون
سے کہیگا یہہ وہی دجال ہے جسکا ذکر رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے دجال حکم
کریگا کہ اسکا سر توڑو پھر کہیگا اگر تو نے میرے حکم برداری کی تو خیر ورنہ مین تجھکو
دو ٹکڑے کرڈالونگا وہ مومن پکار اوٹھیگا اے لوگو دجال مسیح کذاب یہی ہے
جسنے اسکا کہا نہ مانا وہ جنت مین ہے جسنے مانا وہ آگ مین گیا دجال کہیگا اسکی
پیٹہہ پیٹ کو ٹھونکو پھر کہیگا میرا کہنا مانتا نہین تو دو ٹکڑے کیئے دیتا ہون یہہ کہیگا
تو مسیح کذاب ہے یہہ حکم دیگا کہ آرہ سے سر تا پا اسکو چیر ڈالو ایک روایت مین یون
آیا ہے کہ پاؤن گھسیٹ کر عجب الذنب پر لوہار کھکر دو ٹکڑے کرڈالیگا ایک نشانی کے
انداز پر ایک ایک ٹکڑا پھینکدیگا پھر دونون ٹکڑون کے بیچ مین چلکر اپنے اولیار
سے کہیگا کہو تو اسکو زندہ کردون کیا تم نہین جانتے کہ مین تمہارا رب ہون وہ
کہین گے سچ ہے تب ایک ٹکڑے کو دوسرے ٹکڑے سے مار کر کہیگا کھڑا ہوجا وہ
جی کر کھڑا ہوجاویگا دجال کے اولیار اس حال کو دیکھکر اوسکی تصدیق کرین گے
یقین جان لینگے کہ رب اونکا یہی ہے اوسکی بات مانین گے اوسکی تابعداری کرینگے
تب اوس مومن سے کہیگا کہ تو مجھپر ایمان نہین لاتا وہ کہیگا ما ازددت فیک الا
بصیرۃ یعنی ابتو مین نے خوب ہی تجھکو پہچان لیا سمجھ بوجھ لیا دوسری روایت
مین یون ہے لا نا الآن اشد فیک بصیرۃ مّنی مطلب ایک ہی ہے پھر لوگون مین
پکاریگا دیکھو مسیح کذاب یہی ہے میرے بعد اب کسی آدمی سے یہہ ایسا کام نکرسکیگا
دجال کہیگا قسم ہے تو میری اطاعت کر نہین تو تجھے حلال کرکے آگ مین ڈالدونگا

جب مسیحا دشمن جان ہو تو کیونکر ہو علاج		کون رہبر ہو سکے جب خضر بہکانے لگے

غیر جبکہ یہہ ماجرا اس مومن کا گزرے گا تو مدینہ منورہ تین بار زلزلہ کریگا ہر منافق منافقہ اوسمین سے نکلکر دجال سے جا ملیگا اوسدن مدینہ پاک صاف ہو جاوے گا جسطرح بھٹی مین میل کچیل لوہے کا نکل جاتا ہے اوسدن کا نام یوم الخلاص ہو گا سب سے پیچھے عورتین نکلکر دجال کے پاس جا موجود ہونگی یہانتک کہ مرد پھر کر اپنی مان بیٹی بہن پھوپی کو باندہے گا کہ مبادا کہین اوسکی طرف نکل بہاگین ایک روایت مین یون آیا ہے دجال آکر کوہ احد پہ چڑہیگا مدینہ کیطرف جہانک کر اپنے الفتون سے کہیگا یہہ سفید محل ہے یہہ مسجد احمد ہے **تنبیہہ** اشاعہ مین لکہا ہے اس حدیث مین معجزہ ہی رسول خدا صلعم کا کیونکہ خبر دی ہے اس امر کی کہ مسجد شریف بلند ہو گی گچ سے سفید کیجا ویگی اسلئے کہ آپکے زمانہ مین یہہ مسجد جریدے سے بنی تہی چنانچہ یہہ خبر مطابق واقع کے ہوئی مسافت بعید سے مسجد موصوف سفید دکہلائی دیتی ہے سفید منارے دور سے چمکتے نظر آتے ہین شاید خروج دجال کا قریب ہے وہ اس بنا کو دیکہے گا واللہ اعلم انتہےٰ یہہ بات صاحب اشاعہ نے ۱۲۹۶ مین لکہی تہی اب تو زمانہ خروج کا اور بہی زیادہ قریب آگیا ہو گا حدیث ام شریک بنت ابی العکر مین آیا ہے کہ مین نے کہا اے رسول خدا صلعم عرب اوسدن کہان ہونگے فرمایا کم ہونگے بیت المقدس اونکو کہینچ لیگا انکا امام مہدی نام ایک نیک آدمی ہے دجال شام کیطرف توجہ کریگا مسلمان بہاگ کر جبل دخان مین جو شام مین ہے جا چہپین گے یہہ انکا حصار کریگا سخت جہد مین گرفتار ہونگے آخر لوگ تنگ آکر کہین گے یہہ محاصرہ کب تک رہیگا نکلو اس دشمن سے لڑین یا تو خدا شہادت دیگا یا فتح بخشیگا پہر اوسکے قتال پر بیعت کرینگے اللہ کو انکا صدق معلوم ہو گا پہر ایک ایسا اندہیرا آویگا کہ کسی ایک کو اپنا ہاتہہ تک نسوجہیگا اس درمیان مین عیسےٰ ابن مریم اوترینگے اندہیرا دور ہو جاویگا یہہ اپنے درمیان مین ایک مرد کو دیکہین گے کہین گے تم کون ہو وہ کہین گے

موسیٰ اگر جیتے ہوتے تو نہ بنتا اون سے کچھ مگر اتباع پیر ا معلوم ہوا اتباع کے لئے زندہ
ہونا درکار ہے کیونکہ مرنے کے بعد عمل منقطع ہوجاتا ہے موسیٰ انبیاء اولعزم مین
ہین انکے خضر مین ہنوز بحث ہے کہ ولی ہین یا نبی سو موسیٰ تو نبی ہوکر اطاعت
کرتے مگر خضر جو موسیٰ سے رتبہ مین کم ہین انہون نے اتباع کیا ایکدن بہی تشریف
بر ستگی عہد رسالت مین آکر علیک سلیک تک نہ کی جو حدیث صاحب اشاعہ نے
اسجگہہ ذکر کی ہے وہ خود اس مومن کے خضر ہونے سے انکار ہے اسلئے کہ لفظ
حدیث کا مومن ہے نہ خضر اس مومن کا یہ قول ہوگا کہ یہ وہی دجال ہے جسکی خبر
ہمکو رسول خدا صلعم نے دی ہے سو ظاہر ہے کہ رسول خدا نے کوئی خبر دجال کی
خضر علیہ السلام کو نہین دی تہی آن اگر حسب اعتقاد حنفیہ یہ خبر انکو قبر امام اعظم رح
سے ملی ہو تو خدا جانے سارے محدثین بدلیل حدیث صحیح بخاری منکر وجود خضر ہین
ایسے مسائل مین آیت یا حدیث حجت ہوتی ہے کشف والہام ورویت خاص یا عام
حجت نہین ہوسکتا تفصیل اس مسئلہ کی فتح البیان مین مذکور ہے ایسا مسئلہ لوگون
کو علماے حدیث سے سیکہنا چاہئے نہ اہل کشف وکرامات سے وہ اسبات کو کیا
جانین کیا سمجہین ؏

خضر کیا جانین غریب اگلے زمانے والے		کوچۂ عشق کی راہین کوئی ہمسے پوچہے

لیکن بات اتنی ہے کہ جب یہی بڑے بڑے صوفی ایسے مسئلے اپنی زبان سے نکالین
کتابون مین لکہین لوگون کے دلمین حقیقت اوسکی جمادین اپنا مشاہدہ بیان کرین
اپنی ملاقات ظاہر فرمادین صوفیہ کا اجماع نقل کرین تو پہر عوام اسلام کچے مسلمان
اگر نہ بہکین تو کیا کرین کٹ ملا جاہل لوگ تو انہین کو اپنا ہادی خضر راہ سمجہہ گئے ہین
یہ اونکی بات کو کسطرح قبول نکرین یہی تو ایک بڑی مصیبت دین مین پڑی ہے
کہ گمراہی بہی انہین حضرات کے طفیل سے ہوتی ہے ؏

ایسا معلوم ہوگا کہ گویا بالون سے پانی ٹپکتا ہے اوٹہاتے وقت یون معلوم ہوگا کہ گویا
موتی جہڑتے ہین جس کافر کو انکی سانس ہونچیگی وہ مرجاویگا اوسکو پہر جینا حلال نہین
ہے سانس وہان تک جاویگی جہانتک نظر ہونچیگی یہہ دجال کو تلاش کرینگے باب لد
پہ پاکر قتل کرینگے ایک روایت مین یون آیا ہے آسمان سے ندا ہوگی یاایہا الناس
مایمنعکم ان تخرجوا الی ھذا الکذاب الخبیث اس ندا کو لوگ سنکر کہین گے یہہ
کسی پیٹ بہرے آدمی کا کلام ہے نہین اوسوقت نور خدا سے چمک اوٹہیگی عیسیٰ بن مریم نازل
ہونگے کہین گے اے لوگو خدا کی حمد کرو تسبیح کرو یعنی اس بات پر کہ مین تمہارا قوت
بازو ہون یہہ لوگ ایسا ہی کرینگے اصحاب دجال بہاگنا چاہین گے اللہ تعالےٰ زمین
کو انپر تنگ کردیگا نصف ساعت مین باب لد پہ آکر عیسیٰ علیہ السلام کو پاوینگے دجال انکو
دیکھکر اپنے یارون سے کہیگا اقامت نماز کہو یہہ انکے ڈرسے کہیگا پہر ان سے کہیگا اے
نبی اللہ اقامت نماز ہوگئی ہے یہہ فرماوینگے اے دشمن خدا تجھکو یہہ تو زعم ہے کہ رب العالمین
تو ہی ہے پہر تو نماز کسکی پڑہتا ہے آپ سقرمہ سے اوسکو قتل کرینگے **تنبیہ** جمع ان
روایات مین یون ہے کہ پہلے تو دمشق مین منارۂ سفید پہ سے اوترینگے یہہ منارہ
ابتک موجود ہے اوسوقت جہہ گہڑی دن ہوگا کتاب فتوحات سے اوپر گزرچکا ہے
کہ لوگون کو نماز عصر پڑہا وینگے احتمال ہے کہ ظہر کے بعد اوترینگے مگر بسبب شغل
قرعہ اندازی کے درمیان یہود ونصاریٰ کے وقت عصر کا آجاویگا لوگون کے
ساتھہ نماز پڑہینگے امام ہونگے جسطرح ایک روایت مین آیا ہے پہر وہان سے
بیت المقدس کو مسلمانون کی فریادرسی کو تشریف لاوینگے یہان نماز صبح مین آوینگے
مہدی کے لوگون نے تکبیر تحریمہ کہہ لی ہوگی بعض نے نہ کہی ہوگی وہ انکے پاس
آویگا یہہ مہدی کو نماز مین پاوینگے مہدی تہقری کرنا چاہین گے مہدی کا پہرنا
دیکھکر یہہ شخص کہیگا آپ بڑہین آو پہر عیسیٰ علیہ السلام مہدی کے کاندہے پر ہاتھہ

مین خدا کا بندہ و کلمہ عیسے ہون تین کامون مین سے ایک کام اختیار کرو یا تو اللہ تعالے دجال
و لشکر دجال پر اپنا عذاب بہیجے یا ان سبکو زمین دہسا دے یا تمہارا ہتہیار اونپر چلے اونکا
ہتہیار تمپر نہ چلے تب یہ کہین گے اے رسول خدا یہی بہتر ہے اوسدن پہر تو دیکھیگا کہ ایک
بڑا لنبا اکول شروب یہودی کا ہاتہ رعب سے اوسکی تلوار نہ اوٹہا سکیگا یہ سب
مسلمان اونپر غالب آجاوینگے ایک روایت مین یون آیا ہے کہ امام مہدی نماز
صبح کے لئے آگے بڑہین گے کہ اتنے مین عیسے علیہ السلام نازل ہونگے مہدی رجعت
قہقری کرینگے تاکہ عیسے علیہ السلام آگے بڑہین لوگون کو نماز پڑہاوین اون سے
کہا جاویگا اے روح اللہ آگے بڑہو یہ بات وہ شخص کہیگا جسنے تحریمہ نماز کیا
ہوگا یہ ارشاد کرینگے تمہارے امام بڑہکر نماز پڑہاوین پہر عیسے اپنا ہاتہ درمیان
دوش امام مہدی کے رکہکر کہین گے تم بڑہو اقامت نماز کی تمہارے لئے کہی گئی ہے
یہہ نماز پڑہاوینگے نماز سے پہر کر عیسے فرماوینگے چلو فتح کرو فتح ہوگی دجال ستر ہزار
یہودی سے انکے پیچہے موجود ہوگا یہ سب سیف محلی لئے ہوئے طیلسان پہنے ہوئے
ہونگے دجال عیسے علیہ السلام کو دیکہکر ایسا گہلیگا جیسے نمک پانی مین گہلتا ہے پہر بہاگ نکلیگا
یہ فرماوینگے مجہکو تجہپر ایک چوٹ کرنا ہے جسمین تو مجہپر سبقت نہ لیجاویگا باب لُد شرقی دمشق
پر دجال کو پاکر قتل کرینگے یہود کو اللہ تعالے شکست دیگا **فائدہ** لُد بروزن
مُدّ ایک شہر ہے ناحیۂ بیت المقدس مین لُدّ سے رملہ تک ایک فرسخ کا فاصلہ جانب مشرق
ہے اسکے درخت اوسکے درخت سے متصل ہین مسلم کی روایت مین یون آیا ہے کہ اس
درمیان مین کہ دجال وہان ہوگا اللہ مسیح بن مریم کو بہیجیگا وہ سفید منارہ شرقی
دمشق پہ درمیان دو رنگین کپڑون کے اوترینگے لفظ حدیث کا مہرودتین ہے یعنی
ہرد سے رنگے ہوئے ہونگے یہ ایک زرد چیز ہوتی ہے یا زعفران یا ورس کا
رنگ ہے دو فرشتون کے بازوؤن پہ ہاتہ رکہے ہوئے آوینگے سر جہکانیکے وقت

ہمارے جینے مرنے کو درست کردے ہم اپنی آنکھ سے دیکھ لین کہ سوا کتاب و سنت کے کوئی دین دنیا مین باقی نہین بس سب سنی مسلمان کہلاتے ہین کوئی حنفی مالکی یا بابی زیدی نہین کہلاتا ہے ٥

زانکہ از کجکول اہل رائے نتوان لقمہ خورد	برسر خوانِ رسول اللہ مہمانیم ما

کیفیت نجات کی فتنۂ دجال سے

یہہ نجات دو طرح پر ہوگی ایک علم سے دوسری عمل سے علم سے اسطرح پر کہ دجال کہا دیگا بہیسے گا اللہ تعالے کہانے پینے سے پاک ہے وہ کانا ہوگا اللہ کانا نہین ہے اللہ کو کوئی دیکھ نہین سکتا جب تک کہ نہ مرے اسکو سب زندہ لوگ دیکھین گے الی غیر ذالک عمل سے یون کہ آدمی مکے یا مدینے مین جا رہے کہ یہان دجال کا دخل نہوگا یا مسجد اقصیٰ یا مسجد طور مین جا ٹھہرے کیونکہ بعض روایات مین یہہ بہی آیا ہے کہ وہ یہان بہی نہ آویگا دس آیتین اول سورہ کہف کی پڑہے یا پہاڑ و ن جنگلون مین بہاگ جاوے اسلئے کہ اکثر داخل ہونا اوسکا قریون مین ہوگا عبیدہ بن عمر سے روایت ہے کچھ قومین ہمراہ دجال کے ہوجاوینگی یہہ لوگ کہین گے کہ ہم اوسکے ساتھ ہین ہین معلوم ہے کہ یہہ کافر ہے لکن ہم کہانے پینے درخت چرانے کے لئے اسکے ساتھ ہین مگر جب اللہ کا غضب اوتریگا تو انپر بہی نازل ہوگا رواہ نعیم بن حماد ایک عمل یہہ بہی ہے کہ اوسکے منہہ پر تہوکدے آبی امامہ نے مرفوعاً روایت کیا ہے فمن لقیہ منکم فلیتفل فی وجہہ رواہ الطبرانی دوسرا عمل یہہ ہے کہ تسبیح تکبیر تہلیل مین مشغول ہوجاوے آخر زمانہ فتنہ مین یہی ذکر مومن کی غذا ہوگا یا جو کوئی اوسکے فتنے مین مبتلا ہو وہ ثابت و صابر رہے گو وہ اسکو اپنی آگ مین جہونک دے یہہ آنکہین بند کرلے اللہ سے مدد چاہے وہ آگ اسپر ٹہنڈک و سلامتی ہوجاویگی رہی یہہ بات کہ اوسکو کون قتل کریگا

رکہکر فرما دینگے تم ہی بڑہو اوس آدمی سے کہین گے تمہارے ہی امام کو بڑہنا چاہیے
مہدی فعل سے وہ شخص قول سے اس بات کو قبول کریگا تاکہ جواب ہر بات کا موافق
قول کے ہو پہر جب صبح ہوجاویگی اصحاب دجال چلدینگے زمین اونپر تنگ ہوجاویگی
یہ اونکو باب لد پر پاوینگے وقت ظہر کا آجاویگا وہ لعین اپنے بچاؤ کے لئے حیلہ
اقامت نماز کا کریگا جب دیکھے گا کہ کوئی صورت خلاص کی نہین ہے مارے ڈر کے
مثل نمک کے پانی مین گہل جاویگا یہ اوسکو قتل کرینگے یا وہ بے وقت نماز پڑہنا
چاہیگا حالانکہ اوسکی ضلالت جہالت ساتہ خدا کے سب سے زیادہ بڑہی ہوئی ہے
اسی تاویل کے قریب ہے روایت ابن المبارک کی علی رضی اللہ عنہ سے کہ قتل کریگا
اللہ دجال کو شام مین عقبہ افیق پر جب کہ تین گہڑی دن گزر چکا ہوگا ہاتہ پر عیسی
بن مریم علیہما السلام کے قاموس مین ہے افیق کامیر ومنہ عقبۃ افیق انتہے اشاعہ
مین کہا ہے اس جگہہ ایک اور وجہ ہے قریب تر تحقیق وہ یہ ہے کہ پہلے گزر چکا ہے کہ
نماز ایام قصار مین بزمانہ آخر ایام دجال اندازے سے پڑہی جایا کریگی سو احتمال ہے
کہ یہ اندازہ موافق اوسوقت کے پڑے اس صورت مین کچہہ اشکال نہین ہے اور ترمذی
مین عیسی علیہ السلام کے دمشق مین چہ گہڑی دن چڑے بعد پہر انکی نماز عصر پڑہنے
مین ھذا جواب مبنی علی التحقیق اللہ تعالے یہود و اصحاب دجال کو شکست دے گا
کوئی چیز درخت پتہر دیوار جانور وغیرہ مین سے جو خدا نے پیدا کی ہے باقی نہ رہیگی مگر
اللہ اوسکو گویا کردیگا وہ کہیگی اے مسلمان بندہ خدا یہ ہے یہودی یعنی اسکو قتل
کرو ایک روایت مین آیا ہے کہ ہر چیز یون کہیگی یہ ہے دجال آؤ اسکو قتل کرو مگر درخت غرقد
کا کہ یہ یہود کا درخت ہے وہ کچہہ نبولے گا آنحضرت صلعم نے فرمایا فیکون عیسی بن
مریم فی امتی حکماً عدلاً واماماً مقسطاً یعنی عیسی میری امت مین حاکم عادل امام
منصف ہونگے اے اللہ ہمین عیسے علیہ السلام کو جلد دکہلا دے عیسوی محمدی بناوے

اور کے خروج کا نہین ہے ایسے ہی عالمون کے حق مین فرمایا ہے من عندھم تخرج
الفتنة وفیھم تعود ہ

دیوانگی و مستی از روئے تو مے خیزد		ہر فتنہ کہ مے خیزد از کوے تو میخیزد

اے اللہ عز و جل تو ایسا کر کہ جلدی جلد آجاوین عیسیٰ علیہ السلام اب تو رونق بخش
ہون **فائدہ** صحابہ و تابعین وغیرہم نے اختلاف کیا ہے کہ دجال وہی ابن صیاد ہے
جو زمانہ رسول خدا صلعم مین پیدا ہوا تھا اندر مدینہ منورہ کے یا کوئی اور شخص ہے
ہر قول کے لئے دلیلین ہین فتح الباری مین اسکی بہت اچھی تقریر و ترجیح مع دلائل الفریقین
لکہی ہے راجح یہہ ہے کہ دوسرا شخص ہے اسلئے کہ قصہ تمیم داری کا قصہ ابن صیاد
سے متاخر ہے آنحضرت صلعم نے جب یہہ خبر دی کہ وہ بحر شام یا بحر یمن مین نہین ہے
بلکہ مشرق کیطرف ہے تو اسوقت ابن صیاد مدینہ مین موجود تہا ہو سکتا ہے کہ
ابن صیاد بہی ایک دجال اصغر تہا مثل دیگر دجاجلہ کے ظاہر مین اسلام لایا ہو **فائدہ**
دجال کے قصے مین نزدیک مسلم کے یون آیا ہے جابر نے کہا سنا مین نے منادی
رسول خدا صلعم کو ندا کرتا تہا الصلوٰۃ جامعة مین مسجد کیطرف نکلا حضرت کے ساتھ
نماز پڑہی جب نماز پڑہ چکے منبر پہ بیٹھے ہنستے تہے فرمایا ہر آدمی اپنے مصلے پر ٹہہرا
رہے پہر فرمایا تم جانتے ہو مین نے کس لئے تمکو جمع کیا کہا اللہ و رسول ہی کو معلوم
ہے فرمایا قسم خدا کی کسی رغبت رہبت کے لئے تمہین جمع نہین کیا ہے لکن اسلئے کہ تما
کیا کہ تمیم داری ایک مرد نصرانی تہا آیا اسلام لایا مجھسے ایک بات کہی جو موافق اوس
بات کے ہے کہ مین تم سے کہتا تہا مسیح دجال کے مقدمے مین اسنے مجھ سے یہہ کہا
کہ مین ایک دریائی ناؤ مین سوار ہوا ہمراہ تیس نفر کے قبیلۂ لخم و جذام سے ایک
مہینے تک دریا کی موج ان سے لعب کرتی رہی آخر ایک جزیرہ کیطرف بوقت غروب شمس
کے پہونچکر پناہ پکڑے ہوڑیون مین بیٹہکر وہان جا اوترے ایک دابہ اَہلب انکو ملا

فائدہ ابن ماجہ نے کہا مین نے طنافسے کو سنا کہتے تہے مین نے محاربی سے سنا ہے کہتے تہے ینبغی ان یدفع هذا الحدیث یعنی حدیث الدجال الی المؤدب حتی یعلمه الصبیان فی الکتاب انتہے یعنی دجال کی حدیث میانجیون کو دینا چاہیے کہ وہ مکتب مین بچون کو سکہا دین مین کہتا ہون یہہ حدیث تو دینا ہی چاہیے لکن اسکے ساتہہ وہ حدیث بہی دینا مناسب ہے جسمین تیس دجالون کے نکلنے کا اس دجال سے پہلے ذکر آچکا ہے اسلیے کہ اب خلفار دجال اس زمانے مین بہت پیدا ہوگیے ہین کل نفس مجتہد کا ڈنکا چار دانگ ہند مین بالخصوص بج رہا ہے **فائدہ** علامت خروج دجال سے ایک بہول جانا اوسکے ذکر کا ہے منبرون پر لفظ حدیث کا یہہ ہے کہ غافل ہوجاوینگے لوگ اوسکی یاد سے یعنی چرچا اوسکے نکلنے کا آخر زمانہ مین کسی کی زبان پر نہوگا منبرون کا ذکر اشاعہ مین شاید اسلیے کیا ہے کہ رسول خدا صلعم نے حدیث تمیم داری کو جو اوس ملعون کو ایک جزیرے مین دیکہہ آئے تہے برسر منبر روایت فرمایا تہا سلف بہی اسکا ذکر منبر پر کرتے تہے تاکہ سب لوگون کو یاد رہے اوسکے فتنے سے غافل نرہکر بچا ؤ کی فکر کرتے رہین اوسکی علامات دیکہکر قیامت کے قریب آنے پر یقین لاوین واللہ اعلم مین کہتا ہون مدت سے یہہ امت اسلام ذکر دجال سے غافل ہوگئی ہے اوسکے نکلنے کو بالکل بہول گئی ہے یہہ غفلت ونسیان ایک بڑی نشانی اوسکے قرب خروج کی ہے اس صدی مین اگر نہ نکلا تو پندرہوین صدی مین کچہہ عجب نہین کہ برآمد ہو اسلیے کہ اب مادہ ظہور امام وروح اللہ علیہما السلام کا طیار ہے دنیا جور وظلم سے بہر چکی ہے مسلمانی نام کو رہگئی ہے اسلام غریب وحقیر ہوگیا ہے اعوان وانصار دجال ہر قطعہ معمورہ مین بکثرت موجود ہین علمار و وعاظ کی کثرت ہے مگر کوئی عالم اپنے وعظ مین ذکر خروج دجال کا نہین کرتا لڑکون کو جانے دو بوڑہون سے پوچہو تو انکو بہی کچہہ خبر دجال کی انتظار

وہان آ ویگا سوا مکہ وطیبہ کے کہ یہہ دونون مجہپر حرام ہین جب چاہونگا کہ ایک مین ان دونون جگہہ سے داخل ہون تو ایک فرشتہ ہاتہہ مین ننگی تلوار لیے ہوے میرے سامنے آ ویگا مجہکو وہان سے روکیگا اوسکے ہر رستے پر فرشتے نگہبان ہون گے آنحضرت صلعم کے ہاتہہ مین ایک لکڑی یا چہڑی تہی اوسکو زمین پہ مار کے فرمایا طیبہ یہی ہے یعنی مدینہ تین بار یہہ کلمہ ارشاد کیا مین نے تمکو یہہ حدیث سنائی تہی اونہون نے کہا ہان مگر وہ بحر شام یا بحر یمن مین ہے نہین بلکہ وہ تو مشرق کیطرف سے آویگا پہر ہاتہہ سے اشارہ طرف مشرق کے کیا بعض طرق حدیث مین نزدیک بیہقی کے یون آیا ہے کہ دجال شیخ ہوگا یعنی بوڑہا نہ جوان اسکی سند صحیح ہے **تنبیہ** قصۂ دجال مین کئی علامات ہین ۱ قحط شدید تین برس تک لگا تار رہیگا اسیکی طرف اشارہ ہے اس حدیث مین یکون بین یدی الساعة سنوات جدابات یصدق فیها الکاذب ویکذب الصادق ۲ قریب ہونا زمانہ کا یہانتک کہ سال ماہ کیطرح ماہ جمعہ کیطرح جمعہ دن کیطرح دن ساعت کیطرح ساعت شعلہ کیطرح گزریگا یعنی رات دن چہوٹے ہونگے ۳ زمین کا اپنے خزانون کو نکالنا یہ زمانۂ مہدی وعیسے ودجال تینون مین ہوگا زمین ہر ایک کے لئے اوسکو باہر نکالیگی مگر یہہ نکلنا دو زمانون مین رحمت کے لئے ہے زمانۂ دجال مین بلا و امتحان کے لئے ہوگا معلوم ہوا دنیا مین خیر و شر برابر رہا کرتا ہے استدراج و کرامات دونون کا ظہور ہوتا ہے فقط اتنی بات ضرور ہے کہ آخر کو غلبہ حق ہی کا ہوتا ہے باطل مٹ جاتا ہے اما الزبد فیذهب جفاء واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض ۴ ہر طرف سے شیطانون کا برآمد ہونا جہوٹے جہوٹے اخبار لانا لوگون پہ قرآن کا پڑہنا ۵ کچہہ قومون کا ایمان لاکر کافر ہو جانا بت پرستی کرنے لگنا طیالسی نے ابی ہریرہ سے مرفوعا روایت کیا ہے لا تقوم الساعة حتی یرجع اناس من امتی

اہلب کے معنی یہہ ہین کہ اوسکے بدن پر بہت بال تھے ابو داؤد کی روایت ہین یون
ہے ایک عورت ملی وہ اپنے بال کھینچتے ہوئے چلتی تہی انہون نے کہا تیری خرابی ہو
تو کون ہے اوسنے کہا مین جسّاسہ ہون یعنی خبرونکی جاسوسی کرتی ہون ابن عمرو
نے کہا دابۃ الارض یہی دابہ ہے جو زمانۂ آخر مین نکلیگا سب سے بات چیت کریگا پہر اوسنے
کہا اس آدمی کے پاس چلو جو بتخانے مین ہے وہ تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہے جب
اوسنے نام مرد کا لیا ہم ڈرے کہ یہہ کوئی شیطانی نہو پہر جلدی سے اوس دیر مین
جا پہونچی وہان ایک انسان اعظم الخلق دیکہا خوب ہی جکڑ بند تہا اوسکے دونون ہاتہ
اوسکی گردن سے بندہی ہوئی تہی زانو سے ٹخنے تک وثاق مین تہا ہم نے کہا تیری
خرابی ہو تو کون ہے کہا تمکو میری خبر پر قابو ملا تم بتاؤ تم کون ہو ہم نے کہا ہم عرب کے
لوگ ہین جہاز پر سوار ہوئے تہے پہر باقی حال کہا اوس نے کہا نخل بیسان کا حال
تو بتاؤ بیسان بفتح بار ایک گاؤن ہے شام کا وہ پہل بہی لاتا ہے ہم نے کہا ہان
قریب ہے کہ اب پہل نہ لاویگا پہر کہا بحیرۂ طبریہ کی خبر سناؤ اوسمین پانی ہی ہمنے کہا بہت
ہے کہا اب جلدی سوکہہ جاویگا پوچہا چشمۂ زغر کی خبر دو زغر بضم زاے و فتح غین
معجمہ ایک معروف شہر ہے شام مین بجانب شرق اس چشمہ مین پانی ہے وہان کے
لوگ اس پانی سے کہیتی کرتے ہین ہمنے کہا ہان پانی بہی ہے لوگ کہیت بہی اوس سے
سینچتے ہین کہا آن پڑہ ہون کے نبی کی کیا خبر ہے انہون نے کیا کیا ہم نے کہا مکے سے
نکلکر یثرب مین جا رہے ہین پوچہا عرب اوس سے لڑے ہم نے کہا ہان کہا انہون نے اونسے
کیا معاملہ کیا ہمنے کہا جو آس پاس کے عرب ہین اونپر وہ غالب آگئے ہین اونہون
نے اونکی اطاعت قبول کی ہے کہا اونکے لئے بہتر ہے کہ وہ اونکی اطاعت کرین
اور مین تمکو خبر دیتا ہون کہ مین مسیح ہون قریب ہے کہ مجہکو اذن ہو نکلنے کا مین
نکلکر ساری زمین کی سیر کرونگا کوئی گاؤن نہ بچے گا مگر چالیس رات کے اندر

کرتے ہین ثالث ثلاثہ کہتے ہین اپنی غلط فہمی معلوم کرائین گے دیکہین گے کہ وہ
بہی وہی دین لائے جو محمد رسول اللہ صلعم لائے تہے اسی اسلام کے تابع اسی
امام کے مقتدی ہین وقال تعالےٰ وانہ لعلم للساعۃ فلا تمترن بہا یعنی عیسیٰ علیہ السلام
قیامت کے آنے کی نشانی ہین تو قیامت آنے مین کچہہ شک وشبہہ نکرو اس لفظ علم
کو بفتح عین ولام وکسر عین وسکون لام دونون طرح پر پڑہا ہے اول قرأت
کو شاذ کہا ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم
حکما عدلا یکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ الحدیث رواہ
الشیخان وفی روایۃ لمسلم عنہ واللہ لینزلن ابن مریم حکما عدلا فلیکسرن الصلیب
بنحوہ اس حدیث کی صحت مین کچہہ بحث نہین ہے اسلئے کہ قرآن مقدس کے بعد کوئی
کتاب صحیح بخاری صحیح مسلم سے زیادہ تر صحیح نہین ہے اس حدیث مین مخبر صادق نے
خدا کی قسم کہا کر اوترنا عیسیٰ علیہ السلام کا بیان فرمایا ہے جسطرح عیسےٰ علیہ السلام
نے انجیل مین بڑے دہوم دہام سے خبر خاتم رسل کے نام نشان بتا کر دی تہی سو
اوسیطرح خاتم رسل صلعم نے بہی خبر انکے نزول کی ہمکو دی ہے بلکہ خود خدا ے پاک
نے یہ خبر ذریعہ قرآن کریم ہمکو سنائی ہے کوئی شخص مجتہد بوجہ حدیث لا مھدی الا
عیسیٰ باوجود ضعف سند کے اگر مہدی کے آنیکا انکار کرے تو کرے اسلئے کہ
قرآن مین اونکے ظہور کی خبر نہین دی ہے صحیحین مین اونکا ذکر صراحۃً نہین آیا
سب نکو احادیث مہدی کو علماء اسلام نے متواتر المعنی کہا ہے سنن مین ان حدیثون
کو روایت کیا ہے مگر نزول مسیح علیہ السلام مین تو بال برابر کا بہی کچہہ فرق
دہوکا نہین ہے عیسائی بہی اونکے آنے کے قائل ہین منتظر ہین ہم نے مانا مہدی
نہ آوین اسمین کچہہ تکذیب قول مشہور اہل اسلام کی نہین ہے ابن مریم تو بیشک

الی عبادۃ الاوثان یعبدونہا اس مقدمے مین بت سے جتنین آئی ہین مراد اوثان سے اگر یہی پتھر کے بت ہین تو معنی حدیث کے بدلالۃ النص ثابت ہین اور اگر عبادت غیر خدا مراد ہے تو جتنے انواع شرک کے ہین وہ باشارۃ نص اس حدیث مین داخل ہین بت او سمین بدخول اولی داخل رہین گے اسلیے کہ سوا خدا کے جسکو پوجو وہی بت ہے وہی طاغوت ہے وہی جبت ہے جیسے گور پرستی پیر پرستی امام پرستی تقلید پرستی بدعت پرستی راے پرستی ؎

غیر حق ہر چہ دولت رابرد		سد راہ تو ہمان خواہد بود

ہمارا مشرب تو یہہ ہے ؎

دلا راسے کہ داری دل درو بند		دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند

نزول عیسی علیہ السلام

انکا آسمان سے زمین پہ اوترنا علامات قریبۂ قیامت سے ہے قال تعالی وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ کوئی کتاب والا نہین ہے مگر وہ ایمان لاویگا عیسے علیہ السلام پہ اپنے یا اونکے مرنے سے پہلے مسلمان تو اونکے اوترنے سے بہت پہلے جب سے رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے ایمان لاچکے ہین خدا کا بندہ خدا کا کلمہ خدا کی روح جانتے ہین حاکم عدل امام منصف پہچانتے ہین رہے یہود و نصاری سو جب حضرت مسیح علیہ السلام زمانۂ آخر مین اوترینگے یہہ اوسوقت ایمان لاوینگے یہہ ایمان لانا یون ہوگا کہ اونکو خدا کا نبی و رسول و عبد سمجھکر اونکی اطاعت کرینگے مسلمان ہوجاوینگے جو مسلمان نہوگا وہ قتل کیا جاویگا یہود جو اونکے دشمن ہین اونکو جھٹلاتے ہین اوسدن یہہ اونکو سچا سمجھ لینگے نصاری جو اپنے گمان مین اونکی راہ پہ چلتے ہین یا اونکو خدا کا بیٹا خیال

دنیا مین خصوصاً بزمانہ آخر اگرچہ اکثر ملکون ولایتون جزیرون بندرون مین حکومت غیر اسلام کی ہوجاویگی مسلمان غریب اسلام کمیاب ہوجاویگا لکن یہہ ہرگز نہین ہوسکتا کہ کوئی اس دین حق کو بالکل مٹادے سبکو اپنے دین باطل مین ملالے یا اپنے الحاد مین شریک کرلے ۵

عنقا شکار کس نشود دام بازچین	کاینجا ہمیشہ باد بدست ست دام را

اس قول کے دلائل حدیث شریف سے کتاب طلائع المقدورین مفصل طور پر لکھے گئے ہین یہہ جگہہ زیادہ شرح و بسط کی نہین ہے **فائدہ** مراد امیر سے حدیث مین اس جگہہ یا تو مہدی علیہ السلام ہین جسطرح دوسری احادیث سے معلوم ہوتا ہے یا کوئی اور بادشاہ اسلام ہے جسکے وقت مین حضرت مسیح علیہ السلام کا اوترنا روے زمین پر ہوگا مگر اول ارجح ہے اسلئے کہ نبی کے ہوتے ہوئے ایسا ہی امام نماز پڑھانے کو چاہیے جو مہدی وقت ہو ہر بادشاہ کے پیچھے نبی کا نماز پڑھنا کچہہ خوب گلے نہین اوترتا اگرچہ کوئی مانع عقلی شرعی اس بات سے بہی نہین ہے کیونکہ رسول خدا صلعم نے اپنے صحابہ کے پیچھے نماز پڑہی ہے مگر صحابہ کا سا امیر اوسوقت کہان ہوگا سوا مہدی کے جسکے پیچھے ایسا پیغمبر جلیل القدر اولوالعزم اقتدا کرے واللہ اعلم **فائدہ** عیسے علیہ السلام کا نام نسب مولد تو قرآن ہی سے معلوم ہوچکا ہے رہا حلیہ و سیرت سو حدیث عقیل بن خالدین زہری بخاری کے آیا ہے کہ سرخ سفید رنگ بال گھونگروالے چوڑے سینہ کے ہونگے ایک روایت مین یون ہے گندم رنگ ہونگے جیسے کسی بہت اچہے آدمی کو گندم گونون مین سے تونے دیکہا ہو بال سیدہے ٹپکتے ہوئے دونون شانون کے بیچ مین ایک لٹہ کنگہی کیے ہوئے حدیث ابن عباس مین آیا ہے مین نے عیسے کو دیکہا میانہ قد سرخ و سفید سیدہے بال دوسری روایت ابی ہریرہ مین اتنا اور

نزدیک ضرور ہی آوینگے کیونکہ خدا اونہین کولے آوے جو بات ہم مہدی کے آنے سے خیال کرتے ہین وہ کام ان سے بہی بخوبی نکلیگا مہدی آوین یا نہ آوین اسلام کا کچہ نقصان نہین انکا آنا تو ہمکو کفایت ہے انکے آنے سے یہہ بات تو قائم ہوجائیگی کہ اب قیامت بہی لگے ہاتہہ چلی آتی ہے دین اسلام برحق ہے دین غیر اسلام ناحق ہے

بشارت

عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیامۃ قال فینزل عیسی بن مریم فیقول امیرہم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمۃ اللہ ہذہ الامۃ رواہ مسلم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب سے اسلام دنیا مین آیا ہے تب سے لیکر قیامت تک قائم رہیگا یہہ نہوگا کہ بالکل ہی بالکل ملیامیٹ ہوجاوین بلکہ ایک گروہ اس امت کا ہمیشہ حق بات پر لڑتا رہیگا قیامت تک اوسکو غلبہ ہوگا مراد لڑنے سے اگر حرب وضرب ہے تو مراد گروہ سے جماعت ملوک اسلام ہے اور جو یہہ مراد ہو کہ اہل علم بحث کرتے رہینگے تو پہر یہہ گروہ بالیقین اہل حدیث ہی کا گروہ ہے کہ یہہ ہمیشہ اہل بدعت اہل رأے وغیرہم پر غالب رہتے ہین اگرچہ معنی اول اظہر ہین مگر دونون معنی مراد لینے سے بہی کوئی مانع نہین بلکہ اور حدیثین صحیح اسی پہلے معنی کی تائید وتقویت کرتے ہین فرضا اگر پہلے ہی معنی متعین رہین تو بہی یہی بات مترشح ہے کہ بقاء اسلام کا الی یوم القیام برابر ہر زمانے و ایام مین تا طلوع شمس من المغرب رہیگا یہہ نہوگا کہ زمین کے پردے سے دین اسلام قبل قیامت بالکل اوٹہہ جاوے کسی جگہہ بہی حکومت اسلام کی باقی نرہے ہمکو جسطرح وجود رب وصدق رسول پر ایمان ہے اسیطرح اس بات کا بہی یقین ہے کہ

جهان چون نگیرد قرارے چنان		وزیرے چنین شهریارے چنان

فائدہ قریش کا ملک چھین لیا جاویگا ابن حجر نے قول مختصر مین انسے پہلے سخاوی
نے قناعہ مین یہ لکھا ہے اسکے معنی یہہ ہین کہ قریش کو اختصاص ساتھہ کسی چیز
کے بدون پوچھے انکے باقی نرہیگا تو یہہ بات کچہہ معارض اوس حدیث کی نٹھہری
کہ لا یزال ہذا الامر فی قریش ما بقی من الناس اثنان انتہے صاحب اشاعہ نے
کہا یہہ حدیث جابر جسکو مسلم نے روایت کیا ہے فیقول امیرہم لعیسی تعال
صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمۃ اللہ ہذہ الامۃ اسی پر دلالت
کرتی ہے اس صورت مین کچہہ منافات اس امر مین نہین کہ یہی مہدی وجود زمانہ
عیسے علیہ السلام مین امیر ہون لکن امور مملکت مین مراجعت طرف مسیح کے کرتے رہین
یہہ ایک دوسری وجہہ ہے واسطے جمع بین الروایات کے درباب مدت ملک مہدی
علیہ السلام کہ نو برس وغیرہ تو محمول ہین مدت مابعد نزول عیسوی پر چالیس
برس وغیرہ باعتبار ساری مدت کے ہین مع زمانہ عیسوی کے چنانچہ اسکی طرف
پہلے اشارہ بہی ہو چکا ہے **فائدہ** کوئی کہے کہ اس حدیث کے معنی کسطرح صحیح
ہو سکتے ہین لا یزال ہذا الامر فی قریش ما بقی من الناس اثنان حالانکہ ہم دیکھتے
ہین کہ مدتون سے قریش کسی جگہہ کے مالک نہین ہین تو اسکا جواب یہہ ہے کہ مطلب
حدیث کا یہہ ہے کہ استحقاق خلافت کا قریش ہی کے لیے ہے گو کوئی ظالم براہ ظلم
ان سے ملک لیلے چھین لے اسمین شک نہین کہ عیسیٰ علیہ السلام کمال عدل ظاہر کرینگے
اونسے یہہ بات کب ہو سکے گی کہ وہ قریش کا حق داب بیٹھین انتہے مین کہتا ہون
جب سے خلافت بنی عباس کی بغداد و مصر سے جاتی رہی ادہر ادہر کے لوگ حاکم
ملک بن بیٹھے تب سے کسی بادشاہ کا لقب خلیفہ نہوا سبکے سب امیر خان یا سلطان
کہلاتے رہے آپکو نائب خلفاء سمجہا کیے چنانچہ ابتک بہی فرمان روای اسلامبول کو

زیادہ کیا ہے کہ گویا ابھی حمام مین سے نکلے چلے آتے ہین سرخ و گندم گون ہونے
مین کچھ مخالفت نہین گندم رنگ جب صاف ہوگا تو سرخ معلوم ہوگا جس کافر کو
انکی سانس لگے گی ہوا پہونچیگی وہ مرجاویگا سرخ کی یہہ صورت ہے کہ صلیب کو توڑنگے
سور کو جان سے مارینگے بندرون کو قتل کرینگے جزیہ لینا بند کردینگے سوا
اسلام کے کچھہ قبول نکرینگے سبکا ایک دین ہوجاویگا سوا اللہ کے کوئی پوجا
نجاویگا زکوۃ دینا ترک ہوجاویگا اسلئے کہ لینے والا اوسکا نملیگا خزانے کے خزانے
ظاہر ہونگے مال مین کوئی شخص رغبت نکریگا اسلئے کہ قیامت کا قریب آنا اوسے معلوم
ہے بغض دشمنی دور ہوجاویگی عداوت کے اسباب ہی باقی نرہین گے ہر زہریلے
جانور کا زہر جاتا رہیگا بچے سانپ بچھوسے کہیلین گے ان سے اونکو کچھہ ضرر
نہوئیگا بھیڑیا بکری کے ساتھہ چریگا بکری کو نستاویگا زمین صلح سے بھر جاویگی
لڑائی گم ہوجاویگی زمین اپنی پیداوار خوب اوگاویگی جیسے آدم علیہ السلام
کے زمانے مین اوگاتی تھی یہانتک کہ چند نفر ایک خوشہ انگور پر جمع ہونگے سبکا
پیٹ بھر جاویگا اسیطرح ایک انار سے بہت لوگ سیر شکم ہوجاوینگے گھوڑے سستے
بکین گے اسلئے کہ لڑائی ہی نرہیگی بیل مہنگے ہوجاوینگے اسلئے کہ ساری زمین
جت جاویگی یہہ شریعت نبویہ کے مقرر کرنے والے ہونگے اس امت کیطرف رسول
ہوکر نہین آئے ہونگے آسمان سے اوترنے کے پہلے اس حکم خدا کو معلوم کرچکے
ہونگے کہ دین اسلام ہی کو قائم رکھنا چاہیئے اشاعہ مین کہا ہے عیسے علیہ السلام
نبی ہین ہمارا امت محمد صلعم مین ہونگے صحابی بھی ہین شب معراج مین آنحضرت صلعم
کو دیکھا ہے اسوقت وہ افضل صحابہ ہونگے اتنے جو زمانہ ایسا ہو کہ اوسمین عیسے
سا پیغمبر مہدی سا امام موجود ہو یہہ بادشاہ ہون وہ وزیر ہون اوس زمانے
کا اوس زمانے کے لوگون کا کیا پوچھنا ہے

مسلمانون کا مؤذن یہود کا بوق والا نصاری کا ناقوس والا آویگا یہہ قرعہ ڈالین گے
قرعہ نکلیگا آخر مؤذن ہی اذان دیگا یہود و نصاری مسجد سے باہر چلے جاوینگے عیسے
علیہ السلام مسلمانون کے ساتھ نماز عصر پڑہین گے پہر اہل دمشق کو ساتھ لیکر طلب
دجال مین نکلین گے بہت سکینہ و متانت سے چلین گے زمین انکے لیے سمٹ جاویگی
انکی نظر قلعون کے اندر کانون کے اندر تک اثر کر جاویگی جس کافر کو انکی سانس کا
اثر پہونچیگا وہ فی الفور مر جاویگا یہہ بیت المقدس کو بند پاوینگے دجال نے اوسکا
محاصرہ کر لیا ہوگا اوسوقت نماز صبح کا وقت ہوگا جسطرح اوپر گزر چکا مدت وفات
حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا ینزل عیسیٰ بن مریم فیمکث فی
الارض اربعین سنۃ رواہ الطبرانی وابن عساکر یعنی عیسے علیہ السلام زمین
مین چالیس برس رہین گے دوسری حدیث مین آیا ہے انہ یمکث اربعین سنۃ
ثم یتوفی ویصلی علیہ المسلمون ویدفنونہ عند نبینا صلعم اخرجہ ابن
ابی شیبۃ واحمد وابوداؤد وابن جریر وابن حبان عنہ یعنی چالیس برس
ٹھہر کر انتقال کرینگے مسلمان نماز جنازے کی پڑھ کر نزدیک رسول خدا صلعم کے
انکو دفن کر دینگے عائشہ نے مرفوعاً روایت کیا ہے ینزل عیسیٰ بن مریم فیقتل
الدجال ثم یمکث فی الارض اربعین سنۃ اماما عدلا وحکما مقسطا اخرجہ
ابن ابی شیبۃ واحمد وابو یعلی وابن عساکر ایک روایت مین ابی ہریرہ سے
یون آیا ہے یلبث عیسیٰ بن مریم فی الارض اربعین سنۃ لو یقول للبطحاء
سیلی عسلا لسالت اخرجہ احمد فی الزہد یعنی عیسے علیہ السلام زمین مین چالیس
برس قیام کرینگے اگر بطحا سے کہین کہ شہد ہو کر بہ تو وہ بہ چلے بطحا کہتے ہین زمین
سنگریزہ کو دوسری روایت مین پینتالیس برس آئے ہین سو مدت کچھ قلیل منافی مدت
کثیر کے نہین ہے روایت چالیس سال مین کسر کو چھوڑ دیا ہے ایک روایت مین سات

مدت وفات

سلطان کہتے ہین خلیفہ نہین کہتے اسلیئے کہ خلافت مخصوص ہے ساتھ قریش کے سید ہون یا شیخ سید ہون تو اور بہی بہتر ہے مگر شیخون کی امامت بہی صحیح ہے نہ جسطرح بعض روافض کا عقیدہ ہے کہ امام کا فاطمی ہونا شرط ہے مہاجرین قریش تھے انصار قریش نہین ہین یمن مین چند مدت حکومت سادات حسنیہ کی رہی اولاد امام زید بن علی بن حسین نے بہی ڈنکا حکومت کا بجایا مکہ شریف مین مدت سے شرافت اولاد حسن مین ہے یہ حنفی مذہب یا شافعی ہوتے رہے یمن والے زیدی مشرب تھے زیدیہ فروع مین بالکل حنفی ہین اسیلئے کسی نے امام ابوحنیفہ کو بہی زیدی لکہا ہے انہون نے زید کی حمایت کی تہی اونکے خروج کو خلیفہ وقت پر جائز سمجہا تہا ابوحنیفہ علی مرتضے کو عثمان سے بہتر سمجتے تھے محدثین یمن نے جسطرح سارے مذاہب روے زمین سے مونہ موڑکر اتباع دلیل اختیار کیا ہے اسیطرح روافض نواصب زیدیہ اہل راے وغیرہ کا رد بہی لکہا ہے تمام ری اصول و فروع انکے سست و بیکار کردیئے ہین مگر وہ اصل وفرع انکے جو موافق دلیل کے باقی رہے سو شرکت بعض مذاہب کی بعض مسائل مذہب دیگر سے کسیکو احد الفریقین مین سے مضر نہین سیکڑون فروع زیدیہ مین جنہین حنفیہ اونکے موافق متبعین کے مخالف ہین سو اس سے کیا ہوتا ہے ع اینچہ مردم میکنند بوزینہ ہم ؎ محل نزول عیسے علیہ السلام اسکا بیان اوپر گذرچکا کہ دمشق مین دو فرشتون کے بازوؤن پر ہاتھ رکھے ہوئے منارۂ شرقی پرسے پہر وہان چڑہے اوترکر منبر مسجد پر بیٹھین گے اوسوقت مسلمان مسجد مین آ دیکھینگے یہود نصاری بہی انکی امید مین لگے ہونگے آدمیون کی اتنی بہیڑ ہوگی کہ اگر کوئی چیز پھینکی جاوے تو آدمی ہی کے سر پر گرے زمین پر نہ گرے

محل نزول مسیح

پیاسو سبیل ہے سرکوثر لگی ہوئی		کیا بھیڑ میکدے کے ہے در پر لگی ہوئی

زمانہ ابن مریم کا اگر توفیق ہاتھ آئے		تو سب سے پہلے تو کہیو سلام پاک حضرت کا

ایک روایت مین یہہ آیا ہے کہ وہ اوترکر بیاہ کرینگے اونکے اولاد ہوگی پہر مدینے
مین مرینگے تیہ مرنا شاید وقت حج و زیارت مسجد کے ہوگا ورنہ وہ تو بیت المقدس
مین رہین گے عبد اللہ بن سلام نے کہا توریت مین جہان صفت محمد صلعم کی لکہی ہے
وہان یہہ بہی لکہا ہے کہ عیسے بن مریم انکے پاس دفن ہونگے اخرجہ الترمذی و
ابن عسا[کر] واخرج البخاری فی تاریخہ والطبرانی وابن عساکر عنہ قال یدفن
عیسی بن مریم مع رسول اللہ صلعم وصاحبیہ فیکون قبرہ رابعاً یعنی یہہ پاس
رسول خدا و ابوبکر و عمر کے دفن ہونگے یہہ چوتہی قبر ہوگی بقاعی نے کتاب سر الروح مین
ذکر کیا ہے کہ ابن المراعی نے تاریخ مدینہ مین ابن الجوزی نے منتظم مین ابن عمر سے مرفوعاً
روایت کیا ہے کہ عیسے زمین مین اوترکر بیاہ کرینگے بچے پیدا ہونگے پینتالیس برس
رہکر مرینگے پہر سے ساتھ میری قبر مین دفن ہونگے مین اور عیسے ایک ہی قبر سے بیچ
مین ابی بکر و عمر کے اوٹہین گے اس روایت کو قرطبی نے آخر تذکرہ مین ابی جعفر
میانسی کیطرف نسبت کیا ہے **فائدہ** ان حدیثون مین رد ہے نصاری و روافض
پر نصاری پر یہہ اسطرح کہ اگر عیسے خدا کے بیٹے ہوتے تو بیاہ نکرتے اولاد نہوتی
مرتے بہی نہین کیونکہ اللہ پاک کی نہ کوئی صاحبہ ہے نہ ولد ہے نہ اوسکو موت آویگی
وہ تو حی و قیوم ہے روافض پر اسطرح کہ ابوبکر و عمر اگر برے ہوتے تو حشر
رسول خدا و عیسے علیہ السلام کا درمیان ان دونون کے نہوتا تذنیب اسجگہہ
اشاعہ مین یہہ لکہا ہے بعض جاہل حنفی کہتے ہین کہ عیسے و مہدی دونون مقلد مذہب
امام ابو حنیفہ کے ہونگے بعض مشائخ طریقہ نے جو بلاد ہند مین تہے اپنی فارسی تصنیف
مین اسکا ذکر کیا ہے وہ تصنیف اوس دیار مین شائع ہے بعض حنفیہ نے جو عالم
کہلاتے ہین تدریس کرتے ہین اس بات کو مشہور کر رکہا ہے اسپر فخر کرتے ہین اپنی

ہی برس آئے ہین تیہہ یون ہو سکتا ہے کہ جب آسمان پر گئے تھے تینتیس برس کے تھے
اب سات برس اوتر کر رہین گے تیہ چالیس برس ہوے گر جبکہ تلیل منافی کثیر نہ ٹھہرا
تو حاجت اس جمع کی بہی نرہی حدیث ابی ہریرہ مین نزدیک احمد وابن جریر وابن عساکر
کے آیا ہے تیہہ روحا مین آکر وہان سے حج یا عمرہ کرینگے یا دونون نسک بجا لا دینگے
مسلم و ابن ابی شیبہ کے نزدیک حدیث ابی ہریرہ مین یون آیا ہے آبال کرینگے عیسے
بن مریم فج روحا سے حج وعمرہ کا یا دونون کا فج کے معنی راہ ہین روحا ایک جگہہ ہے
درمیان مدینہ و وادی صفراء کے مکے کے رستے مین دوسری روایت مین یہہ ہے کہ
لیسلکن فجا حاجا او معتمرا ولیاتین قبری حتی یسلم علی ولارد ن علیہ یعنی میری
قبر پر آکر سلام کرینگے مین جواب دونگا ابو ہریرہ نے بعد روایت اس حدیث کے
کہا ای بنی اخی ان رأیتموہ فقولوا ابو ہریرۃ یقرئک السلام اخرجہ الحاکم وصححہ
و ابن عساکر اے میرے بہتیجو اگر تم اونکو دیکھو تو کہنا کہ ابو ہریرہ نے تمکو سلام
کہا ہے انتہے مین اپنی اولاد سے کہتا ہون تم مین اگر کوئی عیسے علیہ السلام کو پاوے
تو میرا سلام پہونچا دے اور جو وہ کہین اسی صدی مین آگئے اور مین بہی اوس وقت
تک زندہ رہا تو پہر کچہہ حاجت اس وکالت کی نہین ہے ؏ جیلون مین آپ ہی نامہ
جواب کے بدلے ؎ دوسری روایت انس مین نزدیک حاکم کے یہہ لفظ آیا ہے قال
رسول اللہ صلعم من ادرک منکم عیسی بن مریم فلیقرأہ منی السلام تم مین سے جو
کوئی عیسے کو پاوے وہ اون سے میرا سلام کہے یہہ خطاب ہے ساری امت کو مین
بہی ایک فرد اسی امت کا ہون اگر مین نے اونکو پایا تو سب سے پہلے مین ہی انشاء اللہ
تعالے سلام رسول خدا صلعم کا پہونچاونگا ورنہ میری اولاد مین سے جو کوئی انکو
پاوے بڑی حرص سے اس سلام نبوت کو اون تک پہونچا دے تا کہ پہلا لشکر
کتائب محمدیہ سے مین ہی ہوون یا میری اولاد ہووے و باللہ التوفیق ؁

حقیقت دونون مجھکو حاصل ہوجاوین ندا آئی قبر پر جاؤ جو چاہو وہ سیکھو خضر انکو پچیس
برس تک سیکھا کئے یہانتک کہ سارے دلائل واقاویل پورے پورے سیکھ لئے پھر
خضر نے مناجات کی الٰہی اب کیا کرون ندا آئی جاؤ عبادت کرو یہانتک کہ میرا حکم آوے کہ
فلانے بقعہ مین جاکر فلان شخص کو شریعت سکھاؤ خضر نے ایسا ہی کیا پھر ایک مدت کے
بعد ماوراء النہر مین ایک جوان ظاہر ہوا اوسکا نام ابو القاسم قشیری تھا وہ اپنی
مان کی بہت خدمت وحرمت کرتا تھا ایکبار اوس نے اپنی مان سے کہا مجھکو طلب
علم کی حرص لگی ہے علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے جو طلب علم مین ہو گا جنت اوسکی
طلب مین ہوگی مجھکو اجازت دو کہ مین بخارا مین جاکر علم سیکھون مان نے سوچا کہ
اگر مین اسکو اذن نہ دونگی تو خیر سے منع کرنے والی ہونگی اگر اذن دیتی ہون تو
اسکی جدائی پر مجھسے صبر نہو سکے گا ناچار اذن ہی دیا قشیری کو وداع کیا تھا ایک
جوان کو اپنے ہمراہ لیکر نکلے دونون نے طلب علم مین سفر کیا مان دروازے پر
بیٹھکر غم مین رویا کرتین کہتین اے اللہ مین نے اپنی جان پر طعام وگھر کو حرام
کرلیا ہے مین بیابان سے نہ اوٹھونگی جبتک کہ اپنے بیٹے کو نہ دیکھ لون قشیری مع
اپنے رفیق کے رات کو ایک جگہہ اوترے کہ کھانا کھاوین اتنے مین پاخانہ پھرنے کو
باہر نکلے سارے کپڑے موت مین بھر گئے اپنے ہمراہی سے کہا تم تو جاؤ مین گھر جاتا ہون
مجھکو ڈر ہے کہ کہین دوسری منزل پر نجاست میرے بدن کو نہ لگ جاوے تیسری
منزل پر روح کو ناپاکی نہ پہونچے مان کے پاس بیٹھنا بہتر ہے یہہ اپنی مان کے پاس
واپس چلے آئے دیکھا جس جگہہ سے انکو رخصت کیا تھا وہین بیٹھی ہوئی ہین وہ انکو
دیکھکر کھڑی ہوگئین مصافحہ کیا الحمد للہ کہا خدا نے خضر کو حکم بھیجا کہ قشیری کے پاس
جاؤ وہ علم سکھاؤ جو تم نے ابو حنیفہ سے سیکھا ہے کیونکہ اوسنے اپنی مان کو راضی رکھا
خضر پاس ابو القاسم کے آئے کہا تو نے ہی ارادہ سفر کا طلب علم کیواسطے کیا تھا پھر

درس مین روضہ نبویہ کے اندر اس بات کی تقریر کرتے ہین مجہ سے بہی کہا مین نے
انکار کیا قائل و ناقل و مقرر کو جاہل بنایا اونسنے میرا انکار سنکر مجہکو منسوب طرف
تنقیص امام ابی حنیفہ کے کیا وحاشاہ من ذالک ولو سمعہ الامام ابوحنیفۃ لافتی بتعزیر
ناقلہ او بتکفیر قائلہ پہر ایک مدت کے بعد مین نے ایک کتاب تالیف ملا علی قاری ہروی
نزیل مکہ مکرمہ دیکہی جسکا نام المشرب الوردی فی مذہب المہدی ہے اوسمین اونہون
نے اس قول کو نقل کرکے رد کیا ہے مین نے وہ کتاب نزدیک اس مدرس کے
بہیجدی مجلس درس مین پڑہی گئی سب شاگردون کے روبرو رسوا ہوا انتہےٰ پہر
کلام علی قاری کو اسجگہ مختصر کرکے ذکر کیا کہا یہہ نقل کرنا اخون ہے قبول عوام
حنفیہ پر اسلئے کہ یہہ لوگ اڑسے ہوسے ہین اپنی نقول اہل مذہب پر اگرچہ کچہہ تعلق
اوسکا فقہ سے نہو قال رحمہ اللہ تعالےٰ مجہ سے اس قضیہ یعنی مسئلہ تقلید مین
ایک ایسے شخص نے معارضہ کیا جو فضیلت سے بالکل عاری ہے ایک نقل دکہلائی
جو دوناترین لکہی ہے جسکے بطلان پر ہر صاحب عقل قاصر بہی یقین کرتا ہے علاوہ اسکے
یہہ نقل کتاب مجہول ہی سے ہے ابن ہمام نے تصریح کی ہے کہ سواے کتب متداولہ کے
کسی اور کتاب سے نقل کرنا جائز نہین خواہ علوم اصولیہ مین ہو یا فرعیہ مین اسکے
سوا رکاکت الفاظ و مبانی دلیل ہین بطلان معانی پر اب اوسکے لفظ سنو کہ خدا کے
وبال ملک ستعال کے غضب سے نڈر کر یہہ کہا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ابوحنیفہ کو ساتہہ
شریعت و کرامات کے خاص کیا ایک کرامت انکی یہہ ہے کہ خضر علیہ السلام ہر دن وقت
صبح کے انکے پاس آکر احکام شریعت سیکہتے تہے پچاس برس تک سیکہا کئے جب
ابوحنیفہ مرگئے خضر نے خدا سے مناجات کی کہا اے اللہ اگر میری کچہہ بہی منزلت
تیرے نزدیک ہے تو تو ابوحنیفہ کو اجازت دے کہ وہ مجہکو اپنی قبر مین سے مطابق
اپنی عادت کے علم سکہایا کرین تاکہ مین شرع محمد صلعم کو پورا پورا سیکہہ لون طریقت

انجیل کے موافق حکم نکرونگے لوگ دنیا مین ان کتابون کی تلاش کرینگے شہرون شہرون ڈہونڈہتے پہرینگے کوئی کتاب کتب شرع محمدی کی نہ ملیگی عیسے متحیر ہوکر کہین گے الٰہی مین تیرے بندونمین کسطرح حکم کرون سوا انجیل کے کچہہ نہین ملتا اوسوقت جبریل آکر یہہ کہین گے اللہ تعالےٰ نے حکم دیا ہے کہ نہر جیحون پر جاؤ وہان دو رکعت نماز پڑہو پہر کہو یا امین صندوق ابی القاسم القشیری مجھکو صندوق دے مین عیسے بن مریم ہون مین نے دجال کو قتل کیا ہے عیسے علیہ السلام جیحون پر جاکر دو رکعت نماز پڑہین گے جسطرح جبریل نے اونکو حکم دیا ہے وہی کہین گے پانی شق ہوکر صندوق نکلے گا یہہ اوسکو لیکر جب کہولین گے اوسمین اونکی ہزار ہا ہزار کتابین ہونگی ان کتابون سے شریعت محمدی کو زندہ کرینگے پہر عیسیٰ جبریل سے سوال کرینگے کہ ابو القاسم قشیری کو یہہ مرتبہ کسطرح ملا وہ کہین گے مان کے راضی رکہنے سے نقل من کتاب انیس الجلساء انتہٰی علی قاری نے یہہ حکایت اس نقل کے یہہ لکہا ہے کہ باوجود اس رکاکت ولحن کے یہہ کلام کسی ملحد کا ہے جو دین کے بگاڑنے مین کوشش کرتا ہے کیونکہ حاصل اسکا یہہ ہے کہ وہ خضر جنکے حق مین خدا نے عبدا من عبادنا اٰتیناہ رحمۃ من عندنا وعلمناہ من لدنا علما فرمایا ہے موسی علیہ السلام نے اون سے تعلیم پائی ہے وہ منجملہ تلامیذ ابی حنیفہ کے مین پہر عیسے علیہ السلام بہی اولو العزم ہوکر عالم احکام اسلام ہوکر شاگرد ابو حنیفہ شہر سے شاگرد کی تیز فہمی کو تو دیکہو کہ اوس نے تین برس مین خضر سے وہ سب کچہہ سیکہہ لیا جو خضر نے تیس برس مین ابی حنیفہ سے اوقات حیات وممات مین سیکہا تہا انتہٰی مین کہتا ہون تیس برس کیسے پچاس برس زندگی مین پچیس برس قبر سے سیکہا یہہ سب پچہتر برس ہوئے اتنی مدت دراز کا علم قشیری نے تین برس مین خضر سے سیکہہ لیا اوستاد سے تو یہہ شاگرد ہی اچہے نکلے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پہر علی قاری نے کہا تعجب تو یہہ ہے کہ

اپنی مان کی رضامندی کے لئے چھوڑ دیا مجھکو خدا نے حکم دیا ہے کہ مین ہر دن علی الدوام
آکر تجھکو علم سکھایا کرون غرضکہ خضر تین برس تک روزانہ آتے سارے علوم جو ابو
حنیفہ نے تیس برس مین سیکھے تھے تین برس مین انکو سکھا دئے علم دقائق و
حقائق و دلائل کا بھی بتا دیا یہہ مشہور دہر فرید عصر ہوگئے ہزار کتابین تصنیف
کین صاحب کرامت تھے بہت سے لوگ انکے شاگرد مرید ہوئے ایک مرید جو بڑا دوست
تھا اوسکو کتابین گنکر ایک صندوق مین بھر کر سپرد کردین کہا مجھکو ایک بات پیش آئی ہے
تو اس صندوق کو جیحون مین ڈال آمرید صندوق لیکر چلا جب انکے پاس سے نکلا
جی مین کہا بھلا مین ان مصنفات شیخ کو کسطرح پانی مین پھینک آؤن اونکو
حفاظت سے رکھونگا شیخ سے کہدونگا پھینک آیا ہون چنانچہ واپس آکر
یہی کہا شیخ نے پوچھا پھینکتے وقت کوئی علامت بھی دیکھی اسنے کہا مین نے توکچھ
بھی نہین دیکھا فرمایا جاؤ صندوق پھینک آؤ مرید نے جاکر پھینک آرہے پھر نہو سکا
پہلی بار کیطرح پھر کر شیخ کے پاس آیا پوچھا پھینک آیا کہا ہان تو پوچھا کیا دیکھا کہا
کچھ بھی نہین دیکھا شیخ نے فرمایا تو نے صندوق نہین پھینکا اب جا پھینک کر آ اسلئے
کہ اوسمین اللہ کی شریعتین ہین تو میرے حکم کو رد نکر آخر بیچارہ مرید جاکر صندوق
کو پھینک آیا پانی مین سے ایک ہاتھ نکلا اوسکنے صندوق کو لے لیا مرید نے کہا
تو کون ہے اوس نے پانی مین سے جواب دیا مین حفظ امانت شیخ پر موکل ہون
مرید پھر آیا شیخ نے پوچھا کہو تم پھینک آئے کہا ہان پوچھا کیا دیکھا کہا پانی پھٹ
گیا ایک ہاتھ نکلا اوسنے صندوق لیلیا مین حیران ہوکر رہگیا انمین کیا بھید ہے
شیخ نے فرمایا جب قیامت قریب آویگی دجال نکلیگا عیسے بیت المقدس مین اوترینگے
ایک طرف انجیل رکھین گے پھر کہین گے کتب محمدیہ کہان ہین خدا نے مجھکو حکم
دیا ہے کہ مین تمہارے درمیان مین مطابق اونہین کتابون کے حکم کرون

حیات خضر کے ہین وہ بذریعۂ اپنے مشائخ طریقت کے خضر علیہ السلام کی خدمت مین حاضر
ہوکر علم سینہ بسینہ امام ابو حنیفہ رح کا سیکہین بلکہ خضر سے یہہ بہی فرمایش کرین کہ بحکم
عصاے پیر بجاے پیر یہہ وقت آپکی امداد کا ہے آپ شاگرد رشید حضرت امام
کے ہین آپکی ادنی توجہ سے قشیری نے ہزار کتابین تالیف کرکے نہر جیحون مین امانت
رکہی ہین وہ عیسے علیہ السلام کے کام آوینگی اب ہم مین سے کسی ایک شخص کو اپنا
شاگرد بناکر سو دو سو ہی کتابین تالیف کروا دیجئے کہ یہہ کتب بکار آمد امام مہدی
ہوان ورنہ وہ ان حقائق ودقائق شریعت سے جو جناب کو امام اعظم رحسے حاصل
ہوئے ہین بالکل محروم رہ جاوینگے افسوس ہے کہ خضر زندہ بہی ہین امام صاحب
کے شاگرد بہی ہین بعض اکابر حنفیہ سے انکی ملاقات بہی ہوئی ہے مگر آجتک کسیطرح
کا نفع مذہب حنفی کو ان سے نہین ہوا خضر بہی گویا شیعون کے مہدی ٹھہرے
ہین اس قصے سے یہہ بہی باشارۃ النص معلوم ہوتا ہے کہ زمانۂ عیسے ومہدی
علیہما السلام مین خضر موجود نہونگے کیونکہ خضر کے ہوتے ہوئے تصنیفات قشیری کی کیا
حاجت ہے خضر علیہ السلام کو خدا جانے کیا ہوا ہے کہ نہ تو رسول خدا صلعم سے آکر ملے
نہ عیسے علیہ السلام سے ملین گے جب ملتے ہین تو کسی مقلد حنفی مذہب یا صوفی شافعی
مشرب یا کسی اور درویش صاحب کشف ہی کو ملتے ہین یا اول امام ابو حنیفہ رحسے
ملے تہے اب جو امام مہدی آوینگے تو ان سے پہر نہ ملین گے حالانکہ بقول حنفیہ
مذہب امام مہدی کا وہی مذہب امام ابو حنیفہ رح کا ہوگا خضر اگر انکے شاگرد ہین
تو مہدی اونکے مقلد ہونگے باوجود اس اتحاد مذہب وطریقہ کے پہر بہی بین رہنا
خضر کا ہمکو تو کچہہ پسند نہین آتا مقلدون کو پسند اگر آتا ہے تو آیا کرے ۵

ما اہل حدیثیم دغا را نہ شناسیم		صد شکر کہ در مذہب ما حیلہ وفن نیست

پہر علی قاری نے کہا اگر ساری خطایا سے مبانی ومعانی کے قصۂ مذکور سے تعرض

ابوالقاسم قشیری طبقات حنفیہ مین بہی معدود نہین ہین یعنی پہر اتنی حمایت ابوحنیفہ
کی کیون ہے دوسرا تعجب یہہ ہے کہ حضر رسول خدا صلعم کو تو پا دین اون سے
اونکے علما صحابہ کرام سے تو کچہہ نہ سیکہین جیسے علی مرتضے جنکو باب مدینۃ العلم
فرمایا ہے اقضی الاصحاب کہا ہے زید بن ثابت کہ انکو افرض صحابہ بتایا ہے
ابی بن کعب کہ انکو اقرا اصحاب فرمایا ہے معاذ بن جبل کو اعلمہم بالحلال والحرام
کہا ہے علماء تابعین سے بہی علم حاصل نکرین جیسے فقہاء سبعہ سعید بن المسیب
مدینے مین عطا مکے مین حسن بصرہ مین مکحول شام مین بلکہ اپنی جہل پر راضی ہو کر مسائل
شریعت کو آخر عمر ابی حنیفہ مین تعلم کرین تیہ بات ایسی ہے جسکا بطلان کسی کم عقل
بیوقوف پر بہی مخفی نہین ہے چہ جائے اہل شعور وعقل کے یہانتک کہ علماء مذاہب
نے اس بات کو ایک مسخرا پن سمجہا ہے قلت عقل طائفہ حنفیہ پر دلیل ٹہہرایا ہے حنفیہ
نے اتنا بہی سمجہا نا کہ بہلا کوئی بہی اس بات پر راضی ہوگا انتہے مین کہتا ہون متاخرین
حنفیہ کا حال بہی اب مثل روافض کے ہوگیا ہے انکی عقل بہی مثل اونکی عقل کے
ماری گئی ہے جسطرح وہ اپنے خیال مین ائمہ اہلبیت کیطرف سے لڑتے سر پہوڑتے
ہین اوسیطرح یہہ بہی امام ابوحنیفہ رح کے لیے اپنی جان ہلاک کیے دیتے ہین یہہ
لسوان امت سفہاء ملت اسرا ررا سے گرفتار قیاس اتنا بہی نہین سمجہتے کہ شریعت
کو تو رسول خدا صلعم لائے تہے نہ امام صاحب یہہ امام ہون یا کوئی اور امام جب
شریعت ابوحنیفہ کی ہوئی تو ابوحنیفہ رح امام کاہے کو ہوے پیغمبر ٹہہرے استغفر اللہ
ع این امامت نشد قیامت شد ٭ خیر یہی سہی کہ امام صاحب شریعت ہین یا ساری
شریعت رسول خدا کی انہین کے مذہب مین منحصر ہے تو پہر اب مقلدین کو یہہ بہی چاہیئے
کہ ایسے فتنہ وفساد کے وقت مین جو آجکل دنیا مین موجود ہین یا تو بغداد مین جاکر
تعلیم مذہب کی قبر شریف جناب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالے سے کرلین یا جو حنفیہ قائل

نزدیک مسلم وغیرہ کے آیا ہے فیقتل عیسی الدجال عند باب لد الشرقی فبینما ھم کذالک اذ اوحی اللہ تعالے الی عیسی بن مریم انی قد اخرجت عباداً من عبادی لایدان لک بقتالھم فحرز عبادی الی الطور الحدیث ظاہر یہی ہے کہ لانے والے اس وحی کے جبرئیل علیہ السلام ہونگے بلکہ اسی کا ہمکو یقین ہے اسمین کچھ تردد نہین کیونکہ اونکا وظیفہ یہی ہے کہ وہ درمیان خدا و انبیاء کے سفیر ہوتے ہین یہ بات کسی دوسرے فرشتے کے لئے معلوم نہین ابو حاتم نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے انہ وکل جبریل بالکتب و بالوحی الی الانبیاء مگر اس سے یہ بات ثابت نہین ہوتی کہ یہ وحی تعلیم شریعت کے لئے ہوگی بلکہ ظاہر یہ ہے کہ بیان احکام حوادث و انتظام آفات کے واسطے ہوگی کیونکہ شریعت تو دنیا مین پہلے ہی سے موجود ہے کتاب وسنت باقی ہے اوسکے لئے ضرورت وحی کی جب سمجھی جاتی کہ قرآن و حدیث کافی نہوتے حالانکہ قرآن پاک مین صاف فرمادیا ہے الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا اس اکمال کے بعد اب کیا حاجت وحی کی اس دین مین باقی رہی ہے جسکے لئے عیسے علیہ السلام محتاج پیغام کے ہونگے وحی اگر آویگی تو اون کامون کے لئے آویگی جو زمانہ عیسوی مین ملاحم و آفات کی جنس سے پیش آنے والے ہین جیسے نکلنا یاجوج ماجوج کا یہ حدیث ان جبریل لاینزل الی الارض بعد موت النبی صلعم بے اصل ہے حالانکہ کئی حدیث مین آنا جبرئیل کا آیا ہے جیسے وقت مرنے کے طہارت پر شب قدر مین دجال کے روکنے کو مکہ مدینے سے الی غیر ذلک

فائدہ شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی سے کسی نے پوچھا عیسے علیہ السلام آخر زمانے مین جب اوترینگے تو حافظ قرآن وسنت ہونگے یا کتاب وسنت کو اوسوقت کے علماء سے تلقی کرینگے انہون نے جواب لکھا کہ یہ بات کسی جگہہ نہین آئی لایق مقام عیسوی تو یہ ہے کہ رسول خدا صلعم سے تلقی کر کے امت مین مطابق اوس تلقی کے

کیا جاوے جس سے صریح نقصان عقل ناقل نقل مذکور معلوم ہوتا ہے تو ایک
مستقل کتاب بنتی ہے مگر مین نے بمفواے قول خدا خذ العفو وأمر بالعرف
واعرض عن الجاھلین اوس سے اعراض کیا یہہ قول اس قائل کا باطل ہے بلکہ
کفر ہے حدیث لا وحی بعد موتی بے اصل ہے ہان لا نبی بعدی آیا ہے اسکے
معنی نزدیک اہل علم کے یہہ ہین کہ میرے بعد کوئی نبی شرع ناسخ نلاویگا سبکی نے
اپنی تصنیف مین صراحت کی ہے اسبات کی کہ عیسے علیہ السلام ہمارے نبی کی
شریعت کا حکم دینگے قرآن وحدیث کی روسے اس سے یہہ امر راجح سمجھا جاتا ہے
کہ وہ سنت کو جناب نبوت سے بطریق مشافہہ کے بغیر کسی واسطہ کے یا بطریق وحی
والہام کے حاصل کرینگے ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جب انہون نے
بہت حدیثین روایت کرنا شروع کیا اور لوگون نے اونپر انکار کیا تو انہون نے
کہا اگر عیسے بن مریم میرے مرنے سے پہلے اوترین اور ین اونکو حدیث کی روایت
کرون رسول خدا صلعم سے تو وہ میری تصدیق کرینگے یہہ دلیل ہے اس بات پر
کہ وہ عالم جمیع علوم سنت نبی صلعم کے ہونگے اونکو اسکی حاجت نہوگی کہ وہ سنت کو
کسی امتی سے اخذ کرین بیا شک کہ ابو ہریرہ جنہون نے خود جناب رسالت سے احادیث
کو سنا ہے وہ بہی محتاج اونکی تصدیق کے ہین انتہے مین کہتا ہون اس تکلیف کی
کیا ضرورت ہے کہ وہ بلا واسطہ علم سنت کو شافہۃ حاصل کرینگے کوئی حدیث صحیح
اس باب مین آئی ہے تو تو یہہ بات ٹھیک ہے ورنہ قرآن وکتب سنت جو آج دنیا
مین موجود ہین اور قیامت تک باقی رہینگی دریافت حکم خدا ورسول کے لئے کافی
ہین انکے ہوتے ہوئے بالاسناد متصل مرفوع ضرورت اخذ بالمشافہہ کی کیا ہے یہہ
مشافہہ ہی اگر ثابت ہو تو عالم مثال یا ارواح مین ہو سکتا ہے نہ اس عالم مین پہر اسپر
دلیل کیا ہان یہہ بات اور ہے کہ اونکو وحی آویگی جسطرح حدیث نواس بن سمعان مین

سنت سارے حوادث کے لیے تا یوم القیامہ کافی وافی شافی ہین یہہ تو ہمارے علم و شعور وعقل کا فتور و قصور ہے کہ ہم با وجود موجود ہونے کتاب خدا سنن صحیحہ مصطفےٰ صلعم کے تیرے میرے قیاس کو پکڑتے پہرتے ہین عدم مزاولت قرآن وحدیث نے ہمکو اس حال پر کر دیا ہے ورنہ ع

عام ہین اوسکے تو الطاف شہیدی سب پہ		تجہہ سے کیا ضد تہی اگر تو کسی قابل ہوتا

قرآن پاک کے بعد صحیحین اصح کتب دین ہین صحیحین کے بعد چارون سنن ہین انکے بعد دیگر کتب صحاح ابن خزیمہ وغیرہ ہین کلیات وعمومات شرع شریف کے سوا ہزارون لاکہون جزئیات مسائل بہی انمین موجود ہین جس پیغمبر نے ہمکو طریق رہنے سوتے سونے جگنے چلنے پہرنے کہانے پینے ملنے جلنے اوٹہنے بیٹہنے مرنے جینے وغیرہ کا ذرا ذرا سی باتون کا بتا دیا ہے ہر چیز کا ادب سکہایا ہے ہر حلال وحرام کو تفصیل کیا ہے متشابہات سے بچنے کا ارشاد فرمایا ہے محکمات پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے بہلا وہ ہمکو کسطرح ہمارے دین مین دوسرونکا محتاج کرکے چہوڑ جاتی علماے امت کی راے وقیاس مختلفہ کا حاجتمند بنا کر رکہتی اگر ایسا ہو سکتا ہے تو پہر یہہ دین ہنوز ناقص ناتمام غیر کامل ہے مگر اسمین قرآن کی تکذیب ہوتی ہے نقصان کا دہبا پیغمبر پر لگتا ہے نعوذ باللہ من جمیع ما کرہ اللہ اشاعہ مین اسجگہہ جو اس وجہ سے قول وقصۂ قیفری کا ذکر لکہا ہے بہت اچہی تقریر کی ہے اس مختصر مین حاجت اوسکے ذکر کی نہین پہر یہہ کہا ثم ان مثل ہؤلاء الجہلۃ لفرط تعقبہم وعناد ہم لیس مطمح نظرہم الا تفضیل ابی حنیفۃ ولو بما لا اصل لہ ولو بما یؤدی الی الکفر الی قولہ ولو سمعہا ابو حنیفۃ لافتی بکفرنا انتہا مین کہتا ہون اب بہی ایسے جاہل بہت ہین جنکو سواے اثبات مناقب ابی حنیفہ کے اپنے مسائل ورسائل مین اور کچہہ کام نہین ہے اشاعہ ۱۰۰۰ھ مین تالیف ہوا ہے جبکہ اوسوقت مین باوجود

حکم کرینگے اسلئے کہ درحقیقت اونکے خلیفہ ہین انتہی اشاعہ مین بعد اوسکے کہا ہے
انتھی ما اوردنا نقله عن کلام الشیخ العلامة علی القاری الحنفی رح وهو فی
غاية المفاسقة مین کہتا ہون یہ مسئلہ حافظ ابن حجر سے پوچھا گیا تو یہ جواب
ملا اگر کسی حنفی سے پوچھا جاتا تو وہ یہی جواب دیتا کہ کتب قشیری شاگرد خضر شاگرد
امام اعظم رح سے تلقی کرینگے ان سطاوی فتاوی مین کچھ زیادتی بھی بمقتضا سے مقام
گذر چکی ہے وہ اصل کلام علی قاری سے ماخوذ ہے پھر علی قاری نے اس قول کا
بھی رد لکھا ہے کہ مہدی مقلد ابو حنیفہ ہونگے اور اشاعہ نیز ذکر کرکے یہ بات قرار
دی ہے کہ مہدی علیہ السلام مجتہد مطلق ہونگے صاحب اشاعہ نے کہا یہ تقریر
مخالف تحریر فتوحات کے ہے ان المهدی لا یعلم القیاس لیحکم وانما یعلمه
لیجتنبه فما یحکم المهدی الا بما یلقی الیه الملك من عند الله الذی بعثه
الیه لیسدده وذلك هو الشرع الحنیفی المحمدی الذی لو کان محمد صلعم
حیا ورفعت الیه تلك النازلة لم یحکم فیها الا بحکم المهدی فیعلم ان ذلك
هو الشرع المحمدی فیحرم علیه القیاس مع وجود النصوص التی منحه الله ایاها
وانه قال صلعم فی صفته یقفو اثری ولا یخطی فعرفنا انه متبع لما شرع انتهی
اس بنیاد پر مہدی مجتہد نہونگے اسلئے کہ مجتہد حکم ساتھ قیاس کے کرتا ہے اور ان پر
یہ امر حرام ہوگا مجتہد سے خطا ہوتی ہے انسے کبھی خطا نہوگی یہ احکام مین معصوم
ہونگے بشہادت نبی صلعم یہ بات اس بات پر مبنی ہے کہ اجتہاد کرنا حق انبیا مین
جائز نہین وهو التحقیق وبالله التوفیق انتهی کلام الاشاعة مین کہتا ہون کلام
اشاعہ وکلام فتوحات سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ جناب امام علیہ السلام ظاہری الشرع
محمدی المذہب ہونگے قرآن وحدیث پر عمل کرینگے نہ آپ کسیطرح کا قیاس کرین نہ
دوسرے کے قیاس پر چلین قیاس کی حاجت کیا ہے اور ائمہ خاصہ وعامہ کتاب و

نسب یاجوج و ماجوج

ارشاد کیا ہے لا تقوم الساعة حتی تکون عشر آیات طلوع الشمس من مغربها والدخان والدابة ویاجوج وماجوج ونزول عیسی بن مریم وظهور المهدی وثلاث خسوفات ونار تخرج من عدن ابین الحدیث رواه ابن ماجة عن حذیفة بن اسید یعنی جب تک یہہ دس نشانیان نہونگی قیامت نہ آویگی سورج مغرب سے نکلے دہوان ہو دابة الارض برآمد ہو یاجوج ماجوج نکلین عیسے اوترین مہدی ظاہر ہون تین بار خسف ہو عدن سے آگ نکلے تا آخر حدیث انکے احوال مین بہت حدیثین آئی ہین بیان نسب انکے نسب مین کئی قول ہین کسی نے کہا بنی آدم مین نسل یافث بن نوح سے وہب وغیرہ نے اسی پر جزم کیا ہے اکثر متاخرین کا اعتماد بہی اسی قول پر ہے کسی نے کہا یہہ ترک ہین ضحاک کا یہی قول ہے کسی نے کہا یاجوج تو ترک ہین ماجوج دیلم ہین کعب نے کہا ولد آدم ہین مگر حوا سے پیدا نہین ہوے بلکہ آدم سو گئے تہے انکو احتلام ہوگیا نطفہ مٹی مین ملگیا اوس سے یہہ پیدا ہوے اسکا رد یہہ ہے کہ انبیا کو احتلام نہین ہوتا اسکا جواب یہہ ہے کہ خواب مین جماع دیکہنا منع ہے محتمل ہے کہ منی کود کر نکل گئی ہو تو یہہ بات جائز ٹہریگی جسطرح پیشاب کرنا انبیا کا جائز ہے فتح الباری مین کہا ہے والاول هو المعتمد والا فاین کانوا حین الطوفان یعنی بہروسے کی بات اول قول ہے ورنہ طوفان کے وقت یہہ کدہر گئے تہے نووی نے فتاوی مین لکہا ہے یہہ اولاد آدم مین غیر حوا سے نزدیک جماہیر علما کے یہہ ہمارے بہائی ہین طرف سے ہمارے باپ کے حافظ ابن حجر نے فرمایا یہہ قول سوا کعب کے کسی سلف سے نہین آیا حدیث مرفوع اسکو رد کرتی ہے انهم من ذریة نوح سو نوح بالیقین حوا کی ذریت ہین دوسری حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعا یون آیا ہے نوح کے تین بچے ہوے سام حام یافث سام کی اولاد عرب ہین یافث کی اولاد یاجوج ماجوج ترک صقالبہ ہین اسکی سند ضعیف ہے ٭

کثرت اہل حق اسطرح کے جاہل مطلق موجود تہے تو اب اس زمانہ کا کیا ذکر ہے جب سے
اتبک دو سو چوبیس برس گزر گئے اس مدت مین جہل جہلۂ حنفیہ وغیرہ اور بہی ترقی پر نوبت
ہوگیا ہے پہر اشاعہ مین کہا عجائب بات یہہ ہے کہ قہستانی نے باین ہمہ فضل و
جلالت کے اسی قسم کی ایک بات شرح خطبۂ نقایہ مین بہی لکہدی ہے ان عیسیٰ اذا
نزل عمل بمذهب ابی حنیفة کما ذکرہ فی الفصول الستة کاش معلوم تو ہوتا
کہ یہہ فصول ستہ کیا چیز ہے اس قول پر کیا دلیل ہے مین کہتا ہون اس بات کا
تعجب قہستانی سے ناحق ہے یہہ بزرگ کچہہ ساتہہ اس قول کے متفرد نہین آخر
دوسرے حنفیہ نے بہی تو اسیطرح کی باتین لکہی ہین درمختار مین راد قول ابی
حنیفہ پر بقدر ریگ بیابان لعنت کی ہے تارک سنت پر خود حدیث مین لعنت آئی ہے
اوسکا کوئی ذکر تک نہین کرتا اسطرح کے اقوال کا کتب دین مین مدون ہونا ایک
بڑی علامت ہے قرب قیامت کی فانا للہ وانا الیہ راجعون صاحب اشاعہ نے
کہا علیك باتباع السنة الغراء فانها حرز وحصن من الاهواء والآراء جنة
من سهام الشيطان المريد لعنه الله واياك والاغترار بمثل هذه الترهات
الباطلة ودع التعصب فانه باب عظيم من ابواب الشيطان الرجيم اللهم
انا نعوذ بك من شر الشيطان وفتنته ونفخه ونسألك التوفيق لما تحب
وترضى انتہے اس عبارت مین اتباع سنت کی ترغیب دی ہے رائے وہواسے
ترہیب کی ہے سنت کو شیطان کی تیر اندازی کا قلعہ سپر بنایا ہے تعصب چہوڑنے
کی ہدایت کی ہے جزاہ اللہ خیرا یاجوج ماجوج انکا نکلنا علامت ہے قرب قیامت
کی انکا فتنہ بہی ایک بہت ہی بڑا فتنہ ہے کئی آیتون قرآن پاک مین اسطرف اشارہ
فرمایا ہے یاذا القرنین ان یاجوج وماجوج مفسدون فی الارض سورۂ انبیاء مین
فرمایا ہے حتی اذا فتحت یاجوج وماجوج وهم من كل حدب ينسلون آنحضرت صلعم نے

یاجوج ماجوج

ہارون اوس عن ابیہ مرفوعا یون آیا ہے کہ یہ جتنا چاہتے ہین جماع کرتے ہین انمین کوئی
آدمی نہین مرتا مگر ایک ہزار ذریت چھوڑ جاتا ہے یا اس سے بھی زیادہ دوسری روایت مین
یون آیا ہے ان یاجوج وماجوج لہم نساء یجامعون ماشاؤا وشجر یلقحون ماشاء وا
الحدیث اخرجہ ابن ابی حاتم وابن مردویہ وعن عبد اللہ بن عمران یاجوج
وماجوج من ذریۃ ادم ووراءہم ثلث امم ولن یموت منہم رجل الا ترک
من ذریتہ الفا فصاعدا اخرجہ الحاکم وابن مردویہ یعنی انکے بعد تین امتین
اور بھی ہین طبرانی کی روایت مین ابن عمر سے اتنا اور بھی زیادہ آیا ہے کہ ان تینون کے
نام تاویل تاریس منسک ہین واخرجہ ایضا عنہ ابن مردویہ والبیہقی وعبد
بن حمید واخرج ابن حمید بسند صحیح عن عبد اللہ بن سلام مثلہ ابن عمر نے کہا
جن وانس دس حصے ہین اونمین نو حصے تو یہی یاجوج ماجوج ہین باقی آدمی ایک حصے مین
ہین اخرجہ ابن ابی حاتم ایک حدیث مرفوع مین یہ آیا ہے کہ یہ ہر دن سد کو کھودتے
ہین جب لگ بھگ اسکے ہوتے ہین کہ اوسمین چھید کر دین تو وہ آدمی جو انپر دار وغہ ہوتا
ہے کہتا ہے پھر چلو کل اسکو کھودنا پھاڑنا اللہ تعالے اوسکو پہلے سے بھی زیادہ تر سخت کر دیتا
ہے یعنی رات بھر مین وہ چھید پھر جون کا تون ہو جاتا ہے بلکہ پہلے سے بھی زیادہ یہانتک
کہ جب انکی مدت پوری ہو جاویگی اور اللہ انکا بھیجنا لوگون پر چاہیگا وہ شخص جو انپر
دار وغہ ہے کہیگا پھر جاؤ کل انشاء اللہ تعالے تم اسکو چھید کر لوگے یہ شخص استثناء
کریگا یہ پھر کر جب آوینگے دیکھین گے جتنا چھیدکیا تھا ویسا ہی ہے یعنی بند نہین ہوا
اوسکو پورا کر کے پھاڑ کر باہر لوگون پر نکل آوینگے الحدیث اخرجہ الترمذی وحسنہ
وابن حبان والحاکم وصححاہ عن ابی ہریرۃ رفعہ ابن حجر نے کہا اخرجہ الترمذی
وابن ماجہ والحاکم وعبد بن حمید وابن حبان کلہم عن قتادۃ ورجال بعضہم
رجال الصحیح ابن العربی نے کہا اس حدیث مین تین نشانیان ہین ایک یہ کہ اللہ نے انکو

بیان حلیہ

کعب نے کہا یہہ تین طرح پر ہین ایک تو بڑے درخت کے بیا بلفظ روایت کا اَرز ہے
مراد درخت ارزن کا ہے یا درخت صنوبر کا دوسری قسم چوکھونٹی ہین چار گز امد
چار گز کے تیسرے وہ جو ایک کان بچھاتے دوسرا کان اوڑھتے ہین حدیث حذیفہ
مین بہی مثل اسکے آیا ہے حاکم نے طریق ابن ابوزی سے روایت کیا ہے ابن عباس
نے کہا یاجوج ماجوج ایک ایک دو دو بالشت کے ہین بہت لنبا انمین وہ ہے
جو تین بالشت کا ہو قتادہ نے کہا یہہ بائیس قبیلے ہین ذو القرنین نے اکیس
قبایل پر تو سد بنا یا ایک قبیلہ انمین سے اوسوقت غائب تہا لڑنے کو گیا تہا
وہ سد کے اوپر رہگیا یہہ قبیلہ ہی اتراک ومغل ہین سدی نے کہا اتراک ایک
لشکر ہین لشکرہاے یاجوج ماجوج سے یہہ غائب تہے کہ ذو القرنین نے آکر سد بنایا
یہہ باہر رہگئے اخرجہ ابن مردویہ خالد بن عبد اللہ بن حرملہ نے اپنی خالہ سے
مرفوعاً روایت کیا ہے تم کہتی ہو اب دشمن نہین ہے حالانکہ تم ہمیشہ دشمنون سے
لڑا کرو گی یہانتک کہ یاجوج ماجوج سے لڑو گے انکے مونہہ چوڑے آنکہین چہوٹی
بال ہو رہے ہین یعنی سرخی سیاہی کے بیچ مین ہین یہہ ہر طرف سے باہر نکل پڑینگے
گویا مونہہ انکے ڈہال ہین اخرجہ احمد والطبرانی اشارہ ہین کہا امین تائید ہے
اس بات کی کہ ترک ایک انہین مین کا قبیلہ ہے ؂

بیان سیرت

ابن حبان نے اپنی صحیح مین ابن مسعود سے مرفوعاً روایت کیا ہے یاجوج ماجوج مین
ایسے بہت کم ہین کہ اپنی پشت سے ہزار بچے چہوڑ کر نہ جا دین نسائی مین بروایت

فصل بیان مین خروج لوفساد یاجوج ماجوج کے

مسلم نے صحیح مین نواس بن سمعان سے مرفوعاً بعد ذکر ہلاک ہونے دجال کے ہاتھ سے عیسے
علیہ السلام کے یون روایت کیا ہے پھر آئیگی یعنی پاس عیسے علیہ السلام کے ایک قوم جسکو
خدانے دجال سے بچالیا ہوگا یہہ اونکے منھہ پر ہاتھہ پھیرینگے اونکو اونکے درجات کی جنت
مین خبر دینگے اتنے مین عیسے علیہ السلام کو وحی آویگی مین نے کچھہ بندے اپنے نکالے
ہین جنپر کسیکو قابو لڑائی کا نہین ہے تو میرے بندونکو طور پر لیجا ادہر اللہ تعالے
یاجوج ماجوج کو اوٹھا دیگا یہہ لوگون پر نکل پڑینگے سارا پانی پی جاوینگے لوگ اپنے مویشی
لیکر قلعہ بند ہونگے یہہ زمین کا پانی اتنا پی لینگے کہ زمین خشک ہوکر رہجاویگی انکے پیچھے
جو اوس جگہہ پہ گذریگا وہ کہیگا کبھی یہان پانی تھا کوئی آدمی باقی نرہیگا مگر کسی قلعے یا
شہر مین جاچھپے گا یہہ بحیرۂ طبریہ پر آکر پہلا انکا سارا پانی پیجاوینگے پچھلے آکر کہین گے
یہان کبھی پانی ہوگا عیسے علیہ السلام مع اپنے اصحاب کے محصور رہین گے بیل گدہے
کا سر سو دینار سے زیادہ بہتر ہوگا دوسری روایت مسلم مین یون آیا ہے یہہ کہین گے
ہم نے زمین والونکو تو مار ڈالا اب آسمان والون کو بھی قتل کرنا چاہیے اپنے تیر آسمان
پر لگائین گے وہ خون مین بھرے ہوئے رنگے ہوئے انکی طرف پھرینگے ایک روایت
مین اسطرح ہے کہ ایک انمین کا اپنے حربہ کو ہلا دیگا پھر اوسکو آسمان کیطرف پھینکے گا وہ
خون مین رنگا ہوا پھر آویگا یہہ بات آزمایش و امتحان کے لیئے ہوگی اوسوقت نبی اللہ
یعنی عیسی علیہ السلام اور اونکے ہمراہی اللہ کیطرف رغبت کرینگے اللہ اونپر اونکی
گردنون مین نغف بھیجیگا ایک روایت مین یون آیا ہے کہ ایک کیڑا مانند نغف کے
اونکی گردنون مین پیدا ہوگا نغف ایک کیڑا ہے اونٹ بکریون کی ناک مین ہوتا ہے
یہہ سب مرجاوینگے مثل مرنے ایک جان کے انکی آہٹ بھی مسموع نہوگی مسلمان کہین گے کوئی ہے

راتون کے کہودنے سے روک دیا ہے دوسرے سد پر سیڑہی لگا کر یا کسی اور آلت
چڑہنے کو منع کر دیا ہے اس بات کا علم انکو نہین دیا نہ یہ الہام انکو کیا یعنی باوجود
اسکے کہ انمین درخت کہیت وغیرہ آلات موجود ہین مگر سیڑہی بنا کر بلندی پر چڑہ جانا
نہین آتا تیسرے انشاء اللہ تعالے کہنے سے باز رکہا ہے یہانتک کہ وقت محدود
مقرر آجاوے حافظ ابن حجر نے کہا اس حدیث مین یہ بہی ہے کہ یہ لوگ اہل صناعت
اہل ولایت صاحب سلطنت و رعیت ہین انمین سے ہر فائق ہے یہ سب اوسکی اطاعت
کرتے ہین انمین ایسے بہی ہین جو خدا کو پہچانتے ہین اوسکی قدرت و مشیت کا اقرار
کرتے ہین یہ بہی احتمال ہے کہ یہ کلمہ اوس کہنے والے کی زبان پر بدون پہچانے معنی
کے جاری ہو جاویگا اسکی برکت سے مقصود اونکا حاصل ہوگا پہر ان دونون احتمال
کے لئے ایک حدیث روایت کی ہے جسکو عبد بن حمید نے کعب سے مانند حدیث ابی ہریرہ
نقل کیا ہے آخر مین یون ہے جب خدا کا امر آویگا تو بعض کی زبان پر یون القا ہوگا
ناتی غدا ان شاء اللہ تعالے فنفرغ منہ ابن مردویہ کے پاس بہی ایک حدیث مثل اسی
حدیث ابی ہریرہ کے ہے اوسمین یون آیا ہے فیصبحون وہو اقوی منہ بالامس حتی
یسلم رجل منہم حین یرید اللہ ان یبلغ امرہ فیقول المؤمن غدا نفتحہ ان شاء اللہ
تعالے فیصبحون ثم یغدون علیہ فیفتح الحدیث مگر اسکی سند ضعیف ہے انتہے کلام
الحافظ حاصل یہ ہوا کہ لفظ انشاء اللہ تعالے کو انمین سے کسی ایک کی زبان پر ڈالدیا
جاویگا یہی احتمال قوی تر ہے یا کوئی ایک انمین سے مسلمان ہو جاویگا وہ اس کلمہ کو کہیگا
حدیث ابن عباس جو نزدیک نعیم بن حماد کے مرفوعا آئی ہے قال بعثنی اللہ حین اسری
بی الی یاجوج وماجوج فدعوتہم الی دین اللہ وعبادتہ فابوا ان یجیبوا فہم
فی النار مع من عصی من ولد ادم وولد ابلیس کچہ خلاف حدیث مذکور کے نہین ہے
کما ہو واضح —

۲ قتال یاجوج ماجوج کا اخرج احمد والطبرانی عن خالد بن عبد اللہ بن حرملۃ انکم
لا تزالون تقاتلون عدوا للہ حتی تقاتلوا یاجوج وماجوج عراض الوجوہ صغار
العیون اصہب الشعور من کل حدب ینسلون اسکا ترجمہ بھی ہو چکا ۳ مینہ کا برسنا
جس سے کوئی گھر ورنہ بچے گا اخرج احمد عن ابی ھریرۃ یرفعہ قال لا تقوم الساعۃ
حتی یمطر الناس مطرا لا یکن منہ بیوت المدر ولا بیوت الوبر ۴ بند ہو جانا اجرای
کا کھیتی کرنا لوگون کا جہاد چھوڑ کر اخرج الطبرانی عن ابی امامۃ یرفعہ لا تقوم الساعۃ
حتی ترجعوا احراثین ۵ خلافت کا ارض مقدسہ مین نزول کرنا اخرج احمد وابو داؤد
والحاکم عن ابن حوالۃ مرفوعا یا ابن حوالۃ اذا رایت الخلافۃ نزلت الارض
المقدسۃ فقد دنت الزلازل والبلابل والامور العظام والساعۃ یومئذ
اقرب من الناس من یدی ھذہ من راسک وکان وضع یدہ علی راسہ مراد اس سے
اگر مطلق خلافت ہے تو یہ نشانی ہو چکی زمانہ بنی امیہ مین ارض مقدس محل خلافت تھی اس
صورت مین یہ نشانی قسم اول ٹھہریگی جو پہلے مذکور ہو چکی ہے اور اگر خلافت کاملہ مراد
ہے تو یہ زمانہ مہدی وعیسے مین ہوگی امور عظام دابہ وطلوع شمس ونار وریح وغیرہ ہین
آخر حدیث اسی پر دلیل ہے کہ الساعۃ یومئذ اقرب الخ ۶ کثرت مال کی اخرج الشیخان
عن ابی ھریرۃ مرفوعا لا تقوم الساعۃ حتی یکثر المال ویفیض حتی یخرج الرجل
بزکاۃ مالہ فلا یجد احدا یقبلھا منہ وحتی تعود ارض العرب مروجا وانھارا
وفی روایۃ یکثر المال فیکم اس نشانی کا ذکر پہلے بھی ہو چکا ہے کوئی مانع اس سے نہین
ہے کہ روایت ثانی اشارہ ہو طرف واقعہ عہد عثمان وعمر بن عبد العزیز کے بقرینہ لفظ
فیکم یعنی الصحابۃ روایت اول اشارہ ہو طرف اس نشانی کے جو زمانہ مہدی وعیسے
علیہما السلام مین ہونے والی ہے اسلئے دونون جگہہ اسکا ذکر کیا ہے قسم اول وثانی
مین سے بکنا بیل کے سر کا ایک اوقیہ کو اخرج ابن ابی شیبۃ عن قیس لا تقوم الساعۃ

جو اپنی جان ہار سے لئے نیچے دیکھے ان دشمنون نے کیا کیا ایک آدمی انہین نکلیگا اپنی
جان کو مقتول ٹھہرا کر وہ سبکو مردہ پاویگا پکاریگا اے گروہ مسلمانون کے خوش ہو جاؤ
اللہ عز وجل نے دشمن سے تمکو بچایا یہ اپنے شہرون قلعون سے باہر نکلین گے مویشی
کو چرنے کے لئے چھوڑ دینگے انکا چارا سواے اونکے گوشت کے کچھ نہوگا جانور انکا
گوشت کھاکر خون پیکر خوب ہی موٹے تازے ہو جاوینگے عیسے علیہ السلام مع اصحاب
زمین پر اوترینگے بالشت بھر بھی زمین نہ پاوینگے جو انکی چربی و بدبو سے پر نہوگی
لوگون کو اونکی بدبو اونکی چربی بھی زیادہ ستاویگی اللہ تعالے سے فریاد کرینگے
اللہ تعالے ایک سیج پانی بھیجیگا جس سے ایک دھوان سا لوگون پر چھا جاویگا وہ ہوا
اونکے ڈھیر ونکو اوٹھا لیجاویگی تین دن کے اندر ساری لاشین اونکی دریا مین
پھینک دیگی ایک روایت مین یون ہے کہ نبی اللہ عیسے علیہ السلام اور ساتھون کے
اصحاب خدا سے التجا کرینگے اللہ تعالے کچھ پرندے بھیجیگا جیسے بختی اونٹونکی گردن
وہ اونکو اوٹھا کر جہان خدا چاہیگا ڈالدینگے دریا مین یا آگ مین ان دونون
روایت مین کچھ خلاف و منافات نہین ہے اسلئے کہ دریا دن قیامت کے سلگ کر
آگ ہو جاویگا پھر اللہ تعالے پانی برساویگا جس سے کوئی گھر ونہ مٹی یا لوہکا چھپ
نہ سکیگا وہ زمین کو دھو کر صاف ستھرا کردیگا زمین کو حکم ہوگا اپنے پھل پیدا کر اپنی
برکت پھیر لا اوس دن ایک جماعت ایک انار مین سیر ہو جاویگی اوسکے چھلکون مین سایہ
پکڑیگی سات برس تک مسلمان انکے تیر و کمان و ڈھال کو ایندھن کرینگے **فائدہ**
عیسے علیہ السلام کے قصے مین کئی نشانیان مین لڑنا یہود سے اخرج مسلم عن ابی
ھریرۃ برفعہ قال لا تقوم الساعۃ حتی یقاتل المسلمون الیہود فیقتلھم المسلمون
حتی یختبئ الیہودی من وراء الحجر والشجر فیقول الحجر والشجر یا عبد اللہ ھذا یہودی
خلفی فتعال اقتلہ الا الغرقد فانہ من شجر الیہود اس حدیث کا ترجمہ پہلے گزر چکا ہے

اربعین عاما للعوافی اتدرون ما العوافی الطیر والسباع وروی ابن زبالة بنحوه
وروی الدیلمی فی مسند الفردوس عن عوف بن مالک قال تخرب المدینة قبل
یوم القیامة باربعین سنة وروی عن ابی هریرة لا تقوم الساعة حتی یجئ
الثعلب فیربض علی منبر النبی صلعم فلا ینهضه احد یعنی ایک لومڑی منبر نبوی پر
آکر بسیرا کریگی کوئی اوسکو اوٹھا نہ سکیگا وروی ابن ابی شیبة حدیث یخرج
اهل المدینة منها ثم لیعودن الیها ثم یخرجن منها ثم لا یعودون الیها ابدا
ولیدعنها خیر ما تکون مونعة وروی ایضا عن عمر نحوه مرفوعا پہلی قسم یعنی ترک
اول مدینے کا گزر چکا یہہ دوسرا ترک ہوگا جو سبب ویرانی مدینہ ہے خدا جانے یہہ لوگ
مہدی کے ساتھ جہاد کو جاوینگے یا مدینے مین لرزہ آویگا منافق نکلکر پاس دجال کے
پہونچین گے پہر جو مومنین مخلص رہ جاوینگے وہ بیت المقدس کی ہجرت کرجاوینگے یہہ
ہی آیا ہے ستکون ہجرة بعد ہجرة وخیار الناس یومئذ الزمهم مهاجر ابراهیم الحدیث
جیسے کبوترون کی جان ہوا سے طیب لیلیگی اس ہوا کا ذکر آویگا مدینہ لوگون سے خالی ہوجاویگا
وعند اسوخرابها قبل غیرها **تنبیہ** مرجانی نے اخبار مدینے مین جابر سے مرفوعا روایت
کیا ہے لیعودن هذا الامر ای الدین الی المدینة کما بدء منها حتی لا یکون ایمان
الا بها الحدیث وروی النسائی عن ابی هریرة مرفوعا اخر قریة من قری الاسلام
خرابا المدینة ورواه الترمذی بنحوه وقال حسن غریب ورواه ابن حبان بلفظ
اخر قریة فی الاسلام خرابا المدینة روایت صحیح مین آیا ہے ان الدین لیارز الی
المدینة کما تارز الحیة الی جحرها یہہ روایات بظاہر منافی روایات سابقہ ہین جمع
یون ہوسکتی ہے کہ فتنے سارے دنیا کو گہیر لینگے فقط مدینہ پاس مہدی کے رہ جاویگا
اوسوقت دین اسی جگہہ ہوگا کیونکہ مومنین کاملین تابع خلیفۂ حق ہونگے جب امام برحق
موجود ہو جو کوئی اوسکو نہ پہچانے اور اوسکی بیعت نکرے تو اوسکی موت جاہلیت کی سی موت ہوگی

حتی یقوم راس البقر بالاوقیۃ یہ حال وقت حصار یاجوج ماجوج کے ہوگا جب وے عیسے
واصحاب عیسے کو محاصرہ کرینگے ۸ سوکھہ جانا بحیرۂ طبریہ کا اسکو یاجوج ماجوج پی جاوینگے
۹ گھوڑونکا سستا بیلون کا مہنگا ہونا اخرج ابن ماجۃ وابن خزیمۃ وغیرہما عن
ابی امامۃ ان من اشراطہا ان یکون الفرس بالدریہمات ویکون الثور بکذا وکذا
مائۃ دینار قیل وما یرخص الخیل یا رسول اللہ قال عدم الجہاد قیل وما یغلی
الثور قال ان الارض تحرث کلہا ۱۰ نزول برکات کا نزع ہونا ستم ہر صاحب ستم کا

خراب مدینہ

خرابیٔ مدینہ اشراط قریبۂ قیامت سے ایک یہ ہے کہ شہر رسول خدا صلعم ویران ہوجاویگا
چالیس برس تک خراب رہیگا وہان کے لوگ نکل چلے جاوینگے اخرج ابو داؤد عن معاذ
مرفوعا عمران بیت المقدس خراب یثرب وخراب یثرب خروج الملحمۃ وخروج
الملحمۃ فتح القسطنطینیۃ وفتح القسطنطینیۃ خروج الدجال طبرانی کی روایت میں ہے
بنا یعنی آبادی سلع تک پہنچ گے پہر مدینے پر ایک ایسا وقت آویگا کہ مسافر اسکے بعض
اقطار پہ گزریگا کہیگا یہ شہر کبہی پہلے کسی زمانے مین آباد تہا اب نشان تک بہی
نہین رہا اسکو احمد نے بہی بسند حسن روایت کیا ہے دوسری روایت مین رجال
ثقات سے یون آیا ہے مدینے کو اوسکے لوگ چھوڑ دینگے یہ پہلا پہولا ہوگا پوچہا کون
اوسکو کہاویگا کہا درندے پرندے صحیحین مین ہے لتترکن المدینۃ علی خیر ما
کانت مذللۃ ثمارہا لا یغشاہا الا العوافی یرید عوافی الطیر والسباع فاخرمن یحشر
منہا راعیان من مزینۃ الحدیث وروی ابن زبالۃ وتبعہ ابن النجار لا تقوم
الساعۃ حتی یغلب علی مسجدی ہذا الکلاب والذیاب والضباع فیمر الرجل
ببابہ فیرید ان یصلی فیہ فما یقدر علیہ یعنی اس میری مسجد پہ کتے بہیڑیے بجو
وغیرہ درندے غالب آجاوینگے کوئی آدمی دروازۂ مسجد پر آکر نماز پڑہنا چاہیگا
نہ پڑہ سکیگا وروی ابن ابی شیبۃ بسند صحیح حدیث اما واللہ لتدعنہا مذللۃ

اہل کار کی اسوقت ہیں کسی بدعت کی تحسین کے لیے یا کسی ناجائز امر کے جائز کرنے کیواسطے
کیا زمانہ میں اس خیال پر کہ یہان کے لوگ گویا سب سے زیادہ ایماندار ہین یہین ایمان کا گھر
ہے یعنی ہر زمانے مین یہہ انکی غلط فہمی ہے عمل حرمین کو بموجب قاعدہ علم اصول فقہ بھی کچھ
دخل کسی شے کی حلت حرمت تحسین بدعت تجویز شرک اباحت مکروہ مین نہین ہے

خروج قحطانی و جہجاہ و ہشیم و مقعد و غیرہم

اخرج ابو الشیخ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ مرفوعا ینزل عیسیٰ بن مریم فیقتل
الدجال و یمکث اربعین عاما یعمل فیھم بکتاب اللہ و سنتی و یموت فیستخلفون
بامر عیسیٰ رجلا من بنی تمیم یقال لہ المقعد فاذا مات المقعد لم یأت علی الناس
ثلاث سنین حتی یرفع القرآن من صدور الرجال اشاعر مین کہا ای من صدور
بعضھم و یبدأ النقص فیھم لیوافق ما یاتی من تقاء الدین مدۃ مدیدۃ بعد عیسے
یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے اشارے سے بعد انکے مرنے کے ایک آدمی مقعد نام خلیفہ
ہوگا اوسکے مرنے کے بعد تین برس نہ گزرینگے کہ قرآن لوگون کے سینہ سے اوٹھا
لیا جاویگا اور اخرج الطبرانی عن علی السلمی قال لا تقوم الساعۃ حتی یملک الناس
رجل من الموالی یقال لہ جہجاہ یعنی قیامت سے پہلے ایک غلام جہجاہ نام بادشاہ ہوگا
یعنی بعد عیسیٰ علیہ السلام کے روی مسلم عن ابی ھریرۃ قال لا تذھب الایام واللیالی
حتی یملک رجل یقال لہ الجہجاہ واخرج الشیخان عنہ لا تقوم الساعۃ حتی یخرج
رجل من قحطان یسوق الناس بعصاہ قیامت نہوگی یہانتک کہ ایک آدمی قحطان
سے نکلکر لوگونکو لاٹھی سے ہانکیگا طبرانی نے کبیر مین ابن مندہ وابونعیم وابن عساکر نے
قیس بن جابر عن ابیہ عن جدہ سے روایت کیا ہے ان النبی صلعم قال ستکون من
بعدی خلفاء ومن بعد الخلفاء الامراء ومن بعد الامراء ملوک جبابرۃ ثم

سے یہہ ہے محط اس حدیث کا ان الدین لیأرز الی المدینة پھر زمانۂ دجال مین
مدینہ اپنے میل کچیل سے صاف ہوجاویگا منافق شہر سے نکل جاوینگے خالص ایمان والے
باقی رہجاوینگے بخلاف بیت المقدس وغیرہ بلاد کے کہ اونمین اہل ذمہ ومنافقین دونو
باقی رہین گے کیونکہ اونکا ایمان لانا بعد نزول عیسے علیہ السلام کے ہوگا یہہ ہے
محط حدیث جابر کا حتی لا یکون ایمان الا بہا یعنی ایمان خالص یہین لگا و نفاق
کا نہین ہے پھر ایک سرد ہوا چلیگی جو ہر مومن و مومنہ کی روح قبض کریگی یہہ ہوا طرف
سے شام کے یا یمن کے یا دونون طرف سے آویگی کما جمع بین الروایتین اسمین
شک نہین کہ جو ہوا شام کیطرف سے آویگی وہ پہلے اہل شام سے شروع ہوگی جو یمن
کیطرف سے آویگی وہ اہل یمن سے ابتدا کریگی مدینے تک یہہ ہوا یمن نہ پہونچینگی
مگر بعد ہلاک کرنے مومنین دونون اقلیم کو ریگی سب پیچھے یہہ ہوا مومنین اہل
مدینے کو قبض کریگی یہہ ہے محط حدیث ابی ہریرہ کا جو نزدیک نسائی و ترمذی و ابن
حبان کے مروی ہے اوسوقت مدینے مین سوائے اہل ایمان کے کوئی دوسرا
نہوگا اسلئے کہ زمانۂ دجال مین پہلے سے مدینہ اہل نفاق سے خالی ہوچکا ہوگا
اب انکے مرتے ہی ویران ہوجاویگا باقی دنیا بد لوگون سے خوب آباد رہیگی
انہین پر قیامت آویگی هذا ما ظهر لی عند كتابتی لهذا المحل ولعله ليس بعيدا
عن الصواب ولم اقف فی كلام احد عليه فان كان خطأ فهو منی لا من احد و
نسأل الله السداد وانما ذكرناه هنا وان كان يصلح ان يذكر بعد طلوع الشمس
والدابة ايضا لان ابتداء خرابها بالخروج عنها كما دلت عليه الاحاديث
والخروج يكون فی زمن عيسى فلهذا ذكرناه هنا والله اعلم انتهى اس سے
معلوم ہوا کہ وہ وقت جسمین ایمان فقط مدینے ہی مین جا رہیگا اور کہین نہوگا
وہ وقت ابھی تک نہین آیا ہے جملہ فقہا جو بعض مسائل مین حجت اہل مدینے کی یا

کرینگے یہہ مخزومی پرچڑہائی کریگا اللہ تعالے اسکو اوسپر فتح دیگا یہہ مخزومی کو
مع اوسکے ہمراہیون کے قتل کریگا اخرجہ نعیم ایضا کعب نے کہا ایک مرد بنی مخزوم
کا متولی ہوگا پہر ایک شخص موالی مین سے والی بنے گا پہر ایک آدمی عرب کا جسیم طویل
عریض الصدر نکلے کا جسکو پاویگا قتل کریگا بیت المقدس مین پہونچکر مر جاویگا پہر تو
دنیا پہلے حال سے بہی بدتر ہوجاویگی پہر ایک آدمی مصر کا والی ملک ہوگا وہ اہل صلاح
کو قتل کریگا خود ظلوم غشوم ہوگا مصری کے بعد یمانی قحطانی آویگا وہ مہدی علیہ السلام
کی چال پر چلیگا اوسکے ہاتہہ پر مدینہ روم فتح ہوگا اخرجہ نعیم ایضا ولید بن
مسلم نے کہا رسول خدا نے فرمایا ہے صلاح قحطانی مہدی سے کچہہ کم نہین یعنی انصاف
مین اخرجہ نعیم ایضا ابن عمرو نے کہا جابرہ کے بعد جابر ہوگا پہر مہدی پہر منصور
پہر سلام پہر امیر الغضب تہا پہر اس روایت مین اگرکسی شخص خاص کا نام نہین ہے اور
جابر بمعنی ظالم ہے تو حکومت حال مصداق اسکی ہوسکتی ہے اس حکومت کا ہونا دلیل
ہے آنے مہدی علیہ السلام پر یا مراد جابر سے کوئی صالح آدمی ہے جو مہدی سے پہلے
ظاہر ہوکر اصلاح ملک و اسلام کریگا ظاہر حدیث اسی کا مقتضی ہے واللہ اعلم اخرجہ
نعیم ایضا دوسری روایت مین ان سے یون آیا ہے تین امیر متولی ہونگے اللہ تعالے
ساری زمین کو انپر مفتوح کریگا صالح جابر پہر مفرج پہر ذوالغضب یہہ چالیس برس
رہین گے پہر انکے بعد دنیا مین کچہہ خیر نہین اخرجہ نعیم ایضا اس سے معلوم ہوا کہ
یہہ جابر جو مہدی سے پہلے ہوگا کوئی نیک آدمی ہوگا جبر نقصان اسلام کریگا ظالم نہوگا
کعب نے کہا مہدی کے بعد ایک خلیفہ اہل یمن مین سے ہوگا قبیلۂ قحطان سے وہ
دین مین مہدی کا بہائی ہوگا اونہین کا سا کام کریگا مدینۂ روم کو بہی وہی فتح کریگا
وہان کے غنائم اوسکے ہاتہہ آوینگے اخرجہ نعیم ایضا ارطاۃ نے کہا مجھکو یہہ بات
پہونچی ہے کہ مہدی چالیس برس زندہ رہین گے پہر اپنے فراش پر وفات پاوین گے

یخرج رجل من اہل بیتی یملا الارض عدلاً کما ملئت جوراً ثم یؤمر القحطانی
فو الذی بعثنی بالحق ماھو دونہ یعنی میرے بعد خلیفہ ہونگے جیسے ابو بکر و عمر و
عثمان و علی خلفاء راشدین ہوئے پھر امرا ہونگے جیسے امیر معاویہ اور سارے بنی
امیہ و بنی عباس ہوئے پھر جابر بادشاہ ہونگے جیسے مغل ترک وغیرہ ملوک طوائف
جو اب تک حکمران دنیا میں پھر ایک آدمی میرے گھر والون مین سے نکلیگا وہ زمین کو
انصاف سے ویسا ہی بھر دیگا جیسے وہ جور سے بھر گئی ہوگی مراد مہدی علیہ السلام ہین
پھر قحطانی کو امیر بنا دینگے یہ بھی اون سے کچھ کم نہوگا یعنی عدل و انصاف و رفع ظلم
و اعتساف مین نعیم بن حماد نے سلیمان بن عیسے سے روایت کیاہے کہا مجھکو یہ بات پہنچی
ہے کہ مہدی چودہ برس تک بیت المقدس مین مالک رہین گے پھر مرجا دینگے پھر ایک
آدمی قوم تبع کا جسکو منصور کہین گے یعنی قحطانی اکیس برس بیت المقدس مین حکمرانی
کریگا پھر وہ مقتول ہوگا اوسکے بعد ایک مولے یعنی غلام مالک ملک ہوجا دیگا وہ تین
برس تک حاکم رہیگا پھر وہ بھی مارا جاویگا اوسکے بعد ہشیم مہدی تین سال چار مہینے دس
دن تک مالک رہیگا کعب نے کہا جب مہدی مرجا دینگے ایک آدمی اونکے گھر والون مین
سے والی مردم ہوگا اوس شخص مین خیر و شر دونون ہونگی شر خیر سے زیادہ ہوگا لوگون
پر غصہ کریگا بعد جماعت کے لوگون کو طرف فرقت کے بلاویگا اسکا بقا کم ہوگا ایک مرد
اوسکے گھرانے مین سے جوش مین آکر اوسکو قتل کر ڈالیگا اخرجہ نعیم بن حماد
زہری نے کہا مہدی اپنی موت سے مرینگے لوگ انکے بعد فتنے مین پڑینگے انکے پاس
ایک آدمی بنی مخزوم کا آویگا اوس سے بیعت کرینگے وہ ایک زمانہ تک ٹھہریگا اتنے
مین آسمان سے ایک آواز آویگی جو نہ آدمی کی آواز ہے نہ جن کی بایعوا فلانا و
لا ترجعوا علی اعقابکم بعد الہجرۃ فلانے سے بیعت کرو ہجرت کے بعد نہ پھرو لوگ
ادہر ادہر دیکھین گے کسیکو نپا وینگے پھر یہ ندا تین بار ہوگی پھر منصور سے بیعت

پہر دنیا گہٹ چلیگی موالی یعنی غلام لوگ والی ملک ہونگے شر غالب آجا دیگا یہانتک
کہ سورج مغرب سے نکلے واللہ اعلم انتہٰی مین کہتا ہون حکومت غلامونکی جو پہلے مصر
وغیرہ مین ہو چکی ہے وہ اَور تہی جیسے چراکسہ مصر مین ہوئی قطب الدین ایبک ہند
مین ہوا یہہ حکومت ثانی انکے قریب قیامت ہوگی یہہ اور ہے وہ اَور ہے واللہ اعلم

ہدم کعبہ

ہدم کعبہ مکرمہ زاد اللہ شرفہا بڑی نشانیون قرب قیامت سے ایک ہدم کعبہ
سلب حلیۂ کعبہ اخراج کنز کعبہ ہے اخرج الشیخان والنسائی عن ابی هریرة رضی اللہ
عنہ قال یخرب الکعبة ذو السویقتین من الحبشة یعنی کعبہ کو ایک حبشی پتلی پنڈلیون
والا ویران کر دیگا واخرج احمد عن ابن عمر نحوہ وزاد ویسلبها حلیها ویجردها
عن کسوتها فلکانی انظر الیہ اصیلع افیدع یضرب علیها بمسحاته او معولہ یعنی کعبے
کا زیور اتار لیگا کعبے کو لباس سے ننگا کر دیگا گویا مین اوسکی طرف دیکہہ رہا ہون
اوسکی چاند پر بال نہین اوسکے ہاتہہ مین کجی ہے وہ اپنی کدالیان کعبے پر مار رہا ہے
واخرج الازرقی عنہ یجیش البحر بمن فیہ من السودان ثم سیلون سیل النمل
حتی ینتهوا الی الکعبة فیخربونها والذی نفسی بیدہ انی لانظر الی صفتہ فی کتاب
اللہ تعالی افیحج اصیلع افیدع قائما یهدمها بمسحاته حارث بن سوید نے کہا مین نے
علی رضی اللہ عنہ کو سنا کہتے تہے حجوا قبل ان لا تحجوا فکانی انظر الی حبشی اصلع افدع
بیدہ معول یهدمها حجرا حجرا فقلت لہ شیئ تقولہ برایک او سمعتہ من النبی صلعم
فقال لا والذی فلق الحبة وبرأ النسمة لکنی سمعتہ من نبیکم اخرجه الحاکم
صحیحین مین یون ہے کانی بہ اسود افحج یهدمها حجرا حجرا حدیث علی مین نزدیک
ابی عبید کے کتاب غریب الحدیث مین آیا ہے طریق ابی العالیہ سے کہا استکثروا من
الطواف بهذا البیت قبل ان یحال بینکم وبینه فکانی برجل من الحبشة اصلع
او اصمع او قال اصمع احمش الساقین قاعدا علیها وهی تهدم او قال قائما

پھر ایک آدمی قحطان سے نکلیگا اوسکے دونون کان چھدے ہونگے وہ مہدی کی
چال پر چلیگا بیس برس رہکر مرجاویگا ہتھیار سے قتل ہوگا پھر ایک مہدی گھرانے رسول
خدا صلعم سے نکلیگا وہ اچھی خصلت کا ہوگا وہ مدینۂ قیصر پر جہاد کریگا یہ پچھلا امیر ہے
امت محمد صلعم مین سے پھر اوسکے زمانے مین دجال برآمد ہوگا **فائدہ** ان حدیثون
مین تعارض ہے ابن حجر نے قول مختصر مین لکھا ہے جس بات کا ہمکو اعتقاد چاہئے وہ
بات وہ ہے جسپر صحیح احادیث دال ہین یعنی وجود مہدی منتظر کا جنکے زمانے مین دجال
آویگا عیسے اوترینگے عیسے اونکے پیچھے نماز پڑھینگے لفظ مہدی کا جسجگہ مطلق
آیا ہے مراد اوس سے یہی ہین ان سے پہلے جنکا ذکر ہوا اونکے حق مین کوئی بات
صحت کو نہین پہونچی جو انکے بعد ہونگے وہ اگرچہ امرا رحماصین ہین لکن انکے برابر نہونگے
اخیر حقیقت مین یہی ہین انتہےٰ صاحب اشاعہ نے کہا غایت امکان جمع ان روایات
مین یہہ ہے کہ مہدی کبیر تو وہ ہونگے جو روم کو فتح کرینگے دجال اونکے زمانے
مین برآمد ہوگا عیسے اونکے پیچھے نماز پڑھینگے خلافت بھی انہین کی ہوگی انکے بعد
قریش کے بیٹے انکا ملک نہ لینگے بلکہ مشورہ دیوینگے حکم انہین کا ہوگا یہی لوگون کو دین
سکھاوینگے چنانچہ اسکی طرف اشارہ ہوچکا ہے پھر بعد مہدی کے ایک آدمی اونہین کے
گھرانے کا سیرت وخصلت مین ہوگا یا قحطانی سو ہمراہ مہدی ہوگا اوسکا روم کو فتح
کرنا یون ہے کہ وہ سردار لشکر مہدی کا ہوگا انکی تبعیت مین فتح کریگا نہ اپنی خلافت
وبتوعیت کے حال مین پھر عیسے علیہ السلام مرجاوینگے مقعد کو اپنے بعد خلیفہ کرجاوینگے
یہہ بھی ایک قریشی مرد ہوگا انکے بعد جو قریش مین سے متولی ہوگا اوسکی چال اچھی
نہوگی اوسپر مقعد دوبارہ چڑھائی کریگا شاید جہاہ یہی ہو یہہ طرف جدائی کے بلاویگا اسپر
قحطانی خروج کریگا اسی کا لقب منصور ہے مرد قوم تبع سے بھی یہی مراد ہے مردین سے
بھی یہی مقصود ہے یہہ اکیس برس رہیگا جسنے بیس برس کہین تین اوسنے کسر کو چھوڑدیا

کیونکہ اہل شام نے زمانۂ یزید مین بامر یزید اوسکو حلال کر دیا تھا پھر حجاج نے زمانۂ
عبد الملک مین اوسکے حکم سے مباح کیا پھر تین سو برس بعد قرامطہ آئے انہون نے
بے گنتی مسلمانون کو مطاف کے اندر قتل کیا حجر اسود کو اوکھاڑ کر لیگئے اپنے شہرون
مین پہنچا دیا سو جب کہ خود ہاتھ سے اس گھر والون کے یہہ حلال ہو چکا ہے بار بار
رہا استحلال ہوا ہے تو اب خدا انکے غیر کو بھی قدرت دیگا کہ وہ اوسکو حلال کر ڈالین
آیت شریفہ مین ذکر استمرار امن کا نہین ہے انتہے مین کہتا ہون اس آیت کریمہ کے
معنی یہہ بھی ہو سکتے ہین کہ ہم نے اس گھر کو حرم امن کیا ہے کسیکو اسکا حلال کرنا نچاہیے
مگر جسنے نافرمانی خدا کر کے اوسکو حلال کیا وہ عاصی ہے آیت و من دخله کان امنا
بھی اسیطرف اشارا کرتی ہے کیونکہ جو کوئی اوسمین داخل ہوا وہ امن مین آیا یعنی کسیکو
اوسکا ستانا جایز نہین نہ یہہ کہ کسیکا دنیا مین اوسپر قابو نہین چل سکتا ہے اسلیے
کہ فرضاً اگر کوئی اوسکو پکڑنا چاہے تو وہ بچ نہین سکتا خود کیا کر سکتا ہے مگر دوسرونکو
چاہیے کہ جب وہ حرم سے پناہ گیر ہو تو اوسکو امن دین پھر اگر انہون نے اوسکو امن
نہ دیا حرم کے اندر سے پکڑ لیا یا وہین کچھ سزا جزا اوسپر جاری کی تو یہہ عصیان خدا کا
ہوا حرم کا اسمین کچھ قصور نہین ہے اوسکا امن فی نفسہ بجاے خود باقی ہے اوسکو
تو یہہ لیاقت ہر وقت حاصل ہے کہ جو کوئی اوسکے اندر جا چھپے گھس جاوے اہل اسلام
اوس سے تعرض نکرین جب تک کہ وہ باہر نہ نکلے اوسوقت اوسکی گرفتار کرنے
کا اختیار حاصل ہے واللہ اعلم **فائدہ** اسمین اختلاف ہے کہ ہدم کعبہ کا زمانہ عیسے
علیہ السلام مین ہوگا یا وقت قیام ساعت کے جب کوئی اللہ گو کلمہ گو باقی نرہیگا کعب
نے کہا یہہ قصہ زمانۂ عیسوی مین ہوگا اسیطرح حلیمی نے کہا عیسے کو دہائی آویگی وسپر
وہ ایک گروہ کو آٹھ سے نو تک اوسطرف روانہ کرینگے بعض نے کہا ہدم تو انہین کے
زمانے مین ہوگا لکن بعد ہلاک یاجوج ماجوج لوگ حج و عمرہ بجا لاوینگے جسطرح ثابت ہوا ہے

علیہا بسمانہ ورواہ یحیی الحمانی فی مسندہ من وجہ اخر عن علی مرفوع
وللازرقی عنہ بنحوہ حاصل ان روایات کا یہ ہے کہ حرم کعبہ کا ہاتھہ پر ایک
حبشی کے ہوگا حبشیون کی پنڈلی اکثر پتلی ہوتی ہے وہ ایک ایک پتھر اوکھیڑ ڈالیگا
اصلع وہ ہے جسکی چاند پر بال نہون افدع وہ ہے جسکے ہاتھہ مین ٹیڑہ ہو اصعل
وہ ہے جسکا سر چھوٹا ہو اصمع وہ ہے جسکے کان چھوٹے ہون یا بڑے اسود وہ
جو کالا بہرا ہوا فحج وہ جسکے رانون مین بعد ہو فتح الباری مین کہا ہے اس حدیث
مین نزدیک احمد کے ابی ہریرہ سے یون آیا ہے یبایع لرجل بین الرکن والمقام
ولن یستحل ھذا البیت الا اھلہ فاذا استحلوہ فلا تسأل عن ھلکۃ العرب
ثم تجیء الحبشۃ فیخربونہ خرابا لا یعمر بعدہ ابدا وھم الذین یستخرجون
کنزہ ورواہ بھذا اللفظ الازرقی فی تاریخ مکۃ والحاکم وصححہ وفی
روایۃ عنہ مرفوعا لا یستخرج کنز الکعبۃ الا ذو السویقتین من الحبشۃ قال
کہا ہے کہ یہہ قصہ مخالف اس آیت کے ہے اولم یروا انا جعلنا حرما امنا اللہ
نے فیل کو مکے سے روکدیا فیل والے اوسکو ویران نکرسکے اوسوقت وہ قبلہ
بہی نہ تہا پہر حبشہ کو کسطرح اوسپر مسلط کریگا جبکہ وہ قبلہ مسلمانون کا ہوچکا اسکا
جواب یہہ ہے کہ یہہ محمول ہے زمان آخر پر نزدیک قیام ساعت کے جبکہ زمین پر
کوئی اللہ اللہ کہنے والا باقی نرہیگا لکن یہہ جواب خلاف ہے روایت کعب کی جسمین یہہ
آیا ہے کہ انہ یقع فی زمن عیسی اس سے بہتر وہ جواب ہے جسکی طرف فتح الباری مین
اشارہ کیا ہے وہ یہہ ہے کہ خود آنحضرت صلعم نے اس حدیث مین یون فرمایا ہی
لن یستحل ھذا البیت الا اھلہ مباح نکرینگے اس گہر کو مگر گہر والے اور کے زمانہ اصحاب
فیل مین گہر والون نے اوسکو حلال نہین کیا اسلئے اللہ نے اونکو اس گہر سے روکدیا
حبشی جو اس گہر کو ڈہا وینگے یہہ جب ہوگا کہ گہر والے بار بار اوسکو حلال کرچکے ہونگے

مین اس بات پہ بہی دلیل نہین ہے کہ یمن ہی مین بعد اہل مدینے کے ایمان باقی رہیگا
دیگر یہہ کہ ان دونون حدیثون مین تعارض ہو تین سے حجاز کا مراد ہونا اسیکا موید
ہے کیونکہ اوسدم خلافت ارض مقدسہ مین ہوگی نہ یمن مین واللہ اعلم کچہہ ہی ہو مگر اس
روایت کو دلالت ہے اس بات پہ کہ ہدم کعبہ کا مقدم ہوگا موت مومنین پہ ہان یہہ
احتمال باقی رہتا ہے کہ بعد دابہ کے ہووے کیونکہ دابہ شب مزدلفہ کو نکلے گا لوگون
پہ منی مین طواف کریگا مگر یون کہین کہ بعد ویرانی و ہدم کعبے کے بہی حج ہوا کریگا
تک آیا دربیگا یہہ بہی کہا گیا ہے کہ یہہ ہدم بعد سب آیات کے ہوگا متصل قیام ساعت
کے یہانتک کہ حج بند ہو جاوے زمین مین کوئی نام لینے والا اللہ کا باقی نرہے زمانہ
عیسے علیہ السلام کا سلامت وخیر وبرکت وامن والا ہوگا کعبہ مسلمانون کا قبلہ ہے حج
کرنا اوسکا ایک رکن ہے ارکان دین سے اسلئے یون مناسب ہے کہ جب تک مسلمان
رہین یہہ بہی باقی رہے جب قرآن اوٹہہ جاوے یہہ بہی ہدم ہو جاوے **فائدہ** اہل
علم نے کہا ہے جب کعبہ منہدم ہو جاویگا والعیاذ باللہ تو عرصۂ کعبہ بجاے کعبہ ٹہریگا
جو کوئی اوس سے باہر ہے اوسکو چاہیئے کہ استقبال اوسکا کرے یعنی علی الاطلاق گو اوس
سے اونچی جگہہ پہ کیون نہو جیسے کوئی کوہ ابی قبیس پہ نماز پڑہے اور جو کوئی اوس جگہہ نماز
پڑہیگا ضرور ہے کہ وقت استقبال کرنے کے بقدر دو ثلث ذراع کے بنا ر کعبے سے نکلا ہوا
ہوگا اسیطرح جو ملحق اسکے ہے جیسے عصی یا شجر گو خشک ہو یا ڈہیر مٹی کا یا پتہر کا یا گڑہا جسمین
بقدر مذکور اونچیہ والا اسکی نماز صحیح نہین اسیطرح یہہ بہی واجب ہے کہ طواف بہی اوسکے
باہر کرین **فائدہ** مسند رویانی مین ابی ذر سے روایت ہے کہ اوس نے رسول خدا
صلعم سے سنا فرماتے تہے سیکون رجل من قریش اخنس یلی سلطانا ثم یغلب علیہ
او ینزع منہ فیفر الی الروم فیاتی بھم الی الاسکندریۃ فیقاتل اہل الاسلام بھا
فذلک اول الملاحم دوسری روایت مین یون ہے سیکون بمصر رجل من بنی امیۃ

کہ عیسیٰ حج یا عمرہ یا دونون کرینگے حدیث لا تقوم الساعة حتی لا یحج البیت کے
خلاف نہین ہے ایک لفظ مین یون آیا ہے استکثروا من الطواف بهذا البيت قبل
ان یرفع فقد هدم مرتين ويرفع فى الثالثة حافظ نے کتاب التیجان ابن ہشام
مین مین دیکہا ہے کہ عمرو بن عامر ایک بادشاہ تاجدار کاہن منجم تہا اوسنے اپنے بہائی
عمرو بن عامر سے جو معروف بمزیقیا تہا مرتے وقت یہہ کہا کہ یہہ تمہارے شہر جلد ویران
ہوجاوینگے اللہ کے لئے اہل یمن مین دو غصے دو رحمتین ہین پہلا غصہ ہدم سد مارب
اور ویرانی بلاد کی بسبب ہدم مذکور کے ہے دوسرا غصہ غلبہ ہے حبشہ کا یمن پر
پہلی رحمت بعثت ہے ایک نبی کی تہامہ مین سے اوسکا نام محمد ہے صلعم رحمت کے
ساتھ بہیجا جاویگا اہل شرک پر غالب ہوگا دوسری رحمت یہہ ہے کہ جب بیت المقدس
ویران ہوگا تو اللہ تعالے ایک شخص شعیب بن صالح نام کو اوٹہا کہڑا کریگا وہ انکو
ہلاک کریگا جنہون نے قدس کو ویران کیا ہوگا اونکو نکالدیگا دنیا مین کہین ایمان باقی
نرہیگا مگر زمین یمن مین حافظ ابن حجر نے کہا یہہ قول اگر ثابت ہوجاوے تو اس سے نام
و سیرت و زمانہ قحطانی کا معلوم ہوتا ہے انتہٰی اشاعہ مین کہا ہے قول مذکور مین یہہ ذکر
نہین ہے کہ وہ شخص قحطانی ہوگا کیون نہین جائز ہے کہ یہہ شعیب بن صالح تمیمی ہو جو
کالے نشان لیکر طرف سے خراسان کے پاس مہدی کے آویگا عیسیٰ اوسکو انکے پاس
بہیجین گے جب وہ والی یمن ہوگا اوسکا لقب منصور ہونا بہی اسی کی تائید کرتا ہے
اور اس تقدیر پر کہ یہہ قحطانی ہو ہوسکتا ہے کہ انہین کے زمانہ خلافت مین جنکو
عیسیٰ بہیجین گے اوسپر یہہ امیر ہوگا اسکا اہل یمن کے لئے رحمت ہونا اس بات کو
لازم نہین ہے کہ یہہ یمنی بہی ہو اثبات رحمت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اہل
یمن سے حبشہ کو دور کردے ایمان سوا یمن کے دوسری جگہہ باقی نرہے اسکے سوا
یہہ بات ہے کہ حجاز خود سرزمین یمن سے ہے اسیلئے کعبہ کو یمانی کہتے ہین اس قول

من المسلمين فی السفن فیتحیزون الی طنجة ویبقی ضعفة الناس وجماعتهم
لیس لهم سفن یجیزون علیها فیبعث الله اوعلا ویبثی لهم فی البحر فیجیز
الوعل لا یغطی الماء اظلافه فیراه الناس فیقولون الوعل الوعل اتبعوه فیجیز
الناس علی اثره کلهم ثم یصیر البحر علی ما کان علیه ویجیز العدو فی
المراکب فاذا احستهم اهل افریقیة هربوا کلهم من افریقیة ومعهم من
کان بالاندلس من المسلمین حتی یدخلوا الفسطاط ویقبل ذلک العدو حتی
ینزلوا فیما بین ترنوط الی الاهرام مسیرة خمس برد فیملؤن ما هنالک شرا
فتخرج الیهم رایة المسلمین علی الجسر فینصرهم الله علیهم فیهزمونهم ویقتلونهم
الی لوبیة مسیرة عشر لیال ویستوقد اهل الفسطاط بعجلهم واوانیهم سبع
سنین وینفلت ذو العرف من القتل ومعه کتاب لا ینظر فیه الا وهو منهزم
فیجد فیه ذکر الاسلام وانه یؤمر فیه بالدخول فی السلم فیسال الامان علی نفسه
وعلی من اجاب الی الاسلام من قومه فیسلم ثم یاتی فی العام الثانی رجل من الحبشة
یقال له اسیس وقد جمع جمعا عظیما فیهرب المسلمون منهم من اسوان حتی
لا یبقی بها ولا فیما دونها احد من المسلمین الا دخل الفسطاط فینزل اسیس
بجیشه منف فتخرج الیهم رایة المسلمین علی الجسر فینصرهم الله علیهم
فیقاتلونهم ویاسرونهم حتی یباع الاسود بعباءة قال الحاکم موقوف صحیح الاسناد
انتہی حاکم نے اس حدیث کو موقوف کہا ہے یہہ موقوف حکم مرفوع مین ہے اسلئے کہ اجتہاد
کو اسمین کچہہ دخل نہین یہہ لڑائی جو ذو العرف کی مسلمانون سے ہوگی بہت ضبط و ربط
وشرح وبسط سے اس اثر مین ذکر کی گئی ہے مگر اشاعہ مین یہہ کہا ہے کہ اس حدیث مین
اشکال ہے وہ یہہ ہے کہ واقعہ ذو العرف مذکور کا ابتک واقع نہین ہوا اگر واقع ہوتا تو
ضرور کتب تواریخ مین لکھا ہوتا اگر یون کہین کہ ہونے والا ہے تو یہہ مشکل ہے کہ اندلس

اخنس بحوالہ نعیم بن حماد نے عبد اللہ بن عمرو سے روایت کیا ہے قال تقاتلکم
الاندلس بوسیبو فیاتیکم مدد کم من الشام فیہزمہم اللہ ثم تاتیکم الحبشۃ
فی ثلثمائۃ الف فتقاتلونہم انتم واھل الشام فیہزمہم اللہ یعنی اندلس والے
تم سے وسیم میں لڑینگے تمہاری مدد طرف سے شام کے آویگی اللہ اونکو شکست دیگا پھر حبشہ
تین لاکھ نفر لیکر چڑہائی کرینگے تم اور شام والے اون سے لڑوگے اللہ اونکو
ہرا دیگا وعن عمر رضی اللہ عنہ انہ قال الرجل من اھل مصر لیاتینکم اھل الاندلس
فیقاتلونکم بوسیم حتی ترکض الخیل فی الدم یہزمہم اللہ ثم یاتیکم الحبشۃ
فی العام الثانی اخرجہ نعیم بن حماد وسیم شاید کسی جگہ کا نام ہے ابی قبیل نے
کہا ایک دن وردان پاس سے مسلمہ بن مخلد کے نکلا وہ مصر پر امیر تھا اوسکا گذر
ابن عمرو پر ہوا وہ تیز چلا جاتا تھا انہوں نے اوسکو پکارا کہاں جاتے ہو اوس نے
کہا مجھکو امیر نے بھیجا ہے کہ منف سے کنز فرعون کو کھود کر نکالوں تین نے کہا جاؤ امیر کو
میرا سلام کہو یہ گزارش کرو کہ یہ خزانہ فرعون کا تمہارے لئے نہیں ہے نہ تمہارے صحابہ
کے لئے ہے یہ تو حبشہ کے لئے ہے وہ کشتیوں میں بیٹھکر ارادہ فسطاط کا کرینگے اپنی جگہہ
سے چلکر منف میں اوترینگے انکے لئے خدا کنز فرعون کو ظاہر کردیگا اوسمیں سے جتنا
چاہیں گے لینگے کہیں گے اس سے بہتر کوئی غنیمت ہمیں نہیں چاہئے ہے پھر وہاں سے
پھر کہڑے ہونگے ادہر سے مسلمان اونکے پیچھے نکلیں گے اونکو جا ملادینگے اللہ تعالے
حبشہ کو شکست دیگا مسلمان اونکو قتل کرینگے قید کرلیں گے اخرجہ نعیم ایضا والحافظ
السیوطی فی جزء لہ وقال فی ازہار العروش فی اخبار الحبوش اخرج الحاکم فی
المستدرک من طریق عبد اللہ بن صالح حدثنی اللیث حدثنی ابو قبیل عن
ابن عمرو ان رجلا من اعداء المسلمین بالاندلس یقال لہ ذو العرف یجمع من
قبائل الشرک جمعا عظیما یعرف من بالاندلس ان لا طاقۃ لھم فیھرب اھل القوۃ

تاکہ مقصود اغلاق باب توبہ کا کل پہچا وے انتہے میں کہتا ہوں قرآن میں فرمایا ہے
یوم یاتی بعض ایات ربك لاینفع نفسا ایمانہا لم تکن امنت من قبل او کسبت
فی ایمانہا خیرا جمہور علما ریا سارے مفسرین کا اجماع ہے کہ مراد بعض آیات سے
اس آیت شریفہ میں نکلنا آفتاب کا ہے طرف سے مغرب کے وقال تعالےٰ وجمع الشمس
والقمر ابن مسعود نے پہلی آیت کو پڑھ کر کہا یہ طلوع ہے سورج وچاند کا مغرب سے
ساتھ ساتھ جیسے دو اونٹ قرین یکدیگر ہوں پھر دوسری آیت پڑھی اخرجہ
الفریابی وعبد بن حمید وابن ابی حاتم والطبرانی وابو الشیخ ابو ہریرہ نے
کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے لاتقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربہا
فاذا طلعت ورأھا الناس امنوا جمیعا حین لاینفع نفسا ایمانہا الایۃ اخرجہ
عبد الرزاق واحمد وعبد بن حمید والستۃ غیر الترمذی وابن المنذر
وابو الشیخ وابن مردویہ والبیہقی یعنی جب سورج کا نکلنا مغرب سے دیکھ لیا
اب ایمان لائے تو کچھ فائدہ نہیں توبہ کا وقت تو ہاتھ سے نکل گیا ❁

توبہ ہا رانفس بازپسین دست رست		بیخبر دیر رسیدی در محمل بستند

ابن مردویہ نے حذیفہ سے روایت کیا ہے قال سألت رسول اللّٰہ صلعم ما ایۃ
طلوع الشمس من مغربہا فقال تطول تلك اللیلۃ حتی تکون قدر لیلتین وروی
ھو وابن ابی حاتم عن ابن عباس انہ صلعم قال ایۃ تلکم اللیلۃ ان تطول
قدر لیلتین او ثلاث فیستیقظ الذین یخشون ربہم فیصلون ویعملون کما
کانوا ولایری الا قد قامت النجوم مکانہا ثم یرقدون ثم یقومون ثم یقضون
صلاتہم واللیل کانہ لم ینقص فیضطجعون حتی اذا استیقظوا واللیل مکانہ حتی
یتطاول علیہم اللیل فاذا رأوا ذلك خافوا ان یکون ذلك بین یدی امر
عظیم ففزع الناس وھاج بعضھم فی بعض فقالوا ما ھذا فیفزعون الی المساجد

مین ہو وقت نہ کوئی شہر اسلام ہے نہ وہان آج کوئی مسلمان ہے پہر مسلمان کشتیون مین بیٹہکر کسطرح بہاگینگے ہان یون کہہ سکتے ہین کہ وہان مسلمان بعدن جو جزیرہ دیکر رہتے ہون جب اس لڑائی کا وقت آویگا وہ وہان سے بہاگ کہڑے ہونگے تیہ بہی ہوسکتا ہے کہ یہہ واقعہ بعد موت مہدی کے ہو لوگ دین سے پہر کر مشرک ہوجاوینگے مصر اوسوقت بسبب ہونے خلفاء کے بیت المقدس مین اسلام سے آباد ہوگا بدم بیت سے پہلے یہہ واقعہ ہو یا بعد اوسکے مگر تذکرہ قرطبی مین یہہ لکہا ہے ان اولئک المهدی واتباعه وان المحل الذی یبنی فیه الوحل جسر بناه ذوالقرنین لهذا الامر وانه اذا جاء او انه مرّوا علیه والله اعلم بحقیقة الحال انتهی ؛

طلوع شمس وخروج دابۃ الارض

بڑی نشانیون مین ایک یہہ ہے کہ سورج مغرب سے نکلے دابۃ الارض ظاہر ہو ان دونون مین جو پہلے ہوگا دوسرا اوسکے پیچہے ہی آویگا اگر سورج پہلے نکلا تو دابہ اوسی دن وقت چاشت یا قریب چاشت برآمد ہوگا اگر دابہ پہلے نکلا تو اوسکے دوسرے ہی دن سورج مغرب سے طالع ہوگا ابن ابی شیبہ احمد عبد بن حمید ابوداؤد ابن ماجہ ابن منذر ابن مردویہ بیہقی نے ابن عمرو سے روایت کیا ہے قال حفظت من رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اول الآیات خروجا طلوع الشمس من مغربها وخروج الدابة ضحی فایهما کانت قبل طلوع صاحبتها فالاخری علی اثرها عبد الله کتابین پڑہتے تہے انہون نے کہا مجہکو یہہ گمان ہے کہ پہلے سورج ہی مغرب سے نکلے گا حاکم نے کہا والذی یظهر ان طلوع الشمس من مغربها قبل خروج الدابة حافظ ابن حجر نے بہی اسی بات کو معتمد سمجہکر یہہ کہا ہے کہ شاید حکمت اسمین یہہ ہے کہ سورج کے نکلنے سے دروازہ توبہ کا بند ہوجاویگا اوسپر دابہ آکر کافر و مومن مین امتیاز کردیگا

وظیفہ پڑہیگا فارغ ہوکر دیکہیگا رات اپنے حال پر ہے اس رات کا طول کوئی نہ پہچانیگا
مگر حاملان قرآن بعض انہین کے بعض کو پکارینگے لوگ سب مسجدون مین جمع ہوکر
تضرع دیکا کرینگے چلا دینگے باقی رات تک یہی گریہ وزاری رہیگی یہہ رات تین رات
کی برابر ہوگی پہر اللہ تعالے جبرئیل علیہ السلام کو پاس سورج چاند کے بہیجیگا یہہ
کہین گے اللہ نے تمکو حکم دیا ہے کہ تم دونون اپنے مغرب کو پہر جاؤ وہین سے نکلو
ہمارے پاس تمہارے لئے نہ ضیا ہے نہ نور یہہ دونون خوف قیامت خوف موت سے
روئین گے پہر پہر کر اپنے اپنے مغرب سے نکلین گے اس اثنا مین کہ کچہہ لوگ خدا سے زاری
کرتے ہونگے غافل اپنی غفلتون مین پڑے ہونگے ایک منادی ندا کریگا الا ان باب التوبۃ
قد غلق والشمس والقمر قد طلعا من مغاربہما لوگ دیکہین گے کہ دونون سیاہ
بے نور نکلے ہین جیسے دو اونٹ ساتہہ ساتہہ ہون ہر ایک دوسرے سے سبقت لیجانا
چاہیگا دنیا والون مین چیخ چاخ پڑ جاویگی مائین بچون سے بے خبر ہو جاوینگی حمل
والیون کا پیٹ گر جاویگا صلحا و ابرار کو رونا انکا نفع کریگا عبادت انکی
لکہہ لیجاویگی فساق فجار کو رونا انکا اوسدن کچہہ کام نہ آویگا انپر یہی حسرت لکہی
جاویگی جب سورج چاند نان آسمان تک پہونچین گے جبرئیل آکر انکے سینگ پکڑ کر مغرب
کیطرف پہیر دینگے اوس دن مشرق مین غروب کرینگے مغرب مین جہان باب التوبہ ہے
غروب کرینگے عمر بن خطاب نے پوچہا باب توبہ کیا ہے فرمایا اللہ نے ایک دروازہ توبہ کے لئے
مغرب کے پیچہے پیدا کیا ہے یہہ دروازہ منجملہ دروازہ ہائے جنت کے ہے اسکے در کے
دو کواڑ ہین سونے کے موتی جواہر سے جڑے ہوئے ایک کواڑ سے دوسرے کواڑ تک
چالیس برس کی راہ ہے تیز سوار کے لئے جب سے خدا نے خلق کو پیدا کیا ہے یہہ دروازہ
اس رات کی صبح تک کہلا رہیگا سورج چاند کے مغرب سے نکلنے تک آدم سے اسدم تک
جس کسی بندے نے بندونین سے توبہ نصوح کی اوسکی توبہ اس دروازے مین گہسکر

فاذا اصبحوا طال علیهم طلوع الشمس فبینما هم ینتظرون طلوعها من المشرق اذ هی طلعت علیهم من مغربها فیضج الناس ضجة واحدة حتی اذا صارت فی وسط السماء رجعت وطلعت من مطلعها یعنی وہ رات جسکی صبح کو سورج مغرب سے نکلیگا دو یا تین رات کی برابر ہوگی خدا سے ڈرنے والے اوٹھکر نماز پڑہین گے دیکہین گے کہ تارے اپنی جگہہ پر ہین سو رہین گے پہر اوٹہین گے نماز پڑہین گے رات کچہہ بہی کم نہوئی ہوگی پہر لیٹ رہین گے پہر جگکر دیکہین گے کہ رات باقی ہے شب دراز ہوگئی ہے ڈرجاوینگے کہ کسی امر عظیم کا یہہ مقدمہ ہے گہبرا کر مسجد ون مین آوینگے صبح کو سورج نکلنے مین دیر ہوگی یہہ راہ دیکہتے ہونگے کہ مشرق سے سورج کب نکلیگا اتنے مین آفتاب مغرب کیطرف سے نمودار ہوگا سب لوگ چلا اوٹہین گے آدہے آسمان تک آکر پہر جاویگا پہر جہان سے نکلتا تہا نکلا کریگا ابوالشیخ وابن مردویہ کی روایت مین انس سے مرفوعاً یون آیا ہے کہ جس صبح کو سورج مغرب سے نکلیگا امت مین کچہہ لوگ سوربند رہوجاوینگے دوا دین یعنی دفتر لپیٹ لئے جاوینگے اقلام سوکہہ جاوینگے نہ کوئی نیکی بڑہے نہ کوئی بدی گہٹے نکسی جی کو اوسکا ایمان کام آوے جو پہلے سے ایمان نہ لایا تہا یا اپنے زمانے ایمان مین اوس نے کچہہ بہلائی نہ کی تہی بیہقی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے لوگ نکلکر سونا صدقہ کرینگے قبول نہوگا ان سے یہہ بات کہی جاویگی کہ اگر یہہ صدقہ کل دیا ہوتا یعنی تو قبول ہوتا ابن عباس نے کہا سورج ہمیشہ مشرق سے مغرب کو جاتا ہے جب وہ وقت آجاویگا جو خدا نے اپنے بندون کی توبہ کے لئے مقرر کر رکہا ہے تو سورج اذن لیگا کہ اب کہان سے نکلون چاند اجازت چاہیگا کہ کدہر سے برآمد ہون دونون کو اذن نہوگا سورج تین رات چاند دو رات رکے جاوینگے اس مقدار حبس کو تہوڑے ہی سے آدمی پہچانین گے یہہ لوگ بقیہ اہل ارض حاملان قرآن ہونگے ہر آدمی اوس رات اپنا

وقت نماز صبح کا طلوع فجر پر ہوگا وقت ظہر کا اوس وقت ہوگا جسوقت سورج آدہے آسمان
تک آکر مغرب کو پہریگا یہہ پہرنا گویا بجاے زوال سے رہیگی عصر مغرب عشا سو معمول
کے موافق ہووگی **تنبیہ** ابن ابی شیبہ نے ابن عمر سے روایت کیا ہے اشرار بعد
اخیار کے ایک سو بیس برس تک رہین گے ابن عمر نے کہا لوگ بعد نکلنے سورج کے
مغرب سے ایک سو بیس سال ٹھہرینگے ایک لفظ مین نزدیک عبد بن حمید کے یون
آیا ہے تبقی شرار الناس بعد طلوع الشمس من مغربہا عشرین ومائۃ سنۃ نعیم
نے ابن عمر سے روایت کیا ہے قیامت کہڑی نہوگی یہانتک کہ عرب وہی پوجین
جو انکے آبا پوجتے تہے ایکسو بیس برس تک بعد نزول عیسے وبعد دجال کے
عبد بن حمید نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا قیامت قائم
نہوگی یہانتک کہ دو بڑے بوڑہے آپسمین ملاقات کرینگے ایک دوسرے سے پوچہیگا
تم کب پیدا ہوئے ہو وہ کہیگا جس زمانے مین سورج مغرب سے نکلا تہا دوسری
روایت مین یون آیا ہے کہ یہہ سب نشانیان آٹہ مہینے کے اندر ہونگی اخرجہ
عبد بن حمید وابن ابی شیبۃ وابن المنذر عنہ ابو العالیہ نے کہا چہ مہینے
کے اندر ہونگی اخرجہ غیر ابن ابی شیبۃ پہلے یہہ بات گزرچکی ہے کہ مرد کو بچہ اسپ
پر نوبت سواری کرنے کی نہ آویگی کہ صور پہونکا جاویگا فتح الباری مین کہا ہے طریق
جمع یون ہے کہ مدت تو وہی ایک سو بیس برس کی ہوگی جسطرح اگلی روایتون مین
آیا ہے لیکن بہت جلد گزریگی جیسے ایک سو بیس مہینے کما فی صحیح مسلم عن ابی ہریرۃ
رفعہ لا تقوم الساعۃ حتی تکون السنۃ کالشہر الحدیث وفیہ والیوم کالساعۃ
والساعۃ کاحتراق السعفۃ اس صورت مین تقارب زمان تقاصر ایام گویا دو
بار ہوگا ایکبار زمانہ دجال مین پہر برکت زمین کے طول ایام کا اپنی حالت اولے پر
آجاویگا پہر بعد موت عیسے علیہ السلام کے کم ہوتے ہوتے آخر دنیا مین اوتنا ہو جاویگا

اللہ کیطرف جاتی ہے معاذ بن جبل نے پوچھا توبہ نصوح کیا ہے فرمایا بندہ اپنے گناہ
پر شرمندہ ہوکر خدا کیطرف بھاگتا ہے پھر اوس گناہ کو دوبارہ نہین کرتا یہانتک کہ
دودہ تھن مین پھر آوے جبرئیل ان دونون کو اوسی دروازے مین غروب
کرکے دونون کواڑ بند کردینگے یہ کواڑ ایسے ملا دینگے کہ گویا انکے بیچ مین کوئی دراڑ
نتھی نہ کوئی شگاف تھا سو جب یہہ دروازہ توبہ کا بند کردیا گیا تو پھر کسی بندے
کی توبہ قبول نہوگی نہ کوئی نیکی جو اوس نے کی ہے اوسکے کام آویگی مگر جو کچھ اسوقت
سے پہلے کیا ہوگا کہ اوسکی سزا جزا انکو ملیگی یہہ مطلب ہے اس آیت کا یوم یأتی
بعض ایات ربک الخ ابی بن کعب نے کہا اے رسول خدا میرے مان باپ تمپر فدا
ہون اسکے بعد چاند سورج کی کیا گت ہوگی لوگون کا دنیا کا حال کیا ہوگا فرمایا
سورج چاند کو بعد اسکی روشنی پہنا دیجاویگی اوسیطرح نکلینگے ڈوبینگے جسطرح
پہلے اس سے نکلتے ڈوبتے تھے لوگ اس نشانی کو دیکھکر دنیا پر جھک پڑینگے آبادی
مین مشغول ہونگے نہرین جاری کرینگے درخت لگا دینگے گھر بنا دینگے رہی دنیا
سو اگر کسی آدمی کے گھر گھوڑے کا بچہ پیدا ہوگا تو وہ اوسپر سواری نکر پاویگا یہانتک
کہ قیامت قایم ہوجاویگی طلوع شمس سے نفخ صور کے دن تک یہی حال رہیگا اخرجہ
ابن مردویہ فائدہ لا فقہا نے کہا ہے یہہ رات جو برابر دو رات ایکدن کی
ہوگی اسمین پانچون نمازین پڑہنا چاہیے پچھلی رات مین تو کوئی نماز نہوگی اسلیے کہ
اوس رات کی مغرب وعشا پڑہکر سوئے ہونگے رہی دوسری رات بیچ دن کے سو اوسمین
پانچ نمازین ہین اوسی قیاس پر جو زمانہ دجال مین ہوگا بوجہ طول ایام کے جسطرح
تین پہلے دن زمانہ دجال کو پہلے دنون پر قیاس کیا گیا ہے اس صورت مین جو کوئی
نماز سے سو گیا ہوگا اوسپر پانچون نماز کے ساتھ قضا اوس نماز کی بھی واجب
ہے جس نماز سے وہ سو گیا ہے یہہ مسئلہ ظاہر ہے جسدن سورج مغرب سے نکلیگا اوسدن

کے نہین ہے جسدن سورج مغرب سے نکلیگا بلکہ قیامت تک قبول اوسکا ممنوع ہے
فتح الباری مین بعد ذکر دلائل اس مسئلے کے لکہا ہے فهذه آثار يشد بعضها
بعضا متفقة على ان الشمس اذا طلعت من المغرب اغلق باب التوبة ولم
يفتح بعد ذلك ولا يختص ذلك بيوم طلوعها بل يمتد الى يوم القيامة انتهى اشاعة
مین لکہا ہے ويؤيد هذا ان ابليس يخر عند طلوعها ساجدا وان الدابة تقتله
فانه لا يموت الا وقد فرغ من العمل انتهى **فائدہ** کونسی نشانی پہلے کونسی
پیچہے ہے اسمین روایات مختلف آئی ہین کسی مین اول آیات خروج دجال ہے کسی مین
طلوع شمس مغرب سے ہے کسی مین دابہ کسی مین نار حاشر حافظ ابن حجر نے کہا طریق
جمع کا انمین یہہ ہے کہ وہ نشانی جو تغییر احوال عامہ سے زمین مین خبر دیتی ہے انمین
سے پہلے نشانی یہی دجال ہے اسکی انتہا موت عیسے و قحطانی وغیرہ تک ہے اور
جو نشانی تغییر احوال عالم علوی سے خبر دیتے ہین اونمین سب سے پہلی نشانی نکلنا سورج
کا ہے مغرب سے اسکی انتہا قیام ساعت تک ہے یعنی دابہ بہی اسی کے ساتھہ ہوگا
یہہ دونون گویا ایک ہی چیز ہین اور جو نشانی قیام ساعت سے خبر دیتی ہے انمین
سب سے اول نار حاشر ہے انتہے اشاعہ مین کہا هذا جمع حسن ويدل على ذلك ما
في بعض الروايات واخر ذلك يعني الآيات نار تحشر الناس الى محشرهم **فائدہ**
عن ابن مسعود قال لا يلبثون يعني الناس بعد ياجوج وماجوج حتى تطلع الشمس من
مغربها الحديث وفيه ويخر ابليس ساجدا ينادي الهي مرني ان اسجد لمن شئت و
تجتمع اليه الشياطين فتقول يا سيدنا الى من تفزع فيقول انما سألت ربي ان ينظرني
الى يوم يبعثون فانظرني الى يوم الوقت المعلوم وقد طلعت الشمس من مغربها وهذا
يوم الوقت المعلوم وتصير الشياطين ظاهرة في الارض حتى يقول الرجل هذا قريني
كان يغويني فالحمد لله الذي اخزاه ولا يزال ابليس ساجدا باكيا حتى تخرج

جو ذکر کیا گیا وھذا التبنیہ حسن لو اھمن تنبہ علیہ انتہی اشاعہ مین کہا ہے صاحب
قناعہ نے بہی یون ہی کہا ہے جسطرح فتح الباری مین لکہا ہے لکن قول ان دونون
کا مقتضی اس بات کا ہے کہ یہہ ساری مدت ہمارے برسون کے حساب سے برابر
دس برس کے ہو تو اشکال مذکور بہر بحال رہا اسلئے کہ گہوڑے کے بچے پر کبہی بعد
دو سال کے بہی سوار ہوتے ہین اگر یہہ بات بہی مان لیجاوے کہ مراد سواری سے
سوار ہونا ہے حرب مین کر و فر کے لئے اور اسطرح کی سواری اصیل گہوڑونمین دس
بارہ برس کی عمر مین ہوتی ہے تو بہی جمع ان دونون مین اور اٹہ یا چہ ماہ مین نہین
ہو سکتی اسکے سوا حدیث ابی ہریرہ لا تقوم الساعۃ حتی یلتقی الشیخان الکبیران
الخ منافی ہے اس جمع کے مگر یون کہین کہ بڑہاپا اوس زمانے کے لوگون کا موافق اونکے
برسون کے ہوگا اسی پر اندازہ پیدائش بچۂ اسپ اور اوسپر سوار ہونیکا سنین
معتادہ سے کرلیا جاوے ہان یہہ جمع اولے ہے کہ مدت قلیل نظر بقاء مومنین ہو مدت
ایکسو بیس برس کی نظر بقاء کفار و اشرار ہو جسطرح روایات سابقہ مین اسکی
صراحت آچکی ہے الا انقراض بعد الاخیار معہذا تقارب زمان کا بہی قائل ہونا ضرور
ہے تاکہ چالیس سال جو حدیث ابن مسعود مین گزر چکے ہین بقاء مومنین مین بقدر
چہل ماہ شمسی رہین اسی بنا پر انتاج سرور کوب اوسکا واضح ہے اقدیہ بات کہ اوس
گہڑی پہر قیامت کہڑی ہو جاویگی اسکے یہہ معنی ہونگے کہ مومنین پر قیام اوسکا
انکے مرنے پر ہو جاویگا جسطرح بخاری مین آیا ہے ایک آدمی نے رسول خدا صلعم سے
حال ساعت یعنی قیامت کا پوچہا قوم مین سے ایک کم سن کیطرف دیکہکر فرمایا یہہ اگر
اپنی عمر پوری کریگا تو نہ مریگا یہانتک کہ ساعت آجاویگی اہل علم نے کہا مراد اس سے
ساعت حاضرین ہے نہ ساعت عامۂ خلق لکن اگر روایت آٹہ ماہ چہہ ماہ کی صحیح ہوجاوے
تو تاویل اوسکی قطعاً واجب ہے **فائدہ** قبول نہونا توبہ کا کچہہ خاص ساتہہ اوسدن

مین رکھیگا پھر اگر ابلیس کو تباہ کریگا فائدہ لا سورج کے مغرب کی طرف سے نکلنے مین
اہل ہیئت پر رد ہے اسلئے کہ وہ یون کہتے ہین کہ سارے فلکیات بسیط ہین انکے مقتضیات
مختلف نہین ہوتے انہین تغیر اثر نہین کرتا ہے یہہ جون کے تون ہی رہتے ہین آلوسی
نے کہا قواعد ہم منقوضۃ ومقدما تہم ممنوعۃ وعلی تقدیر تسلیمہا فلا امتناع
من انطباق منطقۃ البروج علی المعدل بحیث یصیر المشرق مغربا والمغرب
مشرقا انتہیٰ ٭

دابۃ الارض کا ذکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا

واذا وقع القول علیہم اخرجنا لہم دابۃ من الارض تکلمہم اہل تفسیر نے کہا
وقوع قول سے یہہ مراد ہے کہ امر بمعروف نہی عن المنکر موقوف ہوجاوے بیضاوی
نے کہا وقوع قریب آلگی یعنی بعث وعذاب جسکا وعدہ دیا گیا تھا ابن مسعود نے
کہا جب علماء مرجاوینگے علم جاتا رہیگا قرآن اوٹھہ جاویگا تب ہم ایک دابہ زمین سے
نکالین گے جو اون سے باتین کریگا ایک قرأت مین تنبئہم ہے دوسری قرأت
مین تحدثہم ہے یہہ قرأت محمول ہے تفسیر پر غرضکہ وہ کلام کریگا سائرادیان
کو باطل اسلام کو حق بتاویگا کسی نے لفظ تکلمہم کو کلم سے بھی پڑھا ہے یعنی وہ اونکو
زخمی کریگا تفعیل کا صیغہ تکثیر کے لئے ہے قرأت تکلمہم بفتح وسکون اسی کے موید ہے
تجرحہم بھی پڑھا ہے ابو الحواری نے ابن عباس سے پوچھا یہہ لفظ تکلمہم ہے یا
تکلم کہا یہہ تفعل ہے مومن وکافر دونون سے وہ کلام کریگا پہلے یہہ بات گزرچکی
ہے کہ یہہ دابہ وہی جساسہ ہوگا بیضاوی وغیرہ نے اسی پر جزم کیا ہے اہل کوفہ
ویعقوب نے ان الناس بفتح ہمزہ پڑھا ہے باقی لوگون نے بکسر ہمزہ اس بنا پر کہ
یہہ حکایت ہے معنی قول دابہ کی یا خود اوسکا حکایت کرنا ہی قول خدا کو یہہ جو آگے

فقتلہ وھو ساجد یعنی جسدم سورج مغرب سے نکلیگا ابلیس سجدہ مین گر کر خدا کو
پکاریگا کہیگا اے اللہ جسکو تو چاہے مجہہ سے سجدہ کرالے سب شیطان اوسکے پاس
آکر کہین گے تم کس سے زاری کرتے ہو کہیگا مین نے خدا سے دن قیامت تک
کی مہلت مانگی تہی اوس نے جہکو مہلت بخشی اب سورج مغرب سے نکلا وہ دن آگیا
یہہ شیطان زمین مین کہلم کہلا پہرینگے یہانتک کہ آدمی کہیگا کہ یہہ میرا ساتھی ہے جو
مجہکو بہکایا کرتا تہا الحمد للہ کہ خدا نے اسکو رسوا کیا ابلیس یہانتک سجدے مین پڑا ہوا
رویا کریگا کہ دابۃ الارض نکلکر اوسکو قتل کر ڈالیگا وہ سجدے ہی مین ہوگا اس سے
معلوم ہوا کہ دابہ پیچہے ہے سورج کا نکلنا پہلے ہے ایمان والے بعد اسکے چالیس سال
تک رہین گے کسی چیز کی تمنا نکرینگے مگر وہ چیز اونکو ملیگی یہانتک کہ چالیس برس
پورے ہوجاوین یعنی بعد دابہ کے پہر انہین موت جلدی کریگی کوئی ایماندار باقی
نرہیگا کافر ہی کافر رہ جاوینگے رستون مین جانورون کیطرح جفتی کرینگے آدمی
اپنی ماں سے بیچ رستے مین زنا کریگا ایک اوسپر سے اوتریگا دوسرا سوار ہوگا بہت
افضل آدمی انہین وہ ہے جو یہہ بات کہیگا کہ ذرا راہ سے الگ ہوکر یہہ کام کیا ہوتا
تو مناسب تہا اسی حال پر رہین گے نکاح سے کوئی بچہ پیدا نہوگا تیس برس اللہ
عورتون کو بانجہہ کردیگا بچے سب حرامی ولد الزنا بدترین مردم ہونگے انہین پر
قیامت قائم ہوگی اخرج الطبرانی وابن مردویہ عن عمرو بن العاص قال اذا طلعت
الشمس من مغربها خر ابليس ساجدا ينادي ويجهر الهي مرني ان اسجد لمن شئت فتجتمع
اليه زبانيته فيقولون يا سيدي ما هذا التضرع فيقول انما سألت ربي ان ينظرني
الى يوم الوقت المعلوم وهذا هو الوقت المعلوم قال وتخرج دابة الارض من صدع
في الصفا واول خطوة تضعها بانطاكية فتاتي ابليس فتخطمه انتہی روایت مین
پہلی روایت سے اتنا زیادہ ہے کہ کوہ صفا پہٹکر دابہ نکلیگا پہلا قدم انطاکیہ

سینگ کے بیچ مین ایک فرسخ کا فاصلہ سوار تیز رو کے لیے ہوگا ابن عباس نے کہا
وہ مولفہ ہوگا یعنی اوسمین زغب ریش سب جانورونکے رنگ جمع ہونگے ہر است کا ایک
نشان ہوگا اس است کا نشان یہہ ہے کہ لوگون سے زبان عربی مبین مین اونہین
کا سا کلام کریگا فائدہ زغب کہتے ہین رؤن کو یعنی چھوٹے بال ابن الزبیر نے
کہا سر بیل کا سا آنکھ سور کی سی کان ہاتھی کے سے سینگ جیسے جنگلی بکرا گردن
مثل گردن نعامہ کے سینہ شیر کا سا رنگ چیتے کا سا کمر بلی کی سی دم بکری کیطرح پاؤن
اونٹ کے سے ابن عباس نے کہا ایک جوڑ سے دوسرے جوڑ تک بارہ گز کا فاصلہ ہوگا
علی مرتضے سے مروی ہے کہ دابہ منہہ سے کہا دیگا مگر بات دبسے کریگا حسن نے کہا
موسے علیہ السلام نے خدا سے سوال کیا کہ دابہ کو دکہا دے وہ تین رات دن تک
نکلتا رہا آسمان پر چلا جاتا کوئی جانب اوسکی نظر نہ آتی آنہون نے ایک ڈراونی
صورت دیکھکر کہا اے رب اسکو پھیر دے یعنی اب نہ نکلے اللہ تعالے نے اوسکو پھیر دیا

سیرت دابہ

اسکے پاس موسے علیہ السلام کا عصا سلیمان بن داؤد کی مہر ہوگی یہہ بلند آواز سے
پکاریگا ان الناس کانوا بآیاتنا لا یوقنون سب مومن کافر لوگون پر نشان
لگا دیگا مومن اپنا منہہ چمکتے تارے کیطرح دیکھے گا دونون آنکھون کے بیچ مین مومن
لکھا ہوگا کافر کی دونون آنکھون کے درمیان ایک کالا نکتہ لکھا ہوگا یعنی لفظ کافر
ایک روایت مین یون ہے کہ ملاقات کریگا ایا ندار سے اوسکے منہہ پہ داغ دیگا منہہ
سفید ہوجا ویگا کافر کے منہہ پر داغ دیگا وہ سیاہ ہوجا ویگا دوسری روایت
مین آیا ہے لوگ اوس سے الگ الگ ہو ویںگے ایک گروہ مومنین کا ثابت رہیگا
وہ جانتے ہین کہ اللہ کو عاجز نہین کرسکتے یہہ اونہین سے شروع کریگا اونکے منہہ

آویگا کہ وہ بآواز بلند پکاریگا ان الناس کانوا بآیاتنا لایوقنون موید انہین
دونون تاویل کی ہے اسکے سوا اور بہی تاویلات کیئے ہین آبی العالیہ نے کہا
وقوع قول سے مراد بند ہوجانا دروازے ایمان وتوبہ کا ہے اس بنا پر گویا
قرآن مین بہی اشارہ ہے طرف تاخر خروج دابہ کے طلوع شمس سے ٭

حلیۂ دابہ

ابن عباس نے کہا دابہ کی گردن لنبی اونچی ہوگی مغرب والے اوسکو ویساہی دیکہین
گے جیسے مغرب والے دیکہین گے منہ اوسکا آدمی کا سا ہوگا چونچ جیسے پرندون کی
بدن پہ بال رونئین ہونگے ابو ہریرہ نے کہا بال وپر ہونگے ابن عباس نے کہا ہر رنگ
کا صوف وریش ہوگا چار ہاتہ پاؤن ہونگے ابن عمر نے کہا زغب وپر وریش والا ہوگا حذیفہ
نے کہا انہا سلعۃ ذات وبر وریش لن یدرکہا طالب ولا یفوتہا ہارب یعنی جستجو
کرنے والا اوسکو نہ پاویگا بہاگنے والا اوس سے نہ بچیگا علی مرتضٰے سے کسی نے کہا لوگ گمان
کرتے ہین کہ دابۃ الارض تمہین ہوگے کہا واللہ دابہ کے بال وپر ہونگے میرے تو
بال پر کچہ بہی نہین آدمیکے لیئے کُہر ہونگے میرے کوئی کُہر نہین وہ اسطرح تیز تر نکلیگا
جیسے گہوڑا تیز رو دوڑتا ہوا ابہی دو تہائی بہی نہ نکل چکا ہوگا انتہٰے مین کہتا ہون
شاید روافض نے اونکو دابہ مقرر کیا ہوگا جسطرح آیہ ان یبلیھم الذباب مین
مکہی ٹہیرایا ہے سبحان اللہ افراط وہ تو تفریط یہہ کیا خوب انکی قدر کی خوب سمجہا کہ آدمی
سے حیوان بنایا کبہی گہٹا کر ذباب ٹہیرایا کبہی بڑہا کر دابۃ الارض بنایا عمرو بن عاص
نے کہا اسکا سر آسمان سے لگا ہوگا ابہی پاؤن بہی زمین سے نہین نکلے ابن عمر نے کہا
تیز گہوڑے کیطرح پر نکلیگا تین دن تک ایک ثلث بہی نہ نکل چکا ہوگا یہہ روایت قریب
روایت علی رضی اللہ عنہ ہے ابی ہریرہ نے کہا اوسمین ہر ایک رنگ ہوگا دونون

وہ آواز دیگا رکن و مقام کے بیچ مین اپنے سر پر مٹی ڈالیگا لوگ ڈر کر پریشان
ہو جاوینگے الگ الگ چلدینگے ابن عباس و حذیفہ سے ایسے ہی آیا ہے بعض طرق
اس حدیث حذیفہ کے صحیح مین ابن عباس نے کہا یہہ بعض وادی تہامہ سے نکلیگا
ابو ہریرہ و ابن عمر و عایشہ نے کہا اجیاد سے نکلیگا ابن عمر نے کہا مجھکو رسول خدا
صلعم نے جگہہ اوسکے نکلنے کی دکھائی یہہ جگہہ آگے اوس شگاف کے ہے جو صفا مین
ہے پھر ابن عمر نے کہا یہہ صفا سے شب منی کو برآمد ہوگا لوگ اسکے سر و دم کے درمیان
مین صبح کرینگے نہ کوئی پیچھے والا پہنچیگا نہ کوئی نکلنے والا نکلیگا جب وہ اوس کام
سے فارغ ہو جاویگا جسکا حکم خدا نے اوسکو دیا ہے تو ہلاک ہونیوالا ہلاک ہو جاویگا
نجات پانے والا نجات پاویگا پہلے قدم انطاکیہ مین رکھیگا کسی روایت مین یون
بھی آیا ہے کہ مزدلفہ سے نکلیگا کسی روایت مین یون ہے کہ شہر قوم لوط سے نکلیگا
بعض روایات مین یون آیا ہے کہ ورا مکے سے نکلیگا **تنبیہ** جمع ان روایات
مین یون ہے کہ وہ تین بار نکلیگا کبھی شہر قوم لوط سے ظاہر ہوگا اس نکلنے پر
یہہ صادق آتا ہے کہ اقصاے بادیہ سے نکلا کبھی بعض اودیہ تہامہ سے نکلیگا
اسپر یہہ صادق ہے کہ ورا مکے سے یا یمن سے نکلا کیونکہ حجاز ملک یمانی ہے پھر
آخر کو خود مکے ہی سے نکلیگا بسبب عظم جثہ کے ممکن ہے کہ صفا و مروہ و اجیاد کے
بیچ مین سے نکلے کیونکہ یہہ تین دن ٹھہریگا یا زیادہ اس صورت مین یہہ بات ٹھیک
ہوگی کہ مروہ سے یا صفا سے یا اجیاد سے یا مسجد سے نکلا دوسری وجہ جمع کی یہہ ہے
کہ سب جگہون سے ایک ہی آن مین بطور خرق عادت صور مثالیہ مین برآمد ہوگا
اسکی بنیاد تحقق مثال محسوس پر ہے ابن علان نے اپنی تفسیر ضیاء السبیل مین کہا ہے
قد قیل یخرج فی کل بلد دابۃ مما ہو مثبوت لتنوعہا فی الارض ولیست واحدۃ فدابۃ
علی ہذا القول اسم جنس انتہی مگر جب صور مثالیہ کے قائل ہونگے تو قول بجنسیت

مثل کوکب دری کے چمکنے لگین گے پھر چلدیگا نہ کوئی طالب اوسکو پا سکیگا نہ کوئی
ہارب اوس سے نجات پاویگا یہانتک کہ اگر کوئی اوس سے پناہ پکڑنے کو نماز
پڑھنے لگیگا تو وہ پیچھے سے آکر کہیگا اے فلان تو اب نماز پڑھتا ہے یہ جب اوسکی
طرف منہہ کریگا وہ داغ دیکر چلدیگا لوگ مال مین شریک شہر مین ایک دوسرے کے
ہمنشین ہونگے مومن کافر کو کافر مومن کو پہچانیگا مومن کہیگا اے کافر میرا حق ادا کر کافر کہیگا اے مومن میرا حق
دے ایک روایت مین یون ہے کہ وہ نکل کر تین بار چلاویگا جو کوئی درمیان مشرق و
مغرب کے ہے وہ اوسکو سنیگا ایک لفظ مین آیا ہے مشرق کیطرف منہہ کرکے ایک
چیخ ماریگا پھر شام کیطرف منہہ کرکے چلاویگا پھر مغرب کیطرف پھر یمن کیطرف یہہ چیخنا
چلانا اوسکا سب جگہہ پہنچ جاویگا ایک روایت مین اسطرح آیا ہے کہ باقی زمینگی
کوئی مومن مگر اوسکی پیشانی مین عصاے موسی علیہ السلام سے ایک نکتہ سفید کریگا
اوس نکتہ سے مونہہ اوسکا سفید ہوجاویگا نہ کوئی کافر مگر اوسکے مونہہ پہ مہر
سلیمان علیہ السلام لگادیگا اوس مہر سے اوسکا منہہ کالا ہوجاویگا یہانتک کہ
بازارون مین لوگ لین دین کرینگے کہین گے اے مومن یہہ چیز کتنے کو ہے اے
کافر اس چیز کی کیا قیمت ہے وہ کہیگا اے مومن تو اسکو لے یہہ کہیگا اے کافر
تو اسکو لے ؎

خروج دابہ

یہہ تین بار نکلیگا ایک بار تو انتہاے بادیہ سے برآمد ہوگا دوسری ایک روایت
مین یون ہے کہ اقصاے یمن سے نکلیگا اسکا ذکر مکہ مین نہوگا پھر ایک زمانہ
دراز تک چھپا رہیگا پھر نکلیگا مگر پہلے نکلنے سے کم اہل بادیہ مین اوسکا چرچا ہوگا
ملے مین بھی ذکر اوسکا پہنچیگا آنحضرت صلعم نے فرمایا اس درمیان مین کہ لوگ مسجد الحرام
مین ہونگے اس مسجد کے نزدیک اللہ تعالے کی بڑی حرمت و بزرگی ہے کہ ناگہان

خروج دابہ

حذیفة بن اسید حدیث ابن عمر مین ہے ثم یرسل اللہ یعنی بعد موت عیسیٰ ریحا
بارحة من قبل الشام فلا یبقی علی وجہ الارض احد فی قلبہ مثقال ذرة من
ایمان الا قبضتہ حتی لو ان احدکم دخل فی کبد جبل لدخلت علیہ حتی تقبضہ
فیبقی شرار الناس فی خفة الطیر و احلام السباع لا یعرفون معروفا ولا ینکرون
منکرا فیتمثل لهم الشیطان فیقول الا تستجیبون فیقولون ما تأمرنا فیأمرهم
بعبادة الاوثان فیعبدونها وهم فی ذلک دار رزقهم حسن عیشهم ثم ینفخ
فی الصور اخرجہ احمد و مسلم یعنی یہہ ٹھنڈی ہوا شام کیطرف سے چلیگی ہر ایماندار
مر جاویگا اگر کوئی پہاڑ کی کھوہ مین جا چھپے گا تو یہہ ہوا وہان بھی جا پہونچے گی بد لوگ
رہ جاوینگے جیسے پرندے درندے بے عقل نہ اچھا جانین نہ برا شیطان آکر کہیگا
تم بولتے نہین یہہ کہین گے کیا حکم کرتے ہو وہ کہیگا تم بت پوجو یہہ بت پوجنے لگین گے
انکا رزق جاری رہیگا عیش اچھا ہوگا پھر صور پھونکا جاویگا **فائدہ** یہہ
اوسکے خلاف نہین جو پہلے گزر چکا کہ دابہ ابلیس کو قتل کر ڈالیگا ہو سکتا ہے کہ یہہ
شیطان کوئی اور ہو سوا ابلیس کے اگرچہ اسمین بعد ہے هکذا فی الاشاعہ مین
کہتا ہون شاید شیاطین الانس مراد ہون یا نفس امارہ بالسوء اگرچہ اسمین بھی
ایکطرح کا بعد ہے واللہ اعلم و روی احمد و مسلم والترمذی عن النواس بن
سمعان فبینما هم کذلک اذ بعث اللہ ریحا طیبة فتاخذهم تحت آباطهم فتقبض
روح کل مومن و مسلم و یبقی شرار الناس یتهارجون فیها ای یتسافدون تهارج
الحمر فعلیهم تقوم الساعة اسمین یہہ ہے کہ یہہ ہوا مومنون کی بغلو نمین گھس کر
روح قبض کریگی بد لوگ گدہونکی طرح باہم جفتی کرینگے انہین پر قیامت قائم ہوگی
یہہ گزر چکا ہے کہ ابن مسعود نے کہا اہل ایمان بعد دابہ کے چالیس برس تک تمتع
کرینگے پھر انمین موت جلدی کریگی کوئی مومن نرہیگا کافر ہونگے وہ رستون مین مثل

حاجت نرہی دو آدمیوں نے طلاق کی قسم کھائی کہ شیخ عبد القادر طفلو جی ایکہی
رات معین میں دونوں کے نزدیک تھے حنیوطی نے فتوی دیا کہ کسی ایک کی طلاق
بھی واقع نہیں ہوئی واللہ اعلم **دخان** حذیفہ بن اسید نے کہا اطلع علینا
رسول اللہ صلعم ونحن نتذاکر فقال ما تذکرون قالوا الساعة یا رسول اللہ
قال انہا لن تقوم حتی تروا قبلہا عشر آیات فذکر الدخان والدجال الحدیث
رواہ مسلم والترمذی وابن ماجہ ورواہ احمد بغتة عن النبی صلعم وانہ
یمکث فی الارض اربعین یوما وفی روایة انہ یاخذ بانفاس الکفار ویاخذ
المومنین منہ کہیئة الزکام یعنی دخان کا نکلنا اشراط ساعت میں سے ہے چالیس
دن تک زمین پر رہیگا کافروں کی تو جان لیگا مسلمانوں کو زکام ہو جاوے گا
پہلے گزر چکا ہے کہ وقت ہلاک یاجوج ماجوج کے دھوان آویگا تین دن تک سو یہ
محتمل ہے کہ یہ وہی دخان ہو یا اسکے سوا ہو لیکن یہ ضرور ہے کہ ریح سے پہلے ہوگا
اسلئے کہ ریح کے بعد کوئی مومن باقی نرہیگا اور دخان کے وقت مومن موجود ہونگے
کما ھو صریح العبارة **ریح طیبہ** یہ ہر مومن کی جان قبض کریگی لوگ بت پوجنے لگیں
گے باپ دادوں کے دین پر ہو جاوینگے اخرج مسلم وغیرہ عن عائشة رضی اللہ
عنہا لا تذہب الایام واللیالی حتی تعبد اللات والعزی من دون اللہ الحدیث
مراد لات وعزی سے مطلق بت پرستی ہے یا خاص انہیں کی پرستش اوسوقت شاید
یہ پھر ظاہر ہو جاوینگے آگے حدیث میں یہ بھی ہے فیبعث اللہ ریحا طیبة فتوفی
بہا کل مومن فی قلبہ مثقال حبة من ایمان فیبقی من لا خیر فیہ فیرجعون الی دین
آبائہم یعنی اللہ تعالے ایک پاکیزہ ہوا بھیجیگا جس سے ہر مومن جسکے دلمیں برابر
دانہ رائی کے ایمان ہوگا مرجاویگا وہ لوگ باقی رہجاوینگے جنمیں کسیطرح کی بھلائی
خوبی نہیں ہے یہ اپنے آبا کے دین کیطرف پھر جاوینگے ولہ شاھد من حدیث

مع شرح جامی نقل کیا ہے حاصل اس بحث کا فقط اتنا ہے کہ آخر مولود نوع انسانی
قدم بلکہ قلب شیث علیہ السلام پر ہوگا اور ہین استعداد وقبول تجلیات ذاتیہ و
عطایاے وہبیہ کی ہوگی اوس مولود کے بعد پہر کوئی نوع انسان مین پیدا
نہوگا وہ خاتم الاولاد ہوگا یہ مولود واقعے بلاد چین مین پیدا ہوگا اپنے شہر کی بولی
بولیگا بعد اسکی ولادت کے مرد و عورت سبکے سب بانجہ ہوجاوینگے باوجود کثرت
نکاح کے اولاد نہوگی خدا سے دعا کرینگے قبول نہوگی اسکے مرنے کے بعد جو لوگ
رہجاوینگے وہ جانورونکی طرح ہونگے آدمی کی صورتون مین نہ حلال جانین
نہ حرام پہچانین طبیعت کے موافق خواہش کے مطابق سب کام کرینگے فعلیھم تقوم
الساعۃ وتخرب الدنیا وانتقل الامر الی الاخرۃ انتھی مراد شیخ کی یہہ ہے کہ وہ
خاتم اولاد مومنین ہوگا یا خاتم اولاد نکاح اس صورت مین گو یا عقم و باء واقع
ہوگا ایک بار منکوحات مین دوسری بار مطلق مستورات مین یہہ کچھ منافی اسکے نہین
کہ بہائم بصورت انسان پیدا ہون یا اولاد زنا ہو جسطرح حدیث ابن مسعود مین
گزر چکا اس حدیث کو اگرچہ حاکم نے ضعیف کہا ہے لکن کشف صحیح اوسکی صحت پر
دال ہے انتہی مگر کشف ہرچند صحیح ہو لکن حجت مستقل نہین ہوسکتا ہے ہان لائق
شہادت ومتابعت کے ہے **تنبیہ** شاید حکمت عقم نسا مین تیس برس تک یہہ
ہو کہ اگر اولاد پیدا ہو تو تعذیب صبیان کی لازم آتی ہے حالانکہ صبی سے قلم
تکالیف مرفوع ہے جب تک کہ وہ بالغ نہو بلوغ اگرچہ پندرہ برس مین ہوجاتا ہے
لکن اللہ تعالے اونکو الہام کریگا کہ وہ اپنی پوری جوانی کو پہنچ جاوین تب اولاد
مانگین یہہ الہام واسطے الزام حجت کے ہوگا یہہ نہین کہہ سکتے کہ یہہ حکم مین اہل فترت
کے ہین انکو عذاب نہونا چاہئے کیونکہ شرح فصوص مین ہے کہ مولود خدا سے دعا
کریگا قبول نہوگی کوئی اس سے مانع نہین کہ یہہ مولود بعد ہلاک جملہ مومنین کے باقی

بہائم کے جماع کرینگے الخ واخرج الحاکم عن ابی ہریرۃ ان اللہ یبعث ریحا من الیمن الین
من الحریر فلا تدع احدا فی قلبہ مثقال حبۃ من ایمان الا قبضتہ یعنی یہہ ہوا
طرف سے یمن کے چلیگی مناوی نے تخریج احادیث مصابیح مین اس اختلاف روایتین
کا یہہ جواب دیا ہے کہ یہہ دو ہوائین ہونگی ایک شامی ایک یمانی ابن ماجہ نے
حذیفہ بن الیمان سے روایت کیا ہے کہ اسلام پرانا ہوجاویگا جسطرح کپڑے کا
بیل بوٹہ پرانا ہوجاتا ہے کوئی نہ جانیگا روزہ نماز حج صدقہ کیا ہے کچہہ گروہ
لوگون کے باقی رہجاوینگے بوڑہا مرد بوڑہی عورت یہہ کہین گے ہم نے اپنے
باپون کو اسی کلمہ پر پایا ہے تو ہم بہی اوسکو کہتے ہین ایک شخص نے حذیفہ سے
کہا کیا یہہ کلمہ کچہہ اونکے کام نہ آویگا حذیفہ نے مونہہ پہیر لیا اوس نے پہر دوبار
سہ بارہ پوچہا تیسری دفعہ یہہ جواب دیا کہ انکو آگ سے نجات دیگی اس حدیث کو حاکم
وبیہقی وضیاء نے بہی حذیفہ سے روایت کیا ہے ابن ماجہ کی سند قوی ہے امام
احمد نے بسند قوی انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے لا تقوم الساعۃ حتی
لا یقال فی الارض لا الہ الا اللہ یہہ حدیث نزدیک مسلم کے بہی ہے مگر بلفظ اللہ
اللہ معلوم ہوا مراد شرارت ان حدیثون مین وہ لوگ ہین جو لا الہ الا اللہ
یا اللہ اللہ کہین گے اللہ اللہ سے بہی مراد وہی پورا کلمہ ہے ورنہ تنہا اسم
شریف کے کہنے سے کوئی معنی پیدا نہین ہوتے اشاعہ مین کہا ہے جب تک نوع
انسانی مین کوئی کلمہ گو رہیگا قیامت قائم نہوگی قیامت تو اون کفار پر آویگی جو نہ نکاح
پہچانتے ہین نہ اونکی نکاحی اولاد ہوگی بہائم کیطرح آدمی کی صورت مین ہونگے
حقیقت مین یہہ آدمی نہین ہین بلکہ انعام یا انعام سے بہی زیادہ گمراہ تر ہونگے

اینکہ مے بینی خلاف آدم اند	نیستند آدم غلاف آدم اند

فائدہ اشاعہ مین اس مقام پر ایک تکملہ فصوص ابن عربی سے متعلق نقش شیثی

لیلا فیصبح الناس ولیس منہ آیۃ ولا حرف فی جوف الا نسخت یعنی راتون رات
خدا کی کتاب اوٹھجاویگی صبح کو نہ کوئی آیت نہ کوئی حرف تک کسی کے اندر باقی رہیگا
ابن عمر نے کہا لا تقوم الساعۃ حتی یرفع القرآن من حیث جاء فیکون لہ دوی
حول العرش کدوی النحل فیقول الرب عز وجل مالک فیقول منک خرجت و
الیک عدت اتلی فلا یعمل بی فعند ذلک یرفع القرآن واخرج السجزی عن ابن
عمر قال لا تقوم الساعۃ حتی یرفع الرکن والقرآن یعنی جب حجر اسود و قرآن رفع
ہوجاویگا تب قیامت آویگی اس سے پہلے نہ آویگی ازرقی نے تاریخ مکہ مین لکہا ہے
اول ما یرفع الرکن والقرآن ورؤیا النبی صلعم فی المنام یعنی سب سے پہلے یہی دونو
اوٹھجاوینگے اسیطرح رسول خدا کا خواب مین دیکہنا بہی موقوف ہوجاویگا ہدم کعبہ
اس مقدمے کی احادیث اوپر گزرچکی بیان ذکر اسکا اسلئے کیا گیا کہ بعض نے کہا ہے
یہہ ہدم بعد موت مومنین قریب قیامت وقت انقطاع حج کے ہوگا ؎

ہدم کعبہ

بت پرستی کا ہونا

اسکی احادیث بہی گزرچکی بعض لوگ دجال پر ایمان لاوینگے یہی بات محط حدیث تلحق
قبائل من امتی بالمشرکین فیکفرون جمیعا قبل یوم القیامۃ ہے جن حدیثون مین
عموم کی صراحت ہے وہ بہی اسیکی محط ہین پس یہہ دونون امر منجملہ اشراط ٹہہرے
وہ ریح جو لوگون کو دریا مین ڈالدیگی اخرج الستۃ الا البخاری عن حذیفۃ بن
اسید مرفوعا لن تقوم الساعۃ حتی ترو اقبلہا عشر آیات وقال فی العاشرۃ و
ریح تلقی الناس فی البحر وفی لفظ الترمذی والعاشرۃ اما ریح تطرحہم فی
البحر واما نزول عیسی بن مریم بالشک من الراوی مراد یہہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام
گنتی مین دسوین علامت ہین نہ وقوع مین ظاہر حدیث یہہ ہے کہ یہ ہوا سوا اون

رہے واسطے الزام حجت کے لکن یہہ قول موافق اوس قول کے ہے کہ واسطے شیطان
کو قتل کریگا اعمال بعد طلوع شمس کے مغرب سے بہی لکہے جا دینگے **فائدہ** ظاہر
ہین قول آنحضرت صلعم کا لاتزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین
حتی یاتی امر اللہ مخالف قول گزشتہ کے ہے کیونکہ ظاہر روایات سابقہ یہہ ہی
کہ کوئی مومن باقی نرہیگا یہہ جاے اسکے کہ کوئی قائم بالحق ہو اور اس حدیث سے
معلوم ہوتا ہے کہ ایک گروہ حق باقی رہیگا فتح الباری مین کہا ہے ہوسکتا ہے کہ
مراد امر اللہ سے چلنا اوس ہواے سرد کا ہو پس ظہور اس گروہ کا قبل ہوب ریح
ہو و بہذا الجمع یزول الاشکال بتوفیق اللہ تعالے انتہی بعض روایات مین
بجاے امر اللہ یوم القیامہ جو آیا ہے وہ کچہہ اسکے خلاف نہین اسلئے کہ جو کوئی
چیز کسی چیز کے قریب ہوتی ہے آوسکو حکم اوسی چیز کا ہے جو کہ یہہ وقت قیامت سے
نہایت قریب ہوگا اسلئے لفظ قیامت کا اطلاق اوسپر کیا گیا یہہ جمع حافظ ابن حجر
کی اور وں کی جمع سے بہتر ہے جنہین بعض کی تکفیر اور بعض کا باقی رہنا کہا گیا
ہے کیونکہ یہہ قول مخالف کلیات وارد ہے کما لا یخفی آسکی ایضاح اوس روایت
مین ہے جسکو حاکم نے صحیح کہا ہے عقبہ بن عامر سے روایت کیا ہے قال سمعت رسول
اللہ صلعم یقول لاتزال عصابۃ من امتی یقاتلون علی امر اللہ قاہرین علی
العدو و لا یضرہم من خالفہم حتی تاتیہم الساعۃ فقال عبد اللہ بن عمرو
اجل ثم یبعث اللہ ریحا ریحہا المسک ومسہا مس الحریر فلا تترک نفسا فی قلبہ
مثقال حبۃ من الایمان الا قبضتہ ثم یبقے شرار الناس علیہم تقوم الساعۃ
یہہ قول ابن عمر کا مقابلہ روایت عقبہ مین صریح موافق ہمارے قول کے ہے واللہ اعلم
رفع قرآن مجید مصاحف وصدور دونون سے قرآن اوٹہا لیا جاوے گا
دیلمی نے حذیفہ و ابو ہریرہ سے مرفوعا روایت کیا ہے قال لیسری علی کتاب اللہ

رفع قرآن مجید

بعد ایک ہجرت کے دوسری ہجرت ہو بہتر زمین والون مین وہ ہوگا جو مہاجر ابراہیم
علیہ السلام یعنی شام کو پکڑے رہیگا زمین اپنے بد ون کو پھینک دیگی اللہ کا جی اونسے
گھن کریگا آگ آکر انکو بندر سور کے ساتھ ہیگا دیگی رات کو ہمراہ انکے ٹھہریگی دنکو
جب قیلولہ کرینگے وہ بھی تھم جاویگی جو پیچھے رہیگا اوسکو کہا جاویگی **فائدہ** اشاعہ
مین کہا لفظ نفس اللہ کا متشابہات سے ہے حسب مراد خدا ورسول اوسپر ایمان لانا
واجب ہے تاویل کی حاجت نہین حدیث بھی مثل قرآن کے ہے سوا خدا کے کوئی اسکی
تاویل نہین جانتا جو علم مین راسخ ہین وہ کہتے ہین ہم اوسپر ایمان لائے یہہ سب پاس
سے ہمارے رب کے ہے لیہ ایمان انکا موجب علم بتاویل ہوتا ہے انتہے اس عبارت
سے معلوم ہوا کہ صاحب اشاعہ بھی مسئلہ صفات مین موافق مذہب سلف مین تفویض
کے قائل ہین تاویل کے منکر ہین یہی حق ہے کیونکہ تاویل ایک قسم ہے تکذیب کی ہمکو
تو یہہ چاہیئے کہ جو کچھہ خدا کیطرف سے ہمارے پاس آیا ہے اوسپر جون کا تون ایمان
لاوین اوسکو اوسیطرح لکھین پڑہین بولین کہین سنین سناوین اپنی طرف سے کوئی
بات نہ بناوین بات کو تو ہر شخص الگ الگ بنا سکتا ہے پھر کسکی بات مانین کسکی نہ مانین
کوئی وجہ ترجیح کی نہین سب سے یہہ بہتر ہے کہ ایمان لاوین تاویل نکرین یہی ہمارا بڑا
رسوخ ہے علم مین ورنہ پھر ہم مین جاہلون مین کیا فرق ہوا عن ابن عمر ستخرج نار
من حضرموت او من بحر حضرموت قبل یوم القیامۃ تحشر الناس قالوا
یا رسول اللہ فما تامرنا قال علیکم بالشام یعنی ایک آگ حضر موت سے نکلیگی
لوگونکو گھیر کر لیجاویگی اوسوقت شام مین رہنا چاہیئے مہاجر ابراہیم سے یہی شام
مراد ہے حضر موت سے وہی تعرعدن مقصود ہے دوسری روایت مین حذیفہ
بن الیمان سے یون آیا ہے آگ تمہارا قصد کریگی آج وہ وادی برہوت مین خاموش
دبی ہوئی ہے اوس دن لوگون کو ایک عذاب الیم گھیر لیگا یہہ آگ جان مال گھرونکو

ہوا کے ہوگی جو یاجوج ماجوج کو دریا میں پھینکدیگی وقت نکلنے آگ کے چلیگی یا وہی ہوا
ہو واللہ اعلم تقارب زمان قصر ایام یعنی رات دن چھوٹے چھوٹے قریب قریب
ہونگے عن انس لا تقوم الساعة حتى يتقارب الزمان فتكون السنة كالشهر و
الشهر كالجمعة وتكون الجمعة كاليوم ويكون اليوم كالساعة وتكون
الساعة كالضرمة بالنار اخرجه الترمذي وهذا لفظه واخرجه مسلم عن
ابی هریرة یہ بحث حال میں دجال کی گزر چکی ہے کہ یہ ماجرا اوسکے زمانے میں ہوگا
اور اس سے بھی کوئی مانع نہیں ہے کہ یہ بات دوبارہ ہو ایک بار زمانہ دجال میں
دوسری بار آخر زمانے میں [illegible] صالحة لكل شئ نار حاشر اشراط عظام
میں یہ پچھلی علامت ہے یہ آگ قعر عدن سے نکلکر لوگوں کو طرف محشر کے لیجاویگی
حدیث انس میں آیا ہے اما اول اشراط الساعة فنار تخرج من المشرق فتحشر الناس
الى المغرب واما اول ما يأكل اهل الجنة فزيادة كبد الحوت الحديث اخرجه
[illegible] عن حذيفة بن اسيد مرفوعا لن
تقوم الساعة حتى ترون قبلها عشر آيات الحديث وفيه وآخر ذلك نار تخرج
من اليمن تطرد الناس الى محشرهم ایک روایت میں یہ ہے کہ نار تخرج من قعر
عدن تسوق الناس الى المحشر وفي لفظ من قعر عدن ابين بروزن احمر
اسم ہے ایک بادشاہ کا جسنے عدن کو بسایا تھا مشرق ویمن سے مراد یہی زمین عدن
ہے کسی شیخ نے کہا اول سی بعد آخر علامت فرمایا ہے وجہ جمع پہلے گزر چکی عن ابن عمر
قال ستكون هجرة بعد هجرة فخيار اهل الارض الزمهم مهاجر ابراهيم ويبقى
في الارض شرار اهلها تلفظهم ارضوهم وتقذرهم نفس الله وتحشرهم
النار مع القردة والخنازير تبيت معهم اذا باتوا وتقيل معهم اذا قالوا وتاكل
من تخلف اخرجه احمد وابو داؤد والحاكم وابو نعيم یعنی قریب ہے کہ

تقارب زمان قصر ایام

نار حاشر

حیث قالوا ویکون لہا ما سقط و تخلف وتسوقہم سوق الجمل الکبیر اخرجہ
الحاکم مرفوعا حافظ ابن حجر نے کہا قعر عدن سے نکلنا کچھ منافی اسکے نہین ہے
کہ یہہ آگ لوگون کو مشرق سے طرف مغرب کے لیجاویگی کیونکہ ابتدا خروج کا عدن
ہی سے ہوگا جب نکل چکے گی سارے روے زمین مین پہیل جاویگی جسطرح روایت
طبرانی و ابن عساکر مین حذیفہ سے آیا ہے انہا تدور الدنیا کلہا فی ثمانیۃ ایام
یعنی آٹھ دن کے اندر سارے جہان کی سیر کریگی یا مراد اوس سے مطلق حشر ہے
نہ خاص بمشرق و مغرب یعنی جو لوگ درمیان مشرق و مغرب کے ہین اونکو گہیر لیجاویگی
یا بعد انتشار کے سب سے پہلے اہل مشرق کا حشر کریگی انتہی مین کہتا ہون ہوسکتا ہے کہ
مراد مشرق سے عدن ہو اسلیے کہ عدن مکے سے جانب شرق مین واقع ہے مغرب سے
مراد شام ہو کیونکہ شام مکے سے جانب غرب مین ہے واللہ اعلم **فائدہ** اس قول
مین کہ آٹھ دن کے اندر دورہ ساری دنیا کا کریگی اور اس قول مین کہ مثل
بوٹیے اونٹ کے چلیگی رات کو رہیگی دن کو تھمے گی جمع اسطرح پر ہے کہ پہیلاؤ تو
آٹھ ہی دن کے اندر ہوگا پہر لوگون کے چلنے کے موافق چلا کریگی تیسرا حشر وہ ہے
کہ سارے مردے قبرون سے نکل پڑین قال تعالے وحشرناهم فلم نغادر منہم
احدا چوتہا حشر وہ ہوگا کہ لوگ جنت یا دوزخ کیطرف ہانکے جاوینگے انتہی حافظ
ابن حجر نے کہا پہلا حشر تو کچہہ مستقل طور پر نہین ہے اسلیے کہ مراد وہ لوگ ہین جو اوس
دن موجود ہونگے یہہ ایک فرقۂ خاص کے لیے واقع ہوگا سو اسطرح کا حشر کئی بار
ہو چکا ہے ابن الزبیر نے بنی امیہ کو مدینے سے طرف شام کے نکالدیا تہا انتہی صاحب
اشاعہ نے کہا مراد وہ سبب ہے جسکا نام شارع نے حشر رکہا ہے سو اللہ نے اسکو حشر
فرمایا ہے بخلاف اور حشرون کے اس سے فرق ظاہر ہوگیا **فائدہ** یہہ حشر قیامت
سے پہلے یا قیامت کے دن ہوگا اسمین اختلاف ہے اگر پہلے ہوگا تو پہر یہہ آگ حقیقۃ

آشہ دن مین کہا جا ویگی مثل ہوا بادل کے اوڑیگی رات کو دن سے بہی زیادہ
تر گرم ہوگی آسمان زمین کے درمیان مین رعد کیطرح کڑکے گی یہ لوگون کے
سر سے لپٹ سے بہی زیادہ قریب ہوگی کسی نے کہا اے رسول خدا یا نمازمرد
عورتون پر سلامتی رہیگی فرمایا اوسدن مومنین ومومنات کہان ہونگے وہ تو
دہون سے بہی بدتر ہونگے جفتی کرینگے مثل بہائم کے انمین کوئی بہی ایسا نہوگا جو
منہ کہے یعنی منع کرے روکے بازرکہے اخرجہ الطبرانی وابن عساکر راوی
ن بشر سلمے سے روایت ہے کہا قریب ہے نکلے گی ایک آگ حبس سیل سے آہستہ اونٹ
طرح چلیگی دن کو روانہ ہوگی رات کو ٹہر رہیگی صبح شام کریگی کہیگی اے لوگو آگ
ے صبح کی تم بہی صبح کرو آگ نے قیلولہ کیا تم بہی قیلولہ کرو آگ نے شام کی تم بہی شام
ر جسکو پا لیگی کہا جاویگی **تنبیہ** یہ آگ جو قعر عدن سے نکلیگی اور یہ ہے وہ آگ
مدینہ منورہ مین ظاہر ہوئی تہی وہ اور تہی حبس سیل سے نکلنا اسکا کچہ منافی نہین
و نکہ اصل خروج تو برہوت سے ہوگا اوسکو وادی النار کہتے ہین یعنی دشت آتش
ر تیہ وادی قعر عدن مین ہے عدن ناحیہ حضرموت مین ہے ساحل بحر پر پس انجام
ن سب عبارتون کا ایک ہی ہے اسکا گزر حبس سیل پر بہی ہوگا حدیث مین خطاب
ن مدینہ کو ہے حبس سیل جانب شرق مدینہ ہے مدینے سے پہلے یہ آگ وہین پہنچیگی
لئے یہ کہنا کہ حبس سیل سے نکلے گی ٹہیک ہے **فائدہ** حافظ ابن حجر نے قرطبی سے
کیا ہے کہ حشر چار ہین دو دنیا مین دو آخرت مین جو دنیا مین ہین اوسکا ذکر
رہ حشر مین ہے وہ حشر ہے یہود کا طرف شام کے دوسرا حشر وہ ہے جو اشراط ساعت
داخل ہے حدیث انس مین بذیل سوال عبد اللہ بن سلام آیا ہے اما اول
اط الساعۃ فنار تحشر الناس من المشرق الی المغرب حدیث ابن عمر مین ہے تبعث
اہل المشرق نار فتحشرھم الی المغرب تبیت معھم حیث باتوا وتقیل معھم

راہب ہونا چاہیے یا جامع ان دونون صفتون کا سو جو کوئی نرا راغب راہب ہے اوسکا
ایک ہی رستہ ہے کوئی دوسرا رستہ اوسکو اوسکے جنس کا نہین ہے تیسری وجہ حشر
بقیہ ہے موافق روایت مذکور سو آگ انکو اوسطرف خواہی نخواہی لیجا دیگی انکے ساتھ
لگی رہیگی کسیوقت جدا انکا نچھوڑیگی یہہ قول کسی حدیث مین نہین آیا ہمکو نہین پہنچا کہ
ہم تسلط اس آگ کا دنیا مین اہل شقاوت پر بدون توقیف کے بیان کرین چوتھی وجہ
یہہ ہے کہ بعض حدیث مفسر بعض کی ہوتی ہے سو حدیث ابی ہریرہ مین ثلثا
علی الدواب وثلثا ینسلون علی اقدامهم وثلثا علی وجوههم آیا ہے یہہ تقسیم
گویا موافق اوس تقسیم کے ہے جو سورۂ واقعہ مین آئی ہے وکنتم ازواجا ثلثة
الآیات **فائدہ** مراد لفظ راغبین راہبین سے عام مومنین مخلصین ہین جنہون نے
کوئی عمل اچھا کوئی برا کیا ہے وہم اصحاب المیمنة ایک اونٹ پر دو ہونگے مراد
اس سے سابقین ہین وہم افاضل المومنین رکبانا باقی کا حشر طرف نار کے ہوگا
اس سے مراد اصحاب المشأمة ہین محتمل ہے کہ ایک اونٹ ایک ہی دفعہ مین انہ سوں کو
لا دلیوے اللہ کی قدرت بدیع ہے جسکو دنیا مین دس اونٹ نہ اوٹھا سکتے ہون
اوسکو وہان ایک ہی اونٹ اپنے اوپر لا دلے یا آگے پیچھے اوسپر سوار ہون انتہی
ملخصاً خطابی و قرطبی نے کہا یہہ حشر قیامت سے پہلے ہوگا لوگ زندہ طرف شام کے
جاوینگے رہا حشر قبور سے سو موافق حدیث ابن عباس کے ہوگا اسکو عیاض نے
بھی پسند کیا ہے پھر خطابی نے کہا دو کا ایک اونٹ پر دس نفر تک ہونا اسکے یہہ معنی
کہ آگے پیچھے سوار ہونگے کوئی سوار ہوگا کوئی پیادہ اوترتے چڑہتے چلے جاوینگے
یہہ اسلئے کہ سواری کم ہوگی جسطرح بعض احادیث مین آیا ہے عیاض نے کہا آخر
حدیث ابی ہریرہ اسکو قوت دیتی ہے تقیل معهم وتبیت وتصبح وتمسی یہہ اوصاف
مختص ہین ساتھ دنیا کے ورجحه الطیبی وتعقب علی الشارح المذکور اور پہلے حشر

یا مجازاً یعنی مراد آگ سے فتنے ہین نہ خود آگ حلیمی کا میل طرف مجاز کے ہے غزالی نے
بہی اسیکا جزم کیا ہے بدلیل حدیث ابی ہریرہ کے جو صحیحین مین ہے یحشر الناس
علی ثلث طرائق راغبین وراہبین واثنان علی بعیر وعشرۃ علی بعیر ویحشر
بقیتھم النار تقیل معھم حیث قالوا وتبیت معھم حیث باتوا وتصبح بھم حیث
اصبحوا وتمسی معھم حیث امسوا یعنی یہ حدیث مثل تفسیر کے ہے واسطے اس آیت
کے وکنتم ازواجا ثلاثۃ الآیۃ حافظ ابن حجر نے کہا حدیث ابی ذر بہی اسی کی
مؤید ہے اخرجہ احمد والنسائی والبیہقی بلفظ حدثنی الصادق المصدوق
ان الناس یحشرون یوم القیامۃ علی ثلاثۃ انواع فوج طاعمین کاسین وفوج
یمشون وفوج تسحبھم الملائکۃ علی وجوھھم الحدیث پہر جب یہ قول ٹھہرا تو
اسمین اختلاف ہوا کہ طریقہ جمع کا اس حدیث ابی ہریرہ و حدیث ابن عباس مین کیا
ہے فی الصحیحین وغیرھا عنہ مرفوعا تحشرون حفاۃ عراۃ غرلا الحدیث یعنی تم
محشور ہوگے ننگے پاؤن ننگے بدن بے ختنہ اسمعیلی نے کہا کبہی حشر کو بہی نشر کہتے ہین
بسبب اتصال یکدیگر کے حشر یہ ہے کہ خلق کو قبورین سے باہر نکالین سو یہ لوگ
قبرون سے ننگے پاؤن ننگے بدن نکلین گے وہان سے انکو ہانکین گے موقف مین
لاکر جمع کرینگے حساب کتاب کے لیے پہر جو پرہیزگار لوگ ہونگے وہ اونٹون پر سوار
چلین گے گنہگار قصوروار اپنے منہہ کے بل روانہ ہونگے کسی نے کہا قبور سے توموافق
حدیث ابن عباس کے نکلین گے پہر حشر انکا طرف موقف کے موافق حدیث ابی ہریرہ کے
ہوگا توربشتی شارح مصابیح نے کہا حمل حشر کا اس معنی پر قوی تر ہے کئی وجہ سے ایک
یہ کہ لفظ حشر کا جب مطلق ہوتا ہے تو مراد اوس سے یہی نکلنا قبر سے ہوتا ہے جب
تک کہ کوئی دلیل اوسکی تخصیص نکرے دوسری وجہ یہ ہے کہ تقسیم مذکور اوس حشر
مین جو طرف زمین شام کے ہوگا ٹہیک نہین ہے اسلئے کہ ہجرت کرنے والے کو راغب

مختصر اسیقدر ہے دس دیار کے درمیان کا ذکر جو چھوڑ دیا وہ ایجاز و اختصار کے
لئے چھوڑ دیا ہے یہ دوسری قسم حدیث کی ٹہری تو بہی تیسری قسم اوس سے تعبیر یون
کی ہے کہ تحشر بقیتھم النار اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ اس قسم والون کو بالکل
سواری میسر نہ آویگی اس حدیث مین کچھ حال انکا بیان نہین کیا محتمل ہے کہ پیادہ پہین
یا ڈرسے آگ کے سیاحت کرین آخر حدیث ابی ذر اسیکی موید ہے اس حدیث مین یہ
بھی آیا ہے پوچھا سبب انکے چلنے کا کیا ہوگا فرمایا سواریون پر آفت آجاویگی کوئی
جانور باقی نرہیگا یہانتک کہ آدمی اپنا عمدہ باغ ایک بوڑہے اونٹ کے بدلے دیتا
جاہیگا مگر سواری ہاتھ نہ آویگی کہ منزل مقصود تک اوسکو پہونچاوے یہ حال
لائق دنیا کے ہے نہ لائق آخرت کے مذہب خطابی وغیرہ کی تاکید کرتا ہے حدیث
مصابیح کے موافق پڑتا ہے یعنی فوج طاعمین کاسین راکبین موافق راغبین راہبین
ہے فوج بیشون موافق یتعاقبون علی البعیر ہے کیونکہ آگے پیچھے اونٹ پر چڑہنے
کو پاؤن پاؤن چلنا لازم ہے رہی وہ قسم جنکو آگ گھیر لیجاویگی یہ وہ لوگ ہین
جنکو فرشتے گھسیٹین گے تیسری بات کا جواب یہ ہے کہ شواہد حدیث سے ظاہر ہوتا ہے
کہ مراد اس آگ سے آخرت کی آگ نہین ہے بلکہ یہ آگ اسی دنیا کی آگ ہے جسکی خبر
سے رسول خدا صلعم نے دیا ہے یہ آگ جو کچھ کریگی اوسکی کیفیت احادیث مذکورہ
مین گزر چکی چوتھی بات کا جواب یہ ہے کہ حدیث ابی ہریرہ جسکو معترض نے دلیل ٹھہرایا
ہے وہ روایت علی بن زید ہے مگر باوجود ضعف کے کچھ خلاف حدیث باب کے نہین
ہے بلکہ موافق حدیث ابی ذر کے ہے سو حدیث ابی ذر سے ظاہر ہو چکا کہ یہ دنیا کی
کی آگ ہوگی نہ وہ آگ جو بعد بعث کے وقت حشر کے طرف موقف کے ہوگی اسلئے کہ
وہان نہ کوئی باغ ہے نہ سواریون پر کچھ آفت ہے حدیث علی بن زید مین نزدیک
احمد کے یہ بھی آیا ہے کہ انھم یتقون بوجوھھم کل حدب و شوک سو موقف کی

کا یہہ جواب دیا ہے کہ وجہ ترجیح کی یہہ ہے کہ دلیل مخصص ثابت ہے کئی حدیثون مین
واقع ہونا حشر کا دنیا مین طرف شام کے آیا ہے پہر حدیث حذیفہ بن اسید مذکور کو
ذکر کیا پہر حدیث مرفوع معاویہ بن حیدہ کو لکہا انکم تحشرون ونحی بیدہ نحو
الشام رجالا ورکبانا وتجرون علی وجوھکم اخرجہ الترمذی والنسائی وسندہ
قوی دوسری حدیث مین یون ہے ستکون ھجرۃ بعد ھجرۃ وتنحاز الناس الی مھاجر
ابراھیم ولا یبقی فی الارض الا شرارھا تلفظھما رضوھم تحشرھم مع القردۃ
والخنازیر تبیت معھم اذا باتوا وتقیل معھم اذا قالوا اخرجہ احمد بسند لا باس
تیسری حدیث یہہ ہے ستخرج نار من حضرموت تحشر الناس قالوا فما ذا تامرنا یا رسول
اللہ قال علیکم بالشام ان حدیثون مین مراد آگ سے آخرت کی آگ نہین ہے جسطرح
معترض نے خیال کیا ورنہ یون ارشاد ہوتا تحشر بقیتھم الی النار حالانکہ تحشر
بقیتھم النار فرمایا ہے حشر کرنے کو طرف آگ کے اضافت کیا ہے پہر کہا دوسرا جواب
یہہ ہے کہ جو تقسیم سورہ واقعہ مین آئی ہے اوس سے یہہ لازم نہین آتا کہ حدیث
مین بہی وہی تقسیم مراد ہو اسلئے کہ جو تقسیم حدیث مین آئی ہے مراد اوس سے قصہ
خلاص کا ہے فتنے سے سو جس کسیکو فرصت ہاتھ لگیگی وہ اپنی سواری پر مین سے سوار
ہوکر چلیگا جو حال آگے آنے والا ہے اوسکی طرف راغب ہوگا جو کچہ پیچہے چہوڑا ہے
اوس سے اندیشناک ہوگا یہہ پہلی قسم ہے جسکا ذکر حدیث مین ہوا اور جس کسی نے
دیر کی یہانتک کہ سواری نہ ملی سواریون نے تنگی کی تو وہ سواری مین شریک ہوگر
ہوجاوینگے یا پیچہے سوار ہونگے اسطرح پر ایک اونٹ مین دو آدمی یا تین آدمی شریک
ہوسکتے ہین یہہ دونون امر ممکن ہین رہے چار ظاہر یہہ ہے کہ اوترتے چڑہتے جاوینگے
یا ہلکے پتلے یا اطفال ہونگے کہ اس صورت مین بہی اشتراک ہوسکتا ہے دس کی صورت
سوا تعاقب کے اور کچہہ نہین ہے دس سے فوق کا ذکر نہین کیا گویا اشارہ ہے کہ

لفظ یوم القیامہ کے پس خلاف اسکے کوئی تاویل نہین ہوسکتی اس صورت مین اسیطرف
جانا واسطے دفع تعارض کے واجب ہے فثبت ان الحق ان النار قبل یوم القیامۃ
فائدہ یہہ نہ کہنا کہ جب یہہ آگ آخر آیات قیامت ٹھہری تو لازم آیا کہ زمین پر
کوئی نیک آدمی نہو جسطرح حدیث حذیفہ مین گزرچکا این المؤمنون والمؤمنات
یومئذ الحدیث یا حدیث ابن عمر مین آچکا فخیار اہل الارض الزمہم مہاجر ابراہیم
یا بعض احادیث مین وارد ہوا ہے راغبین راہبین طاعمین کاسین پس اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ خیار اوس دن بہی ہونگے حالانکہ یہہ تناقض ہے یا مشل تناقض کے
ہے کیونکہ حدیث مین فقط اتنا ہی آیا ہے کہ خیار مردم اپنے اختیار سے طرف شام کے
ہجرت کرجاوینگے اس سے کچہہ یہہ لازم نہین آتا کہ آگ نکلنے تک بہی وہ باقی رہین گے
بلکہ ثابت تو یہہ بات ہے کہ ریح طیبہ اونکو قبض کریگی یہی شرار باقی رہجاوینگے خیار سے
مراد وہ لوگ ہین جو حالت حیات دنیا مین کہاتے پہنتے سواری شکاری کرتے تہے خوشی
خوشی اپنی جان لیکر چلے جاوینگے اس سے کچہہ یہہ لازم نہین آتا کہ وہ اللہ کے نزدیک
بہی خیار ہون اونکو سلامتی مین رغبت ہو نار سے رہبت ہو جسطرح طیبی نے تفسیر کی یہہ
بہی لازم نہین آتا ہے کہ وہ مومن ہون وہذا واضح **فائدہ** صحیحین مین آیا ہے
ابوہریرہ نے کہا سب پیچہے جو محشور ہونگے دو چرواہے ہین قوم مزینہ کے یہہ مدینے
کا ارادہ کرینگے اپنی بکریون کو طرف مدینے کے ہانکین گے شہر کو وحشی پاوینگے جب
ثنیۃ الوداع پر پہونچین گے منہہ کے بل گر پڑینگے ثنیۃ الوداع قریب ہے مدینے کے شام
کیطرف علی الاصح روایت ابن ابی شیبہ مین یون آیا ہے کہ انمین ایک آدمی جہینہ کا
ہوگا دوسرا مزینہ کا یہہ کہین گے لوگ کہان ہین پہر مدینے کو آوینگے یہان سوا لومڑی
کے کچہہ نپاوینگے دو فرشتے آکر انکو منہہ کے بل گہسیٹین گے یہانتک کہ لوگون سے ملادینگے
دوسری روایت مین حذیفہ بن اسید سے نزدیک ابن ابی شیبہ کے یون آیا ہے کہ سب

فائدہ

زمین برابر ہو گی اوسمین ٹیڑہ نہو گا نہ اونچا نیچا نہ کا نشان کچہ قلت ھذا امامنع لی علے
سبیل الاجتہاد انتہی اسکے بعد جو مین نے صحیح بخاری کے باب الحشر مین دیکہا تو معلوم
ہوا کہ یون ہی آیا ہے یحشر الناس یوم القیامۃ علی ثلث طرائق اس سے معلوم
ہوا کہ جو امام تورپشتی نے کہا ہے حق وہی ہے اوس سے کچہ چارہ نہین انتہے کلام
الطیبی مع تلخیص فتح الباری مین بعد نقل اس کلام کے لکہا ہے لم اقف فی شئ
من طرق الحدیث الذی اخرجہ البخاری علی لفظ یوم القیامۃ لا فی صحیحہ ولا
فی غیرہ وکذا ہو عند مسلم والاسمعیلی وغیرہما لیس فیہ یوم القیامۃ نعم ثبت
بلفظ یوم القیامۃ فی حدیث ابی ذر المنبہ علیہ قبل وھو مأول بان المراد
بذلک ان یوم القیامۃ یعقب ذلک فیکون من مجاز المجاورۃ ویتعین ذلک لما
وقع فیہ ان الظہر یقل لما یلقی علیہ من الآفۃ وان الرجل یشتری الشارف
الواحد بالحدیقۃ المعجبۃ فان ذلک ظاہر جدا فی انہ من احوال الدنیا لا بعد البعث
انتہی کلام الحافظ یعنی اس حدیث کے کسی طریق مین لفظ یوم القیامہ کا نہین آیا ہے
حدیث ابی ذر مین جو آیا ہے سو اوسکی تاویل کی گئی ہے پس یہہ آگ دنیا ہی کی ٹہری
نہ بعد البعث کے یہہ حاصل ترجمہ ہوا حمل کرنا کسی لفظ حدیث کا مجاز پر آسان تر ہی
اس سے کہ بعض الفاظ حدیث لغو کردیے جاوین یا معنی حدیث کے باطل ٹہرائے جاوین
اس بنیاد پر اگر لفظ یوم القیامہ کا بخاری مین بہی ثابت ہو تو تاویل اوسکی واجب
ہو گی کذلک لذلک مین کہتا ہون حدیث عمر مین گزر چکا ہے کہ آگ حضرموت یا بحر
حضرموت سے پہلے قیامت کے نکلے گی وہ لوگونکو گہیر کر لیجاویگی اور یہہ حدیث حسن صحیح
ہے ترمذی و احمد نے اوسکو روایت کیا ہے اس حدیث مین قبل یوم القیامہ کے تصریح
ہے اسیطرح حدیث حذیفہ بن اسید مین جو نزدیک بخاری ہے لن تقوم الساعۃ حتی تروا
قبلہا الحدیث اب یہہ دونون حدیثین بخاری کی متعارض ٹہرین یعنی بر تقدیر ثبوت

صحیحین مین ابوہریرہ سے روایت کیا ہے کہ ما بین النفختین اربعون عاماً دونون نفخون کے بیچ مین چالیس برس کا فاصلہ ہے ونحوہ عند ابی داؤد وابن مردویہ عنہ ومروی ابن المبارک عن الحسن مثلہ مسلم ونسائی مین آیا ہے پھر اللہ تعالےٰ ایک مینہ بھیجیگا مثل شبنم کے اوس سے گوشت پوست بنی آدم کے اوگین گے پھر صور دوسری بار پھونکا جاویگا سب کے سب اونہ کہڑے ہونگے پھر کہا جاویگا یا ایھا الناس ھلموا الی ربکم وقفوھم انھم مسئولون اے لوگو آؤ طرف اپنے رب کے انکو کہڑا کرو ان سے سوال ہوگا الحدیث ۰

خاتمۃ الرسالۃ

سیوطی رح نے رسالہ الکشف فی مجاوزۃ ھذہ الامۃ الالف مین لکہا ہے کہ جس بات پر آثار نے دلالت کی ہے وہ بات یہہ ہے کہ مدت اس امت کی ایک ہزار برس سے زیادہ ہوگی لیکن یہہ زیادتی پانسو برس سے آگے نہ بڑہیگی اسلئے کہ یون آیا ہے کہ مدت دنیا کی آدم سے لیکر قیام ساعت تک سات ہزار برس ہین آنحضرت صلعم چھٹے ہزار کے آخر مین مبعوث ہوئے دجال سو برس کے سرے پر نکلیگا عیسےٰ علیہ السلام اوترکر اوسکو قتل کرینگے چالیس برس رہین گے لوگ بعد نکلنے آفتاب کے طرف سے مغرب کے ایک سو بیس برس تک ٹھہرینگے دونون نفخ مین فاصلہ چالیس برس کا ہوگا یہہ سب دو سو برس ہوئے جنکا ہونا ضرور ہے یہہ اچھی سند سے کچھ حدیثین لکہین جنکو اس مدعا پر دلالت ہے شمس صاحب نے کہا اون حدیثون سے جو تیسری قسم مین گذریکی ہین یہہ بات سمجھہ مین آتی ہے کہ مدت زمین مین چالیس برس رہینگے عیسیٰ علیہ السلام ہی بعد دجال کے چالیس برس ٹھہرینگے کما رواہ الحاکم فی المستدرک عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ یہہ حدیث ظاہر ہے اس بات مین کہ عیسیٰ علیہ السلام بعد دجال کے چالیس برس رہین گے عیسےٰ علیہ السلام کے

لوگون مین پیچھے حشر کی راہ سے دو آدمی مزینہ کے ہونگے جب یہہ لوگون کو نہ پاوینگے
تو ایک انمین کا دوسرے سے کہیگا لوگ مدت سے گم ہوگئے ہین چلو فلان شخص بنی فلان
کے پاس چلین دونون روانہ ہونگے کسیکو نہ پاوینگے پہر کہین گے چلو مدینے چلین تا
بہی کسیکو نپاوینگے کہین گے قریش کے گہرون مین جو بقیع غرقد مین ہین جاو وہان سے
چلکر سوا درندون لوکہڑیون کے کچہہ ندیکہین گے ناچار طرف بیت الحرام کے متوجہ
ہونگے سمہودی نے کہا جمع ان روایات مین یون ہے کہ جب یہہ دونون طرف بیت الحرام
کے منہہ کرینگے تو دو فرشتے انکے جانے سے پہلے اوترینگے پس یہہ خلاف ماتقدم کے
نہوا نفحۃ اشاعہ مین لکہا ہے دونون کا مزینہ مین سے ہونا بطور تغلیب کے ہے
کیونکہ ایک جہینہ مین سے ہوگا جسطرح روایت ابن ابی شیبہ مین گزر چکا انکو بعد
نفخ صور کے تاخیر دی گئی ہوگی اسلئے کہ نفخ صور بعد نا مذکور کے ہوگا جب صور
مین پہونکین گے تو قیامت قائم ہو جاویگی شیخین نے ابو ہریرہ سے مرفوعا روایت
کیا ہے کہ قیامت یکایک قائم ہوگی دو آدمی اپنا کپڑا کہولے ہوئے باہم لین دین کرتے
ہونگے یہہ اوسکو لپیٹ نہ سکین گے کوئی اپنے حوض کی چہپائی کرتا ہوگا وہ نکریا ویگا
کہ اتنے مین قیامت آجاویگی کسی نے لقمہ کہانے کو منہہ کیطرف اوٹہایا ہوگا ابہی منہہ
تک نہین پہنچا ہوگا کہ قیامت آجاویگی حدیث ابن عمرو مین نزدیک مسلم ونسائی کے ہے
کہ دجال نکلکر ایک چلہ رہیگا چالیس دن یا چالیس ماہ یا چالیس سال مجہے نہین معلوم
کہ مراد کیا ہے الحدیث اسمین یہہ بہی آیا ہے کہ پہر شرار لوگ باقی رہجاوینگے پرندون
کی طرح ہلکے پہلکے ہونگے درندون کیطرح کم عقل ہونگے تا آنکہ صور پہونکا جاویگا
کوئی اوسکی آواز نہ سنیگا مگر اپنے کان طرف آسمان کے اوٹہاویگا جسطرح کوئی اوپر
کی ندا کو سنتا ہے پہلے جو اس آواز کو سنے گا وہ شخص ہوگا جو اپنے حوض اونٹون کے
لئے درست کر رہا ہوگا وہ بیہوش ہوکر گر پڑیگا پہر سارے لوگ بیہوش ہونے لگین گے فائدہ

روایت نعیم بن حماد ترجیح دیتی ہے محمد بن حنفیہ سے روایت کیا ہے یقوم المہدی سنۃ مائتین اسیطرح جعفر صادق علیہ السلام سے بہی مروی ہے کہ مہدی سنہ دوسو مین نکل کہڑے ہونگے یعنی بعد ہزار ہجری کے اُبی قبیل نے کہا اجتماع الناس علی المہدی سنۃ اربع ومائتین اخرجہ نعیم بن حماد ایضاً مین کہتا ہون اس حساب سے ظہور مہدی کا شروع تیرہوین صدی پر ہونا چاہیئے تہا مگر یہہ صدی پوری گزرگئی مہدی نہ آئے اب چودہوین صدی ہمارے سر پر آئی ہے اس صدی سے اس کتاب کے لکہنے تک چہہ مہینے گزر چکے ہین شاید اللہ تعالےٰ اپنا فضل وعدل رحم وکرم فرمائے چار چہہ برس کے اندر مہدی ظاہر ہوجاوین اتنی بات توضرور ہوئی کہ تیرہوین صدی کے اوائل مین ہی حسب وعدہ رسالت پناہی صلعم مجددین کے پائے گئے ہین قاضی القضاۃ محمد بن علی شوکانی اسی صدی سیزدہم کے مجدد تہے قطر صنعا مین بارہوین صدی کے آخر مین پیدا ہوئے صدی گزرگئی زندہ رہے یہانتک کہ سنہ پچاس یا پچپن مین اس صدی کے انتقال فرمایا جیسے نصرت سنت انسے ہوئی پہر ویسی کسی سے نہ دیکہی دسنی جزاہ اللہ عن المسلمین خیراً ہند مین سید احمد بریلوی قدس سرہ مجدد ہوئے انسے بہی رفع شرک وبدعت کا خوب ہوا صاحب اشاعہ سنہ ایکہزار چہتر ہجری مین تہے انہون نے اندازہ ظہور مہدی علیہ السلام کا اول بارہوین صدی یا تیرہوین صدی مین کیا تہا مگر وہ حساب ٹہیک نہ اوترا اب یہہ صدی چودہوین شروع ہے ہر طرف سے آواز فتنے وفسادنے کانون کو بہردیا ہے دیکہیئے اونٹ کس کل بیٹہے ہماری فاقہ مستی کونسا رنگ لاوے **تنبیہ** اشاعہ مین کہا ہے وجہ جمع کی درمیان ان روایات کے یہہ ہے کہ کمال ظہور انکا وقت فتح قسطنطنیہ کے سنہ دوسو مین ہوگا یعنی بعد ہزار ہجری کے سارے آدمیون کا اجتماع نزدیک انکے سنہ دوسو چار مین ہوگا یہہ بات بعد فتح رومیہ وقاطع کے ہوگی سو یہہ روایت کچہہ منافی خروج

بعد امرا ر ہونگے آونہین ایک قحطانی ہے یہ اکیس برس حکمرانی کریگا باقی امراسکے لئے
طلوع شمس تک مغرب سے بیس برس فرض کرو اگر زیادہ نہیں نہین کرتے ہو سو یہ
سب مدت ایک سو بیس برس کی ہوئی دجال چالیس برس رہیگا کما تقدم اگر یہ سب
برسین نہین ہین تو دو برس سے تو کسیطرح مدت کم نہو گی کیونکہ اوسکے ایام طول
طویل ہونگے پہر بعد طلوع شمس کے لوگ ایک سو بیس برس ٹھہرینگے ایک روایت مین
یون آیا ہے کہ شرار بعد خیار کے ایک سو بیس برس تک رہین گے پہر انہین موت جلدی
کریگی یہ سب تین سو بیس برس ہوئے اب بعد ہزار سال ہجرت کے قریب اسی برس کے گزرچکے
یہ چار سو برس ہوتے ہین اس صدی کے پورے ہونے تک چار سو تیس برس
ہوجا وینگے سیوطی کا قول گزرچکا کہ پانسو برس تک نوبت نہ پہونچے گی بعض علماء نے
اس آیت شریف فھل ینظرون الا ان تاتیھم الساعۃ بغتۃ اور قولہ تعالے ولا
تاتیھم الا بغتۃ سے یہ بات نکالی ہے کہ قیامت سنہ سات مین بعد چار سو برس کے
قائم ہوجاویگی اسلئے کہ عدد حروف بغتۃ کے ایک ہزار چار سو سات ہوتے ہین والعلم
عند اللہ تعالے اس بنا پر محتمل ہے کہ مہدی علیہ السلام سر صدی پر برآمد ہون
یہ احتمال قوی ہے بلکہ صدی سے پہلے ہی اگر آجاوین تو کچھ دور نہین ہے اسلئے کہ
دجال انہین کے زمانہ خلافت مین نکلیگا اسکا نکلنا سر صدی پر ہوگا یہ بھی محتمل ہے
کہ ظہور مہدی کا دوسری صدی تک متاخر ہو یہ دوسری صدی قطعاً اونسے فوت نہو
مگر جبکہ یہ تاخیر ہوگی تو ضرور ہے کہ راس اس صدی پر اللہ تعالے کسی ایک ایسے
شخص کو بھیجیگا جو امر دین امت کو زندہ کردیگا جسطرح حدیث مشہور مین آچکا ہے
سیوطی نے اپنے منظومہ مین کہا ہے شرط یہ ہے کہ صدی گزر جاوے اور وہ مجدد
زندہ رہے لوگ اوسکی طرف علم مین اشارہ کرین وہ اپنے کلام مین نصرت سنت کرے
ایک حدیث قوی مین یون ہی آیا ہے کہ وہ اہل بیت مصطفےٰ سے ہوگا دوسرا احتمال کو

دجال کے سرصدی پر نہین ہے اسلئے کہ یہ خروج اوسکا باعتبار اول خروج کے جانب مشرق سے ہے اوسوقت وہ مدعی خلافت ہوگا یا اسلئے کہ چار پانچ ملکہ بیس برس تک اول ہی صدی ہے اس مقدار کو عرف مین راس مائۃ شمار کرتے ہین اس حساب پر ظہور مہدی علیہ السلام کا سات یا نو یا تیس یا چالیس برس صدی سے پہلے ہونا انکے نکلنے کو سرصدی پانے نہین ہے اسیطرح تاخر آخر ت مہدی کا راس مائۃ سے مانع انکے ظہور سے سرصدی پر نہین ہے پھر صاحب اشاعۃ نے یہ بات لکھی ہے کہ یہ سب کچھہ جو اس جگہہ کہا گیا مظنونات ہین اخبار آحاد مین آئے ہین بعض ان مین صحیح ہین بعض حسن ہین بعض ضعیف ہین ضعیف کے لئے شواہد ہین بعض بے شواہد ہین غایت مافی الباب یہہ کہ جو بات اخبار صحیحہ صریحہ کثیرہ شہیرہ سے کہ بحد تواتر معنوی پہونچے ہین ثابت ہوتی ہے وہ یہہ بات ہے کہ قیامت سے پہلے اشراط عظام پائے جاوینگے انمین اول سب ظہور مہدی علیہ السلام کا ہے یہہ دنیا مین آوینگے اولاد فاطمہ علیہا السلام سے ہونگے زمین کو عدل وانصاف سے ویسا ہی بھر دینگے جسطرح وہ جور وستم وظلم سے بھر گئی ہوگی روم سے ملحمۂ عظمی مین مقاتلہ کرینگے قسطنطینیہ انکے ہاتھہ پر فتح ہوگا دجال انہین کے زمانے مین نکلیگا عیسی علیہ السلام بھی انہین کے عہد سعادت مہد مین آسمان سے زمین پر تشریف شریف لاوینگے انکے پیچھے نماز صبح پڑھینگے اسکے سوا جو کچھہ ہے وہ سب امور مظنونہ یا مشکوک ہین واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ونعوذ باللہ من الزیغ والضلال انتہی کلامہ رحمہ اللہ تعالے خاکسار گذارش کرتا ہے کہ اگرچہ جمہور علماء اسلام نے احادیث ظہور مہدی علیہ السلام کو متواتر المعنی لکھا ہے لکن یہہ سب احادیث جس صراحت سے سنن ومعاجم ومسانید مین بروایات صحابۂ کرام واہل بیت عظام آئے ہین اوسطرح پر صحیحین مین کسی جگہہ وارد نہین ہوئے اگر صحیحین مین بھی یہی صراحت نام ونشان مہدی علیہ السلام کی اوسیطرح پر وارد ہوتی

لکھا گیا ہے اگرچہ کم ریشی سے خالی نہیں صاحب ارشاد نے فرمایا ہے قال مؤلفہ الفقیر
الی اللہ تعالیٰ محمد بن عبد الرسول بن عبد اللہ العلوی الحسینی الشہرزوری
البرزنجی ثم المدنی عفا اللہ عنہ ختمتہا یوم الاربعاء بین الصلاتین حادی عشر
شہر اللہ الحرام ذی القعدۃ من شہور ۱۰۹۶ بالمدینۃ النبویۃ بمنزلی بالزقاق
المعروف بسویقۃ حامداً مصلیاً مستغفراً محسبلاً محوقلاً داعیاً بالمغفرۃ للمسلمین
والمسلمات جعلہا اللہ ذریعۃ لیوم المعاد بجاہ سید العباد آمین انتہی
خاکسار بھی اس رسالہ کو اس دعا پر ختم کرتا ہے نسأل اللہ العفو الوافی والعافیۃ
التامۃ والمغفرۃ العامۃ فی الدارین لنا ولوالدینا ولجمیع المسلمین ولمشائخنا
فی الدین ولاخواننا دیناً ولاخلافنا طیناً ولسائر امۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اجمعین یقیناً انہ ارحم الراحمین واکرم الاکرمین ہ

دارم گنہ ز قطرۂ باران بیش ۔ ور شرم گنہ فگندہ ام سر در پیش
ناگاہ ندا شد کہ مترس اے درویش ۔ ما در خور خود کنیم تو در خور خویش
لک الحمد کم من کربۃٍ قد کشفتہا ۔ بنور من اللطف الخفی فیجلت
فلک الحمد فاکشف کربۃ الحشر ان دجت ۔ بلطفٍ من الغفران والرحمۃ التی

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سید
المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین یوم الدین وآلہ واصحابہ اجمعین
الی یوم یقوم الناس لرب العالمین

تمام شد

زیادہ مت دل مضطر کو بیقرار کرو ۔ زمین نہ لوٹ دے اکدن یہہ زلزلہ دل کا

جنکو انتظار نزول مسیح علیہ السلام کا ہے شاید اونکو یہہ بہی خیال ہے کہ عیسی علیہ السلام دنیا مین آکر دین عیسوی ہی کو رواج دینگے حالانکہ روایات سابقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک بڑے حاکم منصف اس امت کے ہونگے اونہین کے ہاتھہ سے ساری دنیا مین بوزارت مہدی علیہ السلام سوا دین اسلام کے کوئی دین باقی نرہیگا سارے بد دین لوگ مٹ جاوینگے وہ کچھہ فقط اصلاح اسی امر کی نکرینگے کہ سب کے سب نام کے مسلمان ہوجاوین کوئی آپکو یہود یا نصرانی نہ کہے بلکہ اسلام مین جو خرابیان ہاتھہ سے فقہاء اسلام و اہل رائے و تقلید کے واقع ہوئی ہین اور روز افزون ہوتی ہین لوگ نام کے مسلمان رہگئے ہین کام مین شرک و بدعت کرتے ہین قول علماء و مشائخ سلف یا خلف کو حجت مذہبی سمجھتے ہین ان سب آفات و بلیات و مصیبات و تکلیفات و خرافات کو بہی بالکل وہ دور دفع کردینگے فقط کتاب و سنت پر عامل ہونگے و دوسرونسے بہی اسی پر عمل کراوینگے یہی حال مہدی علیہ السلام کا ہوگا کہ اگر وہ آگئے سارے مقلد بہائی اونکے دشمن جانی بنجاوینگے اونکے قتل کی فکر مین ہونگے کہین گے یہہ شخص تو ہمارے دین کو بگاڑتا ہے مگر اونکے زور تلوار کے سامنے بجز سر جہکانے حکم بجالانے کے کوئی چارہ نہوگا طوعاً یا کرہاً اونکی اطاعت مین داخل ہونگے اونکی قوت و شوکت دیکھکر سارے مسئلے وجوب تقلید تجویز شرک تحسین بدعت کے بہول جاوینگے ؏

نہ ہوش دین کے باقی رہے نہ دنیا کے ۔ تری نگاہ مصیبت کا سامنا ٹھہری
نہ شب کو چین نہ دن کو قرار ہے ہمکو ۔ یہہ عشق کا ہے کو ٹھہرا کوئی بلا ٹھہری
یہان تو رنج مین گزری کبہی قلق مین کٹی ۔ مسافران عدم وان کہو تو کیا ٹھہری

فائدہ اس رسالہ اردو مین مضامین کتاب اشاعہ کو واسطے اشاعت اشراط ساعت کے عوام اہل اسلام کے لئے جنکو علم اپنے دین کا نہین ہے عبارت سہل و صاف مین

اوسکے چہرہ کی تجلی سے بنجوم سیار
ثابت افلاک پہ ہین دیدۂ حیران ہوکر

کبھی قائم وہ کرے بیٹھکے بنیاد صلاح
کبھی فتنے کو بٹھائے وہ نگہبان ہوکر

شاہد راز کہ زاہد سے رہا اوسکو حجاب
اوس سے خلوت مین ہم آغوش ہے عریان ہوکر

ناقۂ عشق حقیقی پہ جہان ہے وہ سوار
قیس و لیلی ہین جلو ریز حدی خوان ہوکر

منزل قصد تک آخر اوسے پہونچا ہی دیا
شوق نے آرزوے موسی عمران ہوکر

تخت پریون کے اوترتے ہین وہان تا بہ چرخ
جس جگہہ شعر وہ پڑھتا ہے خوش الحان ہوکر

اوستادان سخن دہوتے ہین آگے اوسکے
لوح مشق غزل اطفال دبستان ہوکر

پارسی مین وہ زبان اوسکی کہ سنکر تو کہے
ابھی شیراز سے آیا ہے صفاہان ہوکر

عربی مین وہ بیان ہے سخن خوان عجم
نکتہ دان روش منطق سحبان ہوکر

مشکلات ہنر و علم بیان سے اوسکے
روستائی کو بھی از بر ہوئے آسان ہوکر

اوسکے اخلاق سے اعدا ہوئے بے منت صلح
بندۂ مہر عداوت سے پشیمان ہوکر

ذہن اوسکا ہے ... فکر سخن وہ گلچین
پھول چنتا ہو ارم مین جو گل افشان ہوکر

شرح احوال قیامت مین لکھی تازہ کتاب
ہو سکے جس سے نہ منکر کوئی رہبان ہوکر

کانپ اوٹھے بید کی صورت جسے بندہ پڑہکر
سجدۂ حق مین گرے گبر مسلمان ہوکر

کردیا عاقبت کار سے آگاہ اونھین
بے خبر ہین جو بہائم صفت انسان ہوکر

صبح صادق نے کیا اونکی شبستان مین طلوع
سو رہے ہین شب غفلت مین جو نادان ہوکر

کھولدین شپرۂ چشمان جہان کی آنکھین
یہ تعجب ہے کہ خورشید درخشان ہوکر

طرفہ تاریخ ہے حالات قیامت برحق
غور سے دیکھا دا فہم سخندان ہوکر

خاتمۂ کتاب اقتراب الساعۃ تالیف ابو الخیر نور الحسن خان دام مجدہ از سید حمید احمد سہسوانی

کس قیامت کی رسا پائی ہے ماشاء اللہ
سید نور حسن خان نے طبیعت دیکھو

خاتمۂ طبع مع قطعۂ تاریخ رنجیۂ خامۂ شاعر با نام ناظم حسن لوی حکیم حافظ سید اعظم حسین صاحب سندیلوی سلمہ اللہ تعالیٰ

الحمد للہ کہ یہ عطیہ بے سوال ہدیۂ ہدایت اشتمال ایقاظ غنودگان غفلت تنبیہ مدہوشان ضلالت یعنی رسالۂ گرامی اقتراب الساعۃ نامی کہ قرب قیامت کے آثار اخبار و آثار سے بتاتا ہے گویا سیل بلاخیز کی آمد سے راہ نشینان وادی غفلت کو ڈراتا ہے تازہ تالیف سر حلقۂ حق پرستان حقیقت نگر کاروان سالار مرحلہ پویان ہدایت اثر گلدستہ بند گلشن نگین بیانی گوہر شمار گنجینۂ الفاظ و معانی چراغ فضل و کمال بہار جاہ و جلال نہال محبت کمال سریت آیات ثمرات توامان ولایت دودمان **ابو الخیر سید نور الحسن خان** اکرمہ المنان فرزند دلپذیر سعادت خمیر حضرت رفیع المنزلت روشن ضمیر معارف سنت حقیقت آگاہ معالم ملت و سادہ آرائے شہریاری محفل طراز کامگاری ثریا بساط کیوان رباط جناب مستطاب معلے القاب **نواب سید محمد صدیق حسن خان بہادر** لازال بالمجد والتفاخر پہلے کمال جامعیت و تحقیق کے ساتھ مرتب ہوا بعد ازان نہایت تصحیح و تہذیب سے مصحح و مہذب ہو کر بزمانۂ حکمرانی دارائے دولت پناہ فرمانروائے فریدون دستگاہ نوشابہ سکندر رہبت آلتفوا سے سنجر شوکت عالی علم سیادت توام جناب **نواب شاہجہان بیگم** کرون آف انڈیا رئیس دلاور اعظم طبقۂ اعلاے ستارۂ ہند درخشندہ جبین اقبال ادامہا اللہ بالعز والاقبال باہتمام خان موودت نشان کارآگاہ دانش دستگاہ محمد احمد خان صوفی اعانہ اللہ القوی مطبع مشہور انام مفید عام واقع اکبر آباد میں زیور طبع سے زینت پذیر ہوا اور چار سوے عالم میں اشاعت گیر ۔

قطعۂ تاریخ

پسر ابو الخیر خدا بین کہ ہوا گھر بیٹھے	رہبر راہروان سالک عرفان ہو کر

لیتے ہی صور کا نام آیا کلیجہ منہ کو — پوری چھپنے بھی نہ پایا تھا کہ ہیبت دیکھو
کچھ نہ پوچھو ہے بیان حشر کا کیسا پُردرد — جان گدازی مری دیکھو مری قیمت دیکھو
واقعی سچ ہے کہ بے مثل لکھی ہے یہ کتاب — لطف تحریر پہ سنو حسنِ عبارت دیکھو
کہیں آثار قیامت کہیں حالِ محشر — لکھے ہیں جملہ مطالب بصراحت دیکھو

لکھی چھپنے کی یہ تاریخ جمیل احمد نے
عام احوال و علاماتِ قیامت دیکھو
۱۳ ھ

قطعۂ تاریخ

ورای نور حسن خان کہ بہ زبان او تا — چنین مقال ظہور محمدِ مہدی
فدای آگہی او کہ داد آگاہی — ز ماہ و سال ظہورِ محمد مہدی
دہم جواب ز تالیفِ او اگر سائل — کند سوال ظہورِ محمد مہدی
ازین کتاب کہ ناطق بود بحق و صواب — بگیر فال ظہورِ محمد مہدی
زوال فتنہ ز عالم دران زمان باشد — ببین کمال ظہور محمد مہدی
نزول عیسی مریم و بعد ترقی دین — باشتمالِ ظہور محمد مہدی
شگفت قصۂ دجال و شرح فتنۂ آن — خجستہ حال ظہور محمد مہدی
نوید نصرت اسلام و کثرتِ اموال — و بعد جلال ظہورِ محمد مہدی
طلوع مہر ز مغرب غریب تر یابی — ز حال و قال ظہور محمد مہدی
بیان دابۃ الارض و نفخ صور بخوان — پس از مقال ظہور محمد مہدی
گہ از تصور شہ زیادہ کن تصدیق — گہ از خیال ظہور محمد مہدی

جمیل بہر بیان سال ختم این تالیف
بگفت سالِ ظہور محمد مہدی
۱۳ ھ

سطر پر پیچ ہے گیسو کیطرح مشک فشان
اوس پہ طرہ ہے عبارت کی سلاست دیکھو

کیا قیامت کے مضامین لکھے ہین اوسنے
سید نورحسن خان کی طبیعت دیکھو

بہرتا ہے پہولون سے دامان نگاہ مردم
چمن دہر مین یہہ اوسکی ریاضت دیکھو

آنکہہ پڑتی ہے اگر لفظ و معانی کیطرف
عشق کہتا ہے ذرا حسن کتابت دیکھو

یہہ قیامت کا رسالہ ہے قلم سے نکلا
اسمین ہے شانِ خدا شانِ رسالت دیکھو

اسکی ہر فصل مین ہے کل جدید کا مزا
نئے احوال سنو تازہ روایت دیکھو

ہے کہین فتنۂ دوران کا مفصل احوال
کہین اقسام فتن مین ہی فطانت دیکھو

جتنے آثار قیامت ہین جہان مین گزرے
اونکا ہے حال ہر اک جا بصراحت دیکھو

ہے کسی فصل مین دنیا کے حوادث کا بیان
ہے کہین قرب قیامت کی علامت دیکھو

ہے کہین حضرت مہدی کی مفصل پہچان
ذکر مجمل مین کہین صورت و سیرت دیکھو

وہ علامات جو ہین قرب ظہور مہدی
ہے بیان اونکا بصد حسن متانت دیکھو

ہے کہین ذکر پر آشوب خروج دجال
اور کہین اوسکا لکھا ہی قد و قامت دیکھو

پہر زمانہ کی عجب تیز روی کا ہی بیان
اوسکی رفتار مین بجلی کی ہی سرعت دیکھو

حضرتِ عیسی مریم کا زمانہ ہوگا
اوترینگے چرخ چہارم سے وہ حضرت دیکھو

زندہ ہوجائیگا اسلام قدم سے اونکے
صورت کفر نہ دیکھو نہ ضلالت دیکھو

ناسخ ملت وادیان وہ حضرت ہونگے
دین احمد کی کرینگے وہ ہدایت دیکھو

پورے چالیس برس اونکی رسالت ہوگی
پہر مدینہ مین وہ کرجائینگے رحلت دیکھو

ایک ہی برج سے نکلین گے وہ دو شمس و قمر
قبر احمد کے قرین اونکی بہی تربت دیکھو

بعد ان جملہ مصائب کے جو گزرے اوپر
پہر تو یاجوج کی ماجوج کی کثرت دیکھو

توڑکر سد سکندر کو بہ انشاء اللہ
لائین گے خلق کے اوپر وہ مصیبت دیکھو

اونکے افساد سے عالم تہ و بالا ہوگا
چہوٹے قدوالونکی دنیا مین قیامت دیکھو

منه

چو شد این نسخهٔ مطبوع مطبوع ‏— که آمد کاشف اسرار محشر
بمیل احمد پئے تاریخ طبعش ‏— رقم کردم عجب آثار محشر

دیگر

نور احسن کلیم بنوشت ‏— احوال قیامت بلاخیز
آورد بمیل صحید سال ‏— بایسته بیان عبرت انگیز

قطعهٔ تاریخ محمد سعد علی ابن مولوی اکبر علیخان غفر الله له متوطن [illegible]

ده چه عجب سعید نوحسن ‏— دفتر احوال قیامت نوشت
آنچه بگفت اندره تحقیق لغت ‏— آنچه نوشت آیت وسنت نوشت
الفاظ بخاطر چو معانی نشست ‏— بسکه دلاویز عبارت نوشت
تذکرهٔ نعت نو آشوب حشر ‏— جمله به تنقیح وبصحت نوشت

خامهٔ سعد پئے تاریخ طبع
بے بدل آثار قیامت نوشت

تقریظ منظوم مع خلاصه مضامین اقتراب الساعة از طرف مطبع عام مفید آگرہ

طرفہ آثار قیامت مین لکھی ہے یہ کتاب ‏— دیکھنے والو بصد دیدۂ عبرت دیکھو
صفحہ صفحہ مین قیامت کے مضامین ہین لکھے ‏— چشم دل کھول کے آثار قیامت دیکھو
صاف کاغذ ہی عیان صورت رخسارۂ حور ‏— لفظ پاکیزہ ہین معنی کی لطافت دیکھو

فہرس مطالب اقتراب الساعہ

تمت

جرعہ جرعہ جو ہیں سات سمندر پی جاینگے ۔ خشک ہو جائے زمین پیاس کی شدت دیکھیو

مرگ پہر اونکو اوٹھا لیگی زمین سے یکسر ۔ پہر بہی نوح کی دنیا مین حکومت دیکھیو

چار دن قحطانی جہجاہ ہیشم مقعد ۔ عدل مین چار طرف چار ونکی شہرت دیکھیو

بعد ان چار کے اکثر ہین ملوک جبار ۔ جبر لوگون پہ کرین اونکی عداوت دیکھیو

پہر خرابی مدینہ کا بیان ہے جانکاہ ۔ رہیگی ویران کئی سال یہہ جنت دیکھیو

حبشی ایک کرے کعبہ کو آکر برباد ۔ شام سے آئیگا کم بخت کی شناعت دیکھیو

ہاے افسوس کرے کعبہ کو ناپاک خراب ۔ ڈہاے وہ اقدس دیر نور عمارت دیکھیو

دفعۃً صبح کو اک روز طلوع خورشید ۔ ہوگا مغرب سے یہہ اللہ کی قدرت دیکھیو

بند ہوجایگا دروازہ توبہ اوسدن ۔ کیا گنہگارونکی ہوجائیگی نوبت دیکھیو

دابۃ نکلے گا اوس روز زمین سے باہر ۔ جانور ہوگا وہ انسان کیصورت دیکھیو

بال و پر ہونگے نہین پر وہ ہیئے شکل عقاب ۔ سر کہینچ سے طولانی قامت دیکھیو

پہر دہوان روئے زمین پہ نظر آئیگا تمام ۔ جس سے تکلیف بہت پائیگی خلقت دیکھیو

لاکہون مرجائینگے کفار د مومن کے بسبب ۔ مومنونکو بہی بہت ہوگی اذیت دیکھیو

ریح طیب جو چلے بعد دخان اوسکے سبب ۔ پاک مومن بہی مرین اوسکی یہہ حکمت دیکھیو

رفع ہوجائینگے پہر جملہ حروف قرآن ۔ اور دلون سے بہی اوٹہا لینگے حلاوت دیکھیو

کورے قرطاس کی مانند صدور حفاظ ۔ یاد سورت نہ ہے اور نہ آیت دیکھیو

پہر نظر آئیگی دنیا مین وہ نار حاشر ۔ سیکڑون کوس تلک جسکی حرارت دیکھیو

ایک ہفتہ مین جلادیگی وہ عالم کو تمام ۔ بعد اس نار کے پہر شور قیامت دیکھیو

تمام شد

سنہ ١٣٠١ھ

صحت نامہ اقتراب الساعۃ

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
٧	١٧	ٹھہرکے	ٹھیرکے	٣٠	١٧	نارے	تارے
٩	٩	سبدار	سیدا	٣٣	٢	سنہ ٣٣١	سنہ ٣٢١
٩	١٠	"	"	٣٤	١	سنہ ٤١	سنہ ٢١
١٠	١٥	فتنہ ر	فتنۂ	"	"	سنہ ٤٢	سنہ ٢٣
١٤	١٣	القدور	المقدور	٣٥	١٥	خیراست	خیرات
١٦	"	یا دیگر	یا طرف دیگر	٣٧	١٨	اونکو	انکو
٧	٢١	دلھم	وھم	٣٩	١٠	ٹھہرنے	ٹھیرنے
١٧	١٣	بجز انکے	بجز ان کے	٤٤	١٥	ابی ھریرة	عن ابی ھریرة
١٨	٥	نو بج	نولج	٤٦	١٠	امامة	ابی امامة
١٩	٩ حاشیہ	مرد	مرد	٥٠	١٢	وہ انکی خدمتگر تی	بیٹی بھی خدمتگر تین
٢٢	١٦	قلعہ	قلہ	٥٢	٩	کہ	کر
٢٥	٢	خوال	حوالہ	٥٣	١٦	موقوفا	موقوفا
"	١٩	ابن عجانة	ابن ابی عجلة	٥٥	١	وماکل	ومالك
٢٦	١٠	مستقر	مستنصر	٥٩	١٥	زمارے	زمانے
"	١٧	وردراب	ورداب	٦٣	٧	انگمہ	آنکھ
"	١٩	سقلیہ	صقلیہ	٦٥	٦	آندہی	اندہی
٢٧	١	سنہ ٢٦٦	سنہ ٢٤٦	٦٩	"	عرب	عرب نشین
٢٩	١	السجزی	السجزی	٧٩	١	کی	کرتے
"	١٣	سنہ ٢٢٣	سنہ ٢١٣	٨٠	"	اوسمین	اونمین